﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 09/اگست 2013ء

30/رمضان المبارک 1434 ہجری قمری ❁ 09/ظہور 1392 ہجری شمسی

شمارہ 32

شوّال کے روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوّال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم کتاب الصیام۔ باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ۔

❁......اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دو نئے ممالک پانامہ اور امریکن ساموآ (Samoa) میں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ اب تک 202 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ❁......اس سال 338 مساجد کا اضافہ ہوا۔ 119 مساجد نئ تعمیر ہوئیں اور 219 مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ❁......نئی جماعتوں کے قیام، مساجد کی تعمیر اور تبلیغی مراکز کے قیام کے تعلق میں ایمان افروز واقعات۔ ❁......اس سال 569 مختلف کتب، 45 زبانوں میں پمفلٹس اور فولڈرز 2 لاکھ 74 ہزار 526 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ ❁......مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف براہین احمدیہ کے پہلے دو حصوں کے انگریزی ترجمہ کی پہلی مرتبہ طباعت۔ ❁......ماہنامہ موازنۂ مذاہب اور ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ احمدیہ پرنٹنگ پریسز، نمائشوں اور بکسٹالز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر، غیروں پر اس کے اثرات اور ان کے تاثرات کا تذکرہ۔ ❁......2320 نمائشوں اور 5290 بکسٹالز اور 100 بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ❁......لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ کے شاندار اثرات۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) برطانیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے بعد دوپہر کے اجلاس میں 8/ستمبر 2012ء کو خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج کے دن حسبِ روایت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہوتا ہے جو جماعت پر دورانِ سال ہوئے اور یہ ذکر بھی اُن فضلوں کا عُشر عشیر بھی نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ سارے سال میں جماعت احمدیہ پر فرما رہا ہے۔ مَیں نے جو یہ اتنا بڑا پلندہ اُٹھایا ہے اور لے کے آیا ہوں اس سے لوگ پریشان نہ ہو جائیں۔ اس میں سے بھی کچھ حصے بیان ہوں گے، سب بیان نہیں کرسکوں گا۔ کیونکہ اس کے لئے تو بہت وقت چاہئے۔ باوجود بہت خلاصہ کرنے کے تب بھی بے انتہا بڑی رپورٹ بن جاتی ہے۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق عطا فرمائی اور اب دنیا کے دوسودو (202) ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے اور (جماعت) قائم ہو چکی ہے۔ اور اس طرح گزشتہ اٹھائیس سالوں میں اس آرڈیننس کی وجہ سے جو اس نیت سے جاری کیا گیا کہ جماعت کو اب ختم کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے ایک سو گیارہ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دورانِ سال جو دو نئے ممالک ملے ہیں اُن میں پانامہ (Panama) اور امیریکن ساموآ (American Samoa) ہیں۔ پانامہ جو ہے یہ سینٹرل امریکہ میں واقعہ ہے۔ شمال میں Caribbean Sea اور جنوب میں اس کے Pacific Sea ہے۔ اور شمال مغرب میں ملک کوسٹا ریکا (Costarica) ہے، جنوب مشرق میں کولمبیا (Columbia) ہے۔ سپینش یہاں بولی جاتی ہے اور پینتیس لاکھ اس ملک کی آبادی ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں ہمارے اٹلی سے توصیف صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ گئے تھے اُن کے ذریعے سے جماعت یہاں قائم ہوئی۔ پھر یہاں کے ایک نومبائع 2011ء میں پچھلے جلسہ کے بعد گوئٹے مالا کے جلسہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے اسلام کے بارے میں، احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں، جماعتی لٹریچر ساتھ لے گئے اور پھر جماعت بڑھی۔ پھر ہم نے مبلغ کو بھی یہاں بھجوایا اُن کے ذریعے سے بھی بیعتیں ہوئیں۔

امریکن ساموآ یہ ملک بھی ساؤتھ ویسٹ کے جزائر کے ممالک میں سے ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کی پچپن ہزار کی آبادی ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے سپرد کیا گیا تھا اور ان کے ذریعے سے یہاں جماعت قائم ہوئی۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے باون ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے اور ان کی ایک لمبی فہرست ہے جو پیش کرنی ممکن نہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں اس سال جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 605 ہے اور ان 605 جماعتوں کے علاوہ 957 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے کچھ واقعات ہیں۔ مبلغ برنی کونی نائیجر لکھتے ہیں کہ ماذوجی (Mazogee) گاؤں نائیجیریا کے بارڈر پر واقع ہے۔ ہم لوگ جب اس گاؤں میں تبلیغ کے لئے پہنچے تو گاؤں کے چیف صاحب نے بتایا کہ امام صاحب کام کے سلسلے میں کانو (نائیجیریا) گئے ہوئے ہیں اس لئے آپ پھر کبھی آئیں۔ تو ہم لوگ تبلیغ کئے بغیر واپس آ گئے۔ ایک دفعہ پھر جب ہم اس گاؤں میں پہنچے تو گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ آج صبح ہی امام صاحب واپس آئے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں امام صاحب سمیت گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ خاکسار نے اجازت لے کر حسبِ معمول احمدیت کا تعارف کروایا اور آخر پر سوال کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔ اس گاؤں کے امام صاحب جو کہ ایک سنجیدہ اور عمر رسیدہ شخصیت ہیں۔ انہیں عربی زبان میں بھی کافی مہارت ہے۔ حدیث اور تفسیر کے مروّجہ علوم حاصل ہیں۔ امام صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ ہمارا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ ہم سب بیعت کے لئے تیار ہیں۔ اور پھر امام صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں 'کانو' (Kano) میں تھا۔ رات درود شریف کے ساتھ دعائیں کرتا ہوا سو گیا تو خواب میں مجھے بڑی زوردار آواز آئی کہ امام مہدی علیہ السلام کا دنیا میں ظہور ہو چکا ہے اور اس کے سفید جلد والے لوگ تمہارے علاقے میں پھر رہے ہیں۔ ان تک پہنچو اور بیعت کرو۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے جاگتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور صبح سامان باندھ

کر یہاں پہنچ گیا۔ آ گے آپ لوگوں کو موجود پایا۔ اس لئے نہ مجھے شک ہے اور نہ ہی کوئی سوال بلکہ مَیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ کو ہمارے گاؤں تک بھیجا ہے۔ الحمدللہ اب یہ سارا گاؤں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکا ہے اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آ گیا ہے۔

امیر صاحب مالی (Mali) لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال بہت کم بارش ہوئی جس کی وجہ سے شدید مشکلات تھیں۔ انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا تو میں نے اُن کو کہا تھا کہ نمازِ استسقاء پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ہمارے ایک معلّم بیان کرتے ہیں کہ ایک سکول ٹیچر محمد طورے صاحب ان کے پاس آئے اور بتایا کہ وہ باقاعدگی سے ریڈیو احمدیہ سنتے تھے لیکن جماعت سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ایک دن سنا کہ جماعت کے خلیفہ نے اس علاقے کے لئے بارش کی خصوصی دعا کی ہے۔ پھر اس نے سنا کہ مالی جماعت کا امیر اُن کے علاقے میں آ رہا ہے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ خود جا کر اُسے ملے۔ چنانچہ فراکو (Farako) گاؤں جہاں پروگرام تھا وہ وہاں پہنچ گیا۔ وہاں بھی اُس نے امیر سے سنا کہ اس علاقے میں بارشوں کے لئے خلیفۃ المسیح نے دعا کی ہے اور پھر خصوصی نماز پڑھائی۔ اس نے اپنے دل میں رکھ لیا کہ اگر اس سال غیر معمولی بارش ہوتی ہے تو صرف دعا کا نتیجہ ہوگی۔ کیونکہ کئی سال سے اچھی بارشیں نہیں ہوئی تھیں۔ جب بارش کا موسم آیا تو اُس نے دیکھا کہ ہر دوسرے تیسرے دن بہت بارش ہو جاتی ہے۔ وہ اس چیز کا گواہ ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے ایسی بارشیں نہیں ہوئیں۔ آج وہ اس لئے آیا ہے کہ احمدیت میں داخل ہو کیونکہ خدا خلیفہ کے ساتھ ہے۔ الحمدللہ۔ اب اس گاؤں میں کثرت سے لوگ بیعت کر رہے ہیں۔

بینن سے ہمارے کلاوی (Calavi) ریجن کے معلم بیان کرتے ہیں کہ بے بُولے (Gbeg Bome) گاؤں کے امام کا نوجوان بیٹا احمدی ہو گیا جس پر اس کا والد اس کا سخت مخالف ہو گیا اور دھمکیاں دیتا کہ وہ احمدیت چھوڑ دے ورنہ اُسے گھر سے نکال دے گا لیکن اس نوجوان نے احمدیت چھوڑنے سے انکار کر دیا تو اس کے باپ نے اُسے مارنے کی دھمکی دی اور باوجود مسلمانوں کے امام ہونے کے وہ جادو ٹونے کے ذریعے اپنے بیٹے کو مارنے کی کوشش کرنے لگا۔ یہ جادو ٹونا افریقہ میں اور عرب ملکوں میں بڑا عام ہے۔ صرف پاکستان یا ہندوستان میں نہیں، ہر جگہ ہی مسلمانوں میں یہ رسم اور بدعت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن جب وہ گھر کے پیچھے بیٹھ کر کوئی جادو کر رہا تھا تو لوگوں نے اُس کے چیخنے کی آوازیں سنیں۔ جب جا کر دیکھا تو امام بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اُس کو اُٹھا کر گھر لایا گیا اور ہوش دلایا گیا۔ بعد میں پوچھنے پر وہ کہتا تھا کہ اللہ مجھے معاف کر دے اور ساتھ ہی اپنے بیٹے سے معافی مانگتا تھا۔ لوگوں کے اصرار پر اُس نے بتایا کہ میں پچھلے دنوں سے اپنے بیٹے کو مارنے کے لئے جادو کر رہا تھا۔ اس دن جب میں جادو کر رہا تھا تو میرے پیٹ میں شدید درد اُٹھی اور کثرت سے اسہال آئے اور لگا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اس وقت مجھے بار بار یہی خیال آیا کہ جو کچھ مَیں کر رہا ہوں وہ غلط ہے اور احمدیت یقیناً سچی ہے۔ پھر میں بیہوش ہو کر گر گیا۔ اب میں احمدیت کی مخالفت سے توبہ کرتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد سارے خاندان نے بیعت کر لی اور مزید بیعتیں بھی اس گاؤں سے عطا ہوئیں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی اُن کی مجموعی تعداد 338 ہے جن میں سے 119 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 219 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ امریکہ میں حالیہ دورے کے دوران ڈیٹن (Drayton)، کولمبس (Columbus)، ورجینیا (Virginia)، بالٹی مور (Baltimore)، ہیرس برگ (Harrisburg) وغیرہ میں مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔

کولمبس میں تو پہلے مسجد بن چکی تھی لیکن انہوں نے اس دفعہ افتتاح کروایا۔ اُس کا ایک دفعہ پہلے (افتتاح) ہو چکا ہے لیکن اُن کی خواہش تھی کہ پلیٹ لگائی جائے۔ بہرحال تین نئی مساجد وہاں بنیں۔

ورجینیا کی مسجد بڑی خوبصورت اچھی بن گئی ہے۔ بالٹی مور میں ایک چار منزلہ عمارت بھی لی گئی ہے۔ ہیرس برگ میں مسجد ہادی کا افتتاح ہوا ہے۔ وسیع چرچ تھا جو خریدا گیا ہے۔

یوکے میں اللہ کے فضل سے چھ نئی مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ مسجد طاہر کیٹفرڈ (Catford)، بیت التوحید فیلتھم (Feltham)، بیت الامن ہیز (Hayes)، بیت العطاء وولور ہیمپٹن (Wolverhampton)، مسجد بیت الغفور ہیلس اووَن (Halesowen) دار الامان مانچسٹر (Manchester)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے میں مساجد کی تعداد 16 ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور جگہوں پر مسجدیں بن رہی ہیں۔

ہندوستان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں تین مساجد، انڈونیشیا میں اس سال پانچ مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور اب اللہ کے فضل سے انڈونیشیا میں ہماری مساجد کی تعداد 392 ہو چکی ہے۔ غانا میں 17 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ فلپائن میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ نائیجیریا میں 14 مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ سیرالیون میں 59 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ لائبیریا میں 12، گیمبیا میں پانچ، آئیوری کوسٹ میں تین۔ اسی طرح دنیا کے مختلف اور ممالک ہیں۔ ایسٹ افریقہ میں سے تنزانیہ میں دس نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں، یوگنڈا میں چھ۔ بورکینا فاسو میں 21 مساجد کا اضافہ ہوا ہے جن میں 14 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ مالی میں چھوٹے چھوٹے دیہات نے احمدیت قبول کی ہے اور 62 بنی بنائی مساجد وہاں ملی ہیں۔ اسی طرح کونگو کنشاسا میں، بینن میں اور مختلف ممالک میں مساجد میں اضافہ ہوا ہے۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق سے کچھ واقعات ہیں۔ گھانا کی ایک خاتون حاجیہ فاطمہ نے شہر میں دو پلاٹ جماعت کو دیئے اور ایک پلاٹ پر تین سال کے عرصے میں مسجد بنانے کا وعدہ کیا۔ اُن سے کہا گیا کہ مسجد کی جلد ضرورت ہے۔ اس کے بچوں نے اُنہیں نئی گاڑی خرید کر دی تھی۔ اب دیکھیں کہ دور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے کس طرح افرادِ جماعت میں قربانی کی روح پیدا کی ہے۔ کہتے ہیں بچوں نے نئی گاڑی خرید کر دی تھی انہوں نے بچوں سے کہا کہ یا تو یہ گاڑی بیچ کر اس کے پیسے اُسے دیئے جائیں تاکہ وہ مسجد کا کام جلد کروا سکے اور اگر یہ منظور نہیں تو گاڑی گھر کے سامنے کھڑی رہے گی۔ میں اُس پر نہیں بیٹھوں گی جب تک مسجد کی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ بچوں نے دوسری صورت کو تسلیم کیا اور مسجد کی تعمیر کروائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ماہ میں یہ مسجد تعمیر ہو گئی جو گھانا کے حساب سے تیس ہزار گھانین سیڈیز تقریباً سولہ ہزار ڈالر سے اوپر خرچ ہوئے۔

بورکینا فاسو کے ہمارے مبلغ حامد مقصود صاحب لکھتے ہیں کہ تگالہ (Tagala) میں امسال مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ جماعت کے افراد نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق وقارِ عمل میں بھرپور حصہ لیا۔ لجنہ کے ذمہ پانی کی فراہمی تھی جو تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے لاتی رہیں۔ خدام اور انصار کے ذمہ پتھر اور بجری مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ مستری کے ساتھ مدد کرنا بھی تھا۔ اس مسجد میں دو سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تگالہ گاؤں کے چیف صاحب جو کہ عیسائی تھے انہوں نے پہلے دن سے ہی نہ صرف مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا بلکہ قانونی مسائل کے حل کرانے میں بھی کافی معاونت کی۔ اُن پر مقامی چرچ کے اطراف سے کافی دباؤ تھا کہ کیوں مسجد کی تعمیر میں اتنے سرگرم ہیں؟ مگر انہوں نے کسی دباؤ کو قبول نہ کیا اور نہ صرف خود بلکہ چودہ دیہات کے چیفس کے ساتھ مسجد کے افتتاح میں شریک ہوئے اور احمدیوں کی محبت اور رواداری سے متاثر ہو کر بانگ دہل اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔

نئے تبلیغی مراکز کا قیام

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرِ فہرست ہے جہاں دورانِ سال چالیس مراکز کا اضافہ ہوا۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ آئیوری کوسٹ ہے اور اس طرح باقی ممالک۔ سٹراس برگ میں بھی جماعتی مشن ہاؤس قائم ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہاں عمارت لے لی گئی ہے۔

وقارِ عمل

اسی طرح جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا کہ عورتیں ایک ایک کلومیٹر سے پانی لے کر آتی تھیں اور مرد مستریوں کی مدد کرتے تھے تو اس طرح وقارِ عمل کے ذریعہ سے ہمیشہ کام ہوتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد اور سینٹر اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی، پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقارِ عمل کے ذریعہ سے انجام دیتے ہیں۔ چنانچہ 62 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 19980 وقارِ عمل کئے گئے۔ جس کے ذریعہ سینتیس لاکھ تیرہ ہزار ایک سو تراسی ڈالر کی بچت کی گئی۔ اور اس میں جرمنی سرِ فہرست ہے۔

وکالتِ اشاعت

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق ساٹھ ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق پینتالیس زبانوں میں 569 مختلف کتب اور پمفلٹس، فولڈر وغیرہ طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد باون لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو چھبیس ہے۔

اسی طرح قرآنِ کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہوئے ہیں یا ری پرنٹ ہوئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے بعض تراجم شائع ہوئے ہیں، نئے بھی پرنٹ ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ جو تھی اس کا اب تک انگریزی میں ترجمہ نہیں تھا۔ بعض مخالفین یہ بھی اعتراض کرتے تھے کہ اس کا ترجمہ کیوں نہیں شائع کرتے۔ اُس کی پہلی اور دوسری جلد کا بھی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

ایک (نیا) رسالہ جاری کیا گیا جو ریسرچ سیل کے میر محمود احمد صاحب کے ذمہ لگایا تھا۔ یہ ماہانہ رسالہ ہے ’’موازنہ مذاہب‘‘ جو یہاں یوکے سے چھپتا ہے اور اس میں بڑے اچھے علمی اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔ لوگوں کو بڑے پسند آ رہے ہیں، اس کی ضرورت تھی اور گو اس وقت اس کی تعداد کم ہے لیکن اس کے بارے میں مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اردو پڑھنا جانتے ہیں اُن کو اس رسالہ کا خریدار بننا چاہئے۔ اس میں کافی اچھے مضامین ہیں بلکہ بعض مضامین کے ترجمے کر کے ریویو آف ریلیجنز میں بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔

امیر صاحب کبابیر لکھتے ہیں کہ پروفیسر حسین درویش صاحب ایک معروف مسلم عالم ہیں، اور یروشلم یونیورسٹی کے ایک سینیئر پروفیسر ہیں۔ موصوف عربی زبان کے معروف ادیب، شاعر اور پائے کے عالم ہیں، ان سے ہم ملنے گئے۔ دورانِ گفتگو بہت جلد حضرت اقدس مسیح موعود کے علم کلام کو سمجھنے لگ گئے۔ ہماری علمی گفتگو کو بڑی عزت اور احترام سے قبول کیا اور اعتراف کرتے گئے۔ انہوں نے کہا کہ کئی بار ہم حیفا سے گزرے ہیں اور قادیانیوں کی مسجد دیکھتے دیکھتے بدگمانیاں کرتے گزرتے رہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک قیمتی علمی خزانہ بھی ہے۔ انشاء اللہ مَیں اس خزانے سے ضرور فائدہ اُٹھاؤں گا۔ نیز دورانِ گفتگو انہوں نے اس بات کی بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ سو ڈیڑھ سو صفحات پر ایک مقالہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت پر لکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عربی زبان کا چیلنج دیا تھا جو بھی نیک فطرت ہوگا، بہرحال اس سے متاثر ہوگا۔

جماعت گنی کناکری کے صدر محمد ماریکا صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا بڑے عرصے سے ان کے زیرِ تبلیغ تھے لیکن مخالفت کا یہ عالم تھا کہ اُن کا سگا بھتیجا ہوتے ہوئے بھی اُن کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے باوجود ہمیشہ جہاں بھی موقع ملتا میں اُنہیں پیغامِ حق ضرور پہنچاتا۔ چچا ہمیشہ یہی کہتے کہ علم میں اور تجربے میں مَیں تم سے زیادہ ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ تم احمدیت کے ذریعہ عیسائیت کے طرف جا رہے ہو۔ ایک دن میں نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا فرنچ ترجمہ پڑھنے کو دیا۔ یہ کتاب پڑھ کر اُن کا یہ بیان تھا کہ یہ کسی جھوٹے انسان کی تصنیف ہو ہی نہیں سکتی۔ علم و معرفت کا اس جیسا بیان میں نے آج تک کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران وہ آہستہ آہستہ احمدیت سے متاثر ہونے لگے۔ ان کے چچا بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بھتیجا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی اور جماعت کے صدر ہیں، وہ آسمان پر ہیں اور یہ اُن سے بہت نیچے ہیں۔ اسی اثناء میں وہ آسمان سے نیچے ہو کر اُن کے سر پر ٹھونگا مارتے ہیں، یعنی بھتیجا چچا کے سر پر ٹھونگا مارتا ہے تو اُن کے سر سے ایسی آواز آتی ہے جیسے کسی خالی برتن سے آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح اُٹھنے پر مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام کے متعلق جو آج تک میرا علم تھا وہ خالی برتن ہی تھا جو کہ بے معنی تھا اور میرے بھتیجے کا مجھ سے اوپر ہونا اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ اگرچہ انہوں نے ابھی تک احمدیت کو قبول نہیں کیا لیکن مخالفت بالکل ترک کر دی ہے۔

وکالتِ تصنیف

وکالتِ تصنیف کی رپورٹ کے مطابق شارٹ کمنٹری ایڈٹ ہو رہی ہے اور مختلف مضامین کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کافی لٹریچر آ گیا ہے، کچھ آنے والا ہے۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والی کتابوں میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے نے انگریزی زبان میں حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں کتاب شائع کی ہے، یہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ اسی طرح اور بہت سی کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کی کتب شائع ہوئی ہیں۔ بوسنین میں شائع ہوئی ہیں۔ چینی زبان میں، مالٹی زبان میں، جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب شائع ہو رہی ہیں۔ مختلف اور لٹریچر جو ہے اس کے ہندی زبان میں ترجمے ہو کر شائع ہوئے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر259

مکرم ڈاکٹر نزار توفیق صاحب (1)

علویہ نصیریہ، شیعوں کا ایک غالی فرقہ ہے جس کے عقائد اور خیالات سے دیگر شیعہ فرقوں کو بھی اختلاف ہے۔ یہ فرقہ تیسری صدی ہجری میں محمد بن نصیر البصری النمیری نے قائم کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اس قدر غلو کرتے ہیں کہ انہیں الوہیت کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ ان کے عقائد وعبادات میں اخفاء کا پہلو نمایاں ہے۔ اسی وجہ سے اسے باطنی فرقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ علاوہ اور امور کے یہ تناسخ کے بھی قائل ہیں۔ مکرم ڈاکٹر نزار توفیق صاحب کا تعلق اسی فرقہ سے تھا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ اپنی طویل داستان کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

ابتدائی حالات

میرا تعلق سیریا سے ہے جہاں میری پیدائش اپنی بستی کے اکثر لوگوں کی طرح ایک غریب گھرانے میں ہوئی۔ میں نے علوی فرقہ کے خاص دینی ماحول میں پرورش پائی لیکن دین کے حقیقی معنوں سے ناواقف رہا۔ میری عمر ابھی دو سال ہی تھی کہ میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت ہم چار چھوٹے بہن بھائی تھے۔ میری والدہ صاحبہ نے ہماری دیکھ بھال، پرورش اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور نہایت مشکل سے گزارا کیا۔ ان حالات میں میرے ننھیال نے ہماری بہت مدد کی لہذا ہمارا زیادہ تر وقت نانا نانی کے ساتھ گزرا۔ جب میں بڑا ہوا اور سکول میں داخل ہوا تو میرے ذہن میں بعض ایسے سوالات پیدا ہوئے جن کا جواب مجھے نہیں ملتا تھا۔ مثلاً یہ کہ میرے والد صاحب کی وفات کیوں ہوئی؟ ہم غریب کیوں ہیں؟ بڑا ہونے کے ساتھ یہ سوالات بھی گہرے ہوتے گئے اور ان کے جواب کی تڑپ بھی بڑھتی گئی۔

دین کے نام پر تجارت

میں ابھی چھوٹا ہی تھا لیکن گھر میں دیکھتا تھا میرے نانا جان بعض خاص مواقع پر ایک بکرا خریدتے اور پھر بعض مولوی حضرات کو بلاتے جو جمع ہو کر اس بکرے کو ذبح کرتے اور پھر ایک کمرے میں داخل ہو جاتے جسے اندر سے بند کر لیا جاتا اور عورتوں و بچوں کو اس کمرے سے دور کر دیا جاتا۔ میں اس کمرے اور ان لوگوں سے خوف محسوس کرتا تھا کیونکہ یہ لوگ کسی کے گھر میں آ کر ایسے حکم چلاتے تھے جیسے انہیں سب پر حکمرانی کا قدیمی حق حاصل ہو۔ وہ گھر کے مالک کو حکم دیتے اور وہ ان کی ہر رضا و رغبت کو پورا کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کرتا۔ میں ایسا ڈرامہ دیکھ دیکھ کر تنگ آ گیا تھا۔ ایک دفعہ جب یہ مولوی حضرات میرے نانا کو لے کر کمرے میں گئے اور کمرہ اندر سے بند ہو گیا تو میں باوجود خوف کے اس کمرے تک جا پہنچا اور لکڑی کے دروازے کے چھوٹے سے سوراخ سے اندر کا منظر دیکھنے لگا۔ وہ بیٹھے ہوئے کچھ ایسے جملے بول رہے تھے جن کی اس وقت مجھے کچھ سمجھ نہ آئی۔ پھر میں نے اپنے نانا کا کانپتا ہوا ہاتھ دیکھا جو ان کی جیب کی طرف بڑھا، انہوں نے کانپتے ہاتھ سے کچھ مال نکال کر ان مولویوں کی خدمت میں پیش کر دیا جسے لینے میں انہوں نے ذرہ بھی تأمل نہ کیا۔ پھر ذبح کئے ہوئے بکرے کے گوشت کا بہترین حصہ کھانے کے بعد وہ اگلے گھر کی طرف بڑھ گئے تاکہ وہاں بھی یہی ڈرامہ دہرایا جائے۔

مولویوں کے کاموں سے نفرت

میں کبھی بھی ایسے مولویوں کے مزعومہ روحانی مقام کا قائل نہ ہوا تھا اور اہل خانہ کی طرف سے زبردستی ان لوگوں کی دست بوسی کو میں نے کبھی بھی پسند نہ کیا تھا۔ میں ان کے بارہ میں اس تصور کا بھی مخالف تھا کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور بہت سے عجیب وغریب امور سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہم غربت اور مفلسی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ایسے میں میرے لئے سخت کوفت کا باعث یہ امر ہوتا تھا کہ میری والدہ معمولی جمع پونجی بھی ہماری نظروں کے سامنے ان مولویوں کو دے دیتی تھی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ ہمیں اس قلیل رقم کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی تھی۔ اسی طرح ان مولویوں کے بچے بھی ہمیں ایسی نظروں سے دیکھتے جیسے ہم دوسرے درجے کی مخلوق ہوں۔

بعض سوالات

مذکورہ بالا حالات نے میرے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کو مزید گہرا کر دیا اور لڑکپن کی عمر میں پہنچتے پہنچتے میں اکثر سوچتا کہ زندگی کیا ہے؟ کیا یہی نہیں کہ انسان پیدا ہوتا ہے پھر بڑا ہوتا ہے اور جوان ہو کر شادی کرتا ہے، اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بوڑھا ہو کر فوت ہو جاتا ہے؟ اگر یہی زندگی ہے تو پھر انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے؟ کیونکہ حیوان بھی تو ان سب مراحل سے گزرتا ہے۔

کیا انسان کی زندگی کا مقصد اور معنی کوئی اور ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو وہ معنی کیا ہے؟ کیا زندگی کا مقصد دنیوی کامیابیاں حاصل کرنا ہے یا اس کا مقصد کسی اور میدان میں کامیابی کا حصول ہے؟

کیا دین ہر مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے؟ کیا ان سوالوں کا جواب صرف بعض معین افراد کو ہی آتا ہے یا اس کے بارہ میں جاننا ہر انسان کا فرض اور اس کی ضرورت ہے؟

آثارِ جہالت

جہالت ہمارے معاشرے کا جزوِ اعظم تھی۔ اندھی تقلید اور عجیب وغریب افسانوی داستانوں اور دیومالائی حکایتوں نے عقل وفہم پر سو سو پردے ڈالے ہوئے تھے۔ اس صورتحال کی ایک مثال مجھے آج تک یاد ہے کہ ہماری بستی کا ایک نوجوان جب بیرون ممالک سے پڑھ کر آیا تو سب لوگ اس سے ملاقات کے لئے گئے۔ لیکن اس ملاقات کے بعد پہلے دن تو سرگوشیوں میں باتیں ہوئیں لیکن اگلے روز علی الاعلان یہ کہا جانے لگا کہ یہ زندیق ہے جو یہ کہتا ہے کہ بعض امریکن چاند پر جا اترے ہیں۔ شروع شروع میں تو مجھے ان امور کی کچھ سمجھ نہ آئی لیکن جب ہائی سکول کی پڑھائی شروع ہوئی تو ریاضی اور فزکس اور الجبرا وغیرہ میں عقل وفہم اور فکر کو استعمال کیا اور جب یہ دیکھا کہ عقل ومنطق کے مطابق درست سوچ ہی درست نتیجہ تک پہنچاتی ہے تو یہ طریق میں دینی امور کے سمجھنے میں استعمال کرنے لگا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ علماء کی تفاسیر اور عقائد اور تشریحات اس قاعدہ کلیہ کے مطابق درست ثابت نہ ہوتی تھیں۔ اس تصادم نے مجھے دین سے ایک لمبے عرصہ تک کنارہ کشی پر مجبور کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ مجھے ان بچوں کی شکل دیکھ کر ہی وحشت ہونے لگتی تھی جو دینی علوم حاصل کرنے کے لئے مدارس میں داخل ہوتے تھے۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ نہ جانے یہ کیا پڑھنے جاتے ہیں؟ عقل ومنطق کو خاموش کر کے پتہ نہیں یہ کیا سیکھتے ہوں گے؟

سچا رؤیا اور غیر صائب رائے

مذکورہ بالا ٹیڑھی سوچ اور خلاف عقل امور کے علاوہ علوی فرقہ میں تناسخ کا عقیدہ بھی بڑے زور وشور کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ اس سے متعلق ایک کہانی بھی میری نوجوانی کی عمر تک میرے ذہن میں گردش کرتی رہی تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرما کر میری عقدہ کشائی فرما دی۔

مجھے یاد ہے کہ بچپن میں میری نانی ہمیں اپنی ایک خواب بیان کیا کرتی تھیں جو انہوں نے میرے والد صاحب کی وفات کے بعد دیکھی تھی۔ انہوں نے خواب میں میرے والد صاحب کو دیکھا کہ وہ ان کے قریب سے گزر کر کہیں جا رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تو والد صاحب نے بتایا کہ وہ عبد الرحمٰن الخطیب کے گھر جا رہے ہیں۔ عبد الرحمٰن خطیب ہمارے علاقے کی نہایت معروف اور قابلِ احترام شخصیت تھے۔ تناسخ کے عقیدہ کے زیر اثر میری نانی نے اس خواب سے یہ پیغام سمجھا کہ میرے والد صاحب کی تناسخ کے تحت دوسری پیدائش عبد الرحمٰن الخطیب کے گھر میں ہونے والی ہے۔ مجھے اپنی نانی کی اس رائے سے اتفاق نہ تھا لیکن اس کے ردّ میں کوئی دلیل بھی نہ تھی۔ تاہم بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میری نانی کا رؤیا سچا تھا لیکن ان کی رائے درست نہ تھی۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

میری عمر 14 سال تھی جب میں نویں جماعت کے امتحانات کی تیاری کر رہا تھا۔ اس وقت ہمارے ریاضی اور فزکس کے استاد نے گرمیوں میں اپنے طلباء کے لئے مفت تعلیمی کلاس جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ استاد عبد الرحمٰن الخطیب کے گاؤں کا تھا۔ انہوں نے مجھے بھی اس کلاس سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی۔ اس کلاس کے پہلے روز میرے ساتھ والی کرسی پر ایک طالبعلم آ بیٹھا جسے میں بالکل جانتا نہ تھا۔ جب ہم وقفے میں باہر نکلے تو میں بستی کے وسط میں پانی کے ایک چشمے کی جانب چل پڑا۔ میں نے اس چشمے سے پانی پی کر مڑ کے دیکھا تو کلاس میں اپنی قریبی کرسی پر بیٹھنے والے طالبعلم کو اپنے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ اس نے بغیر کسی تمہید کے مسکراتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا خیال ہے اگر ہم قریبی دکان سے تربوز خرید کر دونوں مل کر کھالیں؟ میرے لئے انکار کی کوئی گنجائش اور وجہ نہ تھی۔ بات شروع ہوئی تو اس نے بتایا کہ اس کا نام منذر عبد الرحمٰن الخطیب ہے یعنی وہ عبد الرحمٰن الخطیب کا بیٹا تھا۔ یہ نام سنتے ہی مجھے میری نانی کا رؤیا یاد آ گیا اور میں ایک لمحے کے لئے حیرت کی تصویر بن کے رہ گیا۔ اس نے میری حیرت کا سبب پوچھا تو میں نے اپنی نانی کا رؤیا بیان کر دیا جسے سن کر وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ پھر تو شاید میں ہی تمہارے والد کا دوسرا جنم ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ ناممکن ہے کیونکہ میرے والد کی وفات کے وقت میری عمر دو سال تھی لہذا اگر ایسا ہونا ممکن ہے تو ان کا دوسرا جنم مجھ سے کم از کم دو سے تین سال چھوٹا ہونا چاہئے۔ وہ مسکراتے ہوئے بے تکلفی سے کہنے لگا کہ میں تمہارے کسی کلیے کو نہیں مانتا، بس آج سے میں تمہارا نگران اور کفیل ہوں۔ اس بے تکلفانہ گفتگو کے بعد ہم بہت اچھے دوست بن گئے۔

یہ کلاس تو ختم ہوگئی اور ہم جدا ہو گئے۔ میں نے بستی میں ہی تعلیم جاری رکھی جبکہ وہ شہر میں منتقل ہو گیا۔ اور ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا۔ تین سال بعد میں نے بھی اپنی تعلیم شہر میں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تو پہلے دن ہی میری اس سے ملاقات ہو گئی۔ پھر یوں ہوا کہ میری ان کے اہل خانہ سے بھی ملاقات ہوئی اور ہماری دوستی اور گہری ہو گئی۔ میں نے مکینیکل انجنیئرنگ میں داخلہ لے لیا لیکن شروع میں ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ مالی اسباب کی وجہ سے شاید میں اپنی پڑھائی جاری نہیں رکھ سکوں گا۔ اور پھر وہ دن بھی آ گیا جو کالج میں میرا آخری دن تھا۔ ایک لیکچر میں ہر طالبعلم کے لئے ڈرائنگ ٹول لانا ضروری تھا جو کہ بہت مہنگے تھے اور میں نے گرمیوں میں کام کر کے جو قلیل رقم جمع کی تھی وہ قبل ازیں ہی ختم ہو چکی تھی۔ بار بار کی وارننگ کے بعد اس دن ڈرائنگ ٹول نہ ہونے کی وجہ سے لیکچرار نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا اور دوبارہ کلاس میں آنے سے روک دیا۔ میں غم وحزن کی تصویر بنا بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف لوٹا تو وہاں اپنے دوست منذر عبد الرحمٰن الخطیب کو اپنا منتظر پایا۔ قبل اس کے کہ میں اسے اپنی بپتا سناؤں اس نے مجھے یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ حکومتی وظیفہ پر سوویت یونین میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا ایسا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو باقی کام مجھ پر چھوڑ دو۔ میں نے اسے اتنا سنجیدگی سے نہ لیا لیکن غیر یقینی طور پر تمام امور ایسے سلجھے کہ میں اور منذر کا بھائی اکٹھے اعلیٰ تعلیم کے لئے سوویت یونین چلے گئے پھر منذر بھی وہاں آ گیا اور ہم نے مل کر اپنی تعلیم مکمل کی۔ اس سفر نے میرا تعلیمی مستقبل بچا لیا۔

یوں کئی سالوں کے بعد مجھے اپنی نانی کے رؤیا کی تعبیر مل گئی اور وہ یہ تھی کہ میرے والد کا کوئی بیٹا عبد الرحمٰن الخطیب کے خاندان سے خاص مدد پائے گا۔ یہ رؤیا اور اس کی تفصیلی تعبیر بیان کرنے سے میرا مقصد یہی ہے کہ ایسے کئی امور کو غلط فہمی سے بعض معاشروں میں تناسخ سمجھ کر عجیب عجیب کہانیاں بنا لی گئی ہیں۔

تناسخ یا آواگون

{آوا کا مطلب ہے آنا اور گون کا مطلب ہے جانا۔ یعنی روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا اور بار بار مختلف جنم لینا۔ یہ عقیدہ ہندوؤں کا بھی ہے اور بعض دیگر مذاہب اور فرقوں میں بھی اسکا تصور موجود ہے۔ اس کے مطابق روحیں اپنے اعمال کے نتیجہ میں مختلف جنم لیتی رہتی ہیں اور اس جنم کے چکر سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتیں۔ اگر کوئی اچھے عمل کرتا ہے تو اسے اچھا جنم دیا جاتا ہے اور بداعمال شخص برے جنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کو مکتی یا نجات بھی ملتی ہے تو محض عارضی، کیونکہ محدود عمل کی غیر محدود جزا نہیں مل سکتی۔

اس عقیدہ کے بطلان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں مفصل دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ مثلاً: چشمۂ معرفت، سرمہ چشم آریہ، شحنۂ حق، براہین احمدیہ حصہ پنجم، لیکچر سیالکوٹ، قادیان کے آریہ اور ہم وغیرہ۔ (ندیم)}

(باقی آئندہ)

آزادیٔ مذہب اور مذہبی رواداری سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

(تحریر: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

قسط نمبر 3

اسلام کی روادارانہ تعلیم کا اثر

اسلام کی ایسی روادارانہ تعلیم کا ہی یہ اثر تھا کہ اسلامی ملکوں میں اسلامی حکومتوں کے ماتحت غیر اقوام کے لوگ بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپؐ کے خلفاء کے زمانہ میں اسلام ایک جنگی انتشار کی حالت میں سے گزر رہا تھا اور ابھی ایسی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی جس میں تمام اقوام مل کر بس جانے کا فیصلہ کرتیں۔ اس لئے بعض سیاسی حقوق کامل طور پر غیر مسلموں کو نہیں دیئے جاسکتے تھے۔ مگر باوجود اس کے جہاں جہاں ممکن تھا اُن کو سرداری کے حقوق دیئے گئے ہیں۔

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مقنا کو جو خط لکھا اُس میں صاف طور پر یہ الفاظ پائے جاتے ہیں کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ اَمِیْرٌ اِلَّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ مِنْ اَھْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (مجموعۃ الوثائق السیاسیہ صفحہ 36) یعنی تمہاری قوم میں کا گورنر یا تم میں سے ہوگا یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہوگا۔ اس میں **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم فرماتے ہیں کہ کسی علاقہ کا گورنر غیر مسلم بھی ہوسکتا ہے۔**

اسی طرح **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ میں بھی حالانکہ ابھی ملک میں پُرامن طور پر ساری قومیں نہیں بسی تھیں ان حقوق کو تسلیم کیا جاتا تھا۔**

چنانچہ علامہ شبلی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت عمرؓ نے صیغۂ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لئے کسی قوم اور کسی ملک کی تخصیص نہ تھی۔ یہاں تک کہ مذہب و ملّت کی بھی کچھ قید نہ تھی۔ والنٹیر فوج میں تو ہزاروں مجوسی شامل تھے جن کو مسلمانوں کے برابر مشاہرے ملتے تھے۔ فوجی نظام میں بھی مجوسیوں کا پتہ ملتا ہے''۔

(الفاروق۔ حصہ دوم زیر عنوان صیغۂ فوج صفحہ 107)

اسی طرح لکھتے ہیں:

''یونانی اور رومی بہادر بھی فوج میں شامل تھے۔ چنانچہ فتح مصر میں ان میں سے پانسو آدمی شریک جنگ تھے۔ اور جب عمرو بن العاص نے فسطاط آباد کیا تو یہ جداگانہ محلّے میں آباد کئے گئے۔ یہودیوں سے بھی یہ سلسلہ خالی نہ تھا۔ چنانچہ مصر کی فتح میں ان میں سے ایک ہزار آدمی اسلامی فوج میں شریک تھے''۔

(الفاروق حصہ دوم صفحہ 106)

اسی طرح تاریخ سے ثابت ہے کہ غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر بھی مقرر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانیوں کو بھی فوجی افسر مقرر کیا گیا۔ اُن میں سے بعض کے نام بھی تاریخ میں اب تک موجود ہیں۔ علامہ شبلی نے چھ فوجی افسروں کے نام یہ لکھے ہیں: ''سیاہ۔ خسرو۔ شہریار۔ شیرویہ۔ شہرویہ۔ افرودین''۔ (الفاروق۔ حصہ دوم صفحہ 106)

ان افسروں کو تنخواہیں بھی سرکاری خزانہ سے ملتی تھیں۔ Pay Roll میں اُن کا نام تھا۔

چاروں خلفاء کے بعد حضرت معاویہؓ کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ **اُن کے زمانہ میں ایک عیسائی ابن آثال نامی وزیر خزانہ تھا۔**

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 234)

عباسی خلافت کے زمانہ میں باقاعدہ منظم حکومت قائم کی گئی اور مختلف قوموں اور علاقوں کے نمائندوں کی ایک کونسل آف سٹیٹس مقرر کی گئی۔ **اس کونسل آف سٹیٹ میں عیسائی، یہودی، صابی اور زرتشتی بھی شامل تھے۔**

(A Short History of the Saracens by Amir Ali p.274-275)

اس زمانہ میں ایک عیسائی وزیر جنگ بھی مقرر کیا گیا۔ چنانچہ عباسی خلیفہ معتضد کا وزیر جنگ ایک عیسائی تھا جس کا نام صابی تھا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 355)

عباسی خلیفہ المتقی کا بھی ایک عیسائی وزیر تھا جس کا نام تنوخی تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 355)

بویلہ خاندان کے ایک بادشاہ عضد الدولہ کا بھی ایک عیسائی وزیر نسر بن ہارون تھا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 355)

سپین کی حکومت کے متعلق بھی تاریخ سے ثابت ہے کہ اُس میں **قاضی القضاۃ تک کا عہدہ بھی غیر مذاہب والوں کو دیا جاتا تھا۔** چنانچہ عبدالرحمٰن ثالث بادشاہ سپین کے بیٹے الحکم ثانی کے زمانہ میں ایک عیسائی ولید بن خیزران کو قرطبہ میں حکومت کا جج مقرر کیا گیا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 530)

اسی طرح عبدالرحمٰن ثالث بادشاہ سپین کا ایک یہودی وزیر تھا جس کا نام ربی حسدی شپروت تھا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 577)

اسی طرح تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سپین میں بھی ایک کونسل آف سٹیٹ مقرر کی گئی تھی جس کے ممبر غیر مسلم بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک عیسائی Gomez son of Antony بھی اس کونسل آف سٹیٹ کا ممبر تھا اور بادشاہ عبدالرحمٰن ثالث نے ایک بڑی سیاسی میٹنگ میں جس کے لئے تمام سپینش بشپ بلائے گئے تھے اپنی بیماری کی وجہ سے اس کو اپنا قائم مقام بنا کر بھجوایا اور اُسے ریذیڈنٹ مقرر کیا۔

(A Short History of the Saracens by Amir Ali. p.448)

اسی طرح سموئل بن عارف ایک عیسائی اسلامی حکومت غرناطہ میں وزیر مقرر کیا گیا۔

(اخبار اندلس جلد سوم صفحہ 146)

سکاٹس کی ''تاریخ اندلس'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب بادشاہوں کو کوئی اہم سفارت بھیجنی ہوتی تھی تو وہ مقتدر یہودیوں کو بھیجا کرتے تھے۔

(اخبار اندلس جلد سوم ترجمہ از خلیل الرحمٰن صاحب صفحہ 145)

مصر کی فاطمی حکومت میں بھی غیر مسلموں کو بڑے بڑے درجے دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ فاطمی بادشاہ العزیز کے زمانہ میں ایک عیسائی عیسیٰ بن نستور کو وزیر بنایا گیا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ 620)

اسی طرح تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ **بہت سے فاطمی بادشاہوں کے وزراء عیسائی اور یہودی ہوا کرتے تھے۔**

(A Short History of the Saracens by Amir Ali. p.413)

ہندوستان میں سب سے زیادہ بدنام اورنگ زیب ہے لیکن اورنگ زیب کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سیاسی معاملات میں کسی قسم کا امتیاز اور فرق کرنا جائز نہیں سمجھتا تھا اور یہی دلیل دیا کرتا تھا کہ قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔ چنانچہ ایک دفعہ اس کے پاس درخواست کی گئی کہ ذمیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ اس پر اُس نے جواب دیا کہ مذہب کا دنیوی معاملات سے کوئی تعلق نہیں اور اس قسم کے معاملات میں تعصب کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ پھر اُس نے یہ آیت پڑھی کہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔ پھر اُس نے کہا کہ اگر ہم اس درخواست کو تسلیم کریں تو پھر ہمیں تمام راجوں اور اُن کی رعایا کو قتل کردینا چاہئے۔

(Preaching of Islam by Sir Thomas Arnold page 214; Anecdotes of Aurang Zeb by Sir Jadhnnd Circar. page 97-100)

اسی طرح عالمگیر کے ایک فرمان کا یہ فقرہ ہے کہ:

''حکومت کے عہدے قابلیت کے اصول پر دیئے جائیں۔ کسی اور خیال کے ماتحت نہ دیئے جائیں''۔

(Preaching of Islam by Sir Thomas Arnold page 214)

پھر مغلیہ حکومت کے متعلق ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ

''بنگال کا حکومتی مذہب اسلام ہے۔ لیکن ملازمتوں کا یہ حال ہے کہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو ہندو ہے اور تمام سرکاری عہدے اور اعتبار کی جگہیں دونوں قوموں سے چُنی جاتی ہیں''۔

(A New Account of the East Indies vol. 2, page 14)

اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ **مغلیہ حکومت کے ہندو کمانڈر انچیف تک مقرر کئے۔** چنانچہ جرنیل مان سنگھ، جسونت سنگھ اور جے سنگھ مشہور مثالیں ہیں۔

مسلمانوں کا غیر مسلموں سے یہ روادارانہ سلوک اتنا نمایاں تھا کہ خود غیر مسلموں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

چنانچہ مشہور عیسائی مؤرخ جرجی زیدان لکھتا ہے:

''مسلمانوں کے نہایت تیزی کے ساتھ علمی ترقی کرنے کا ایک زبردست سبب یہ بھی تھا کہ خلفاء اسلام ہر قوم اور ہر مذہب کے علماء کے بہت بڑے قدردان تھے اور ہمیشہ اُن کو انعام و اکرام سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ اُن کے مذہب، اُن کی قومیت اور اُن کے نسب کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے۔ اُن میں نصرانی۔ یہودی۔ صابی۔ سامری اور مجوسی غرض ہر مذہب و ملّت کے لوگ تھے۔ خلفاء ان کے ساتھ نہایت عزت اور عظمت کا برتاؤ کرتے تھے۔ اور غیر مسلموں کو وہی آزادی اور درجہ حاصل تھا جو مسلمان امراء یا حکّام کو حاصل ہوتا تھا''۔

(تاریخ التمدن الاسلامی جلد 3 صفحہ 194)

ان حوالہ جات سے یہ امر واضح ہے کہ **اسلام غیر مسلموں کے ساتھ کسی قسم کی ناواجب سختی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ وہ اُن کے تمام حقوق کا خیال رکھتا اور اُن پر ہر قسم کے ظلم کو ناجائز قرار دیتا ہے۔**

تاریخ میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کافر کو قتل کردیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کردیا جائے اور فرمایا ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔

(نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ جلد 4 صفحہ 336)

اسی بناء پر امام یوسف نے کتاب الخراج میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ **عہد نبویؐ اور زمانہ خلافتِ راشدہ میں ایک مسلمان اور ذمی کا درجہ تعزیرات اور دیوانی قانون کے لحاظ سے بالکل یکساں تھا اور دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا تھا۔** (کتاب الخراج صفحہ 108)

ایک دفعہ خیبر کے یہودیوں کی شرارتوں سے تنگ آکر بعض مسلمانوں نے اُن کے کچھ جانور لُوٹ لئے۔ اور اُن کے باغوں کے پھل توڑ لئے۔ **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم** کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: **اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اجازت نہیں دی کہ تم رضامندی حاصل کئے بغیر اہل کتاب کے گھروں میں گھس جاؤ۔ اسی طرح تمہارے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ تم اُن کی عورتوں کو مارو یا اُن کے باغوں کے پھل توڑو۔**

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 424)

ایک دفعہ بعض صحابہؓ نے سفر کی حالت میں جبکہ انہیں بھوک کی تکلیف تھی کفار کی چند بکریاں پکڑلیں۔ اور ذبح کرکے اُن کا گوشت پکانا شروع کردیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے ہانڈیاں اُلٹ دیں اور فرمایا کہ لُوٹ کی ہر چیز مُردار سے بدتر ہے۔

(ابن ہشام جلد 2 صفحہ 188)

ایک دفعہ مشرکین کے چند بچے لشکر کی لپیٹ میں آکر ہلاک ہوگئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور آپؐ نے فرمایا: مشرکین کے بچے بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں اس لئے خبردار بچوں کو قتل مت کرو۔ خبردار بچوں کو قتل مت کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 24)

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

0092 47 6212515

15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT

0044 20 3609 4712

خطبہ جمعہ

رمضان کا فیض اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اَناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، اُنہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے اور یہ خصوصیت صرف اُنہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔

ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآنِ کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور اپنا قرب دلانے والا بھی ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 جولائی 2013ء بمطابق 19 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔ وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(البقرة: 186)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

رمضان کا مہینہ ایک مسلمان کی زندگی میں کئی بار آتا ہے اور ایک عمل کرنے والے مسلمان کو یہ بھی علم ہے کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ ایک باعمل اور کچھ علم رکھنے والے مسلمان کو یہ بھی پتہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر سال اُس وقت تک جتنا بھی قرآن نازل ہوا ہوتا تھا، اُس کا دَور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے، سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سال کے، جب قرآنِ کریم مکمل نازل ہو چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری مل گئی تھی کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدة:4) کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو دین کے طور پر تمہارے لئے پسند کر لیا۔

اس آخری سال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دفعہ جبرئیل نے قرآنِ کریم کا دَور دو مرتبہ مکمل کروایا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3624)

پس قرآنِ کریم کی رمضان کے مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ ہر سال جب رمضان آتا ہے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ گویا رمضان اپنے اَور فیوض کے ساتھ ہمیں اس بات کی بھی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اس مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا۔

مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے، اس وقت اُس کے صرف پہلے حصے کے میں بارے میں کچھ کہوں گا، آخری حصے کے بارے میں نہیں۔ پس یہ رمضان اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس عظیم کتاب میں انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کی تعلیم ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس میں حق اور باطل میں روشن نشانوں کے ساتھ فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ روزوں کی فرضیت کی کتنی اہمیت ہے اور کس طرح رکھنے ہیں؟ اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم مکمل اور جامع ہے۔ لیکن ان سب باتوں کی یاددہانی کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس یاددہانی کی روح کو سمجھنے والے ہوں، ورنہ رمضان تو ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا انشاء اللہ۔ اور رمضان اور قرآن کے تعلق کی یاددہانی جب بھی آئے گا، اور جب بھی آتا ہے کرواتا ہے اور کرواتا رہے گا۔ اور ہم اس کی اہمیت سن کر خوش ہوتے رہیں گے۔ اس یاددہانی کا فائدہ تو تب ہوگا جب ہم اپنے عمل پر اس اہمیت کو لاگو کریں گے۔

پس یہ مقصد تب پورا ہوگا جب شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰن کے الفاظ سنتے ہی قرآنِ کریم ہمارے ہاتھوں میں آ جائے گا اور ہم زیادہ سے زیادہ اُس کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ رمضان کی اس یاددہانی کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان دنوں میں قرآنِ کریم کے مطالب کو سمجھنے اور غور کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ ''هُدًى لِّلنَّاس'' کی حقیقت ہم پر واضح ہو۔ رمضان اور قرآن کی آپس میں جو نسبت ہے اس کی یاددہانی اُس وقت ہم پر واضح ہوگی جب ہم کوشش کر کے قرآنِ کریم کے حکموں کو خاص طور پر اس مہینے میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرو۔ رمضان ہمیں اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے اور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرنے کے بعد اُنہیں اپنی زندگیوں پر لاگو کر کے اُس کا حصہ بناؤ۔ رمضان ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں یہ یاددہانی کرواتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر سعی اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے۔ اور عبادت کا یہ حق نمازوں کو سنوار کر اور باقاعدہ اور وقت پر پڑھنے سے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پڑھنے سے، پھر نوافل اور ذکرِ الٰہی پر زور دینے سے ادا ہوتا ہے۔

پس یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرو تا کہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ، تا کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کر لو۔ تا کہ خدا اور بندے کے درمیان جو دُوری ہے اُسے ختم کر دو۔ رمضان یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اُس رسّے کو مضبوطی سے پکڑنے والے بن جاؤ جس کا ایک سِرا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سِرا اُس نے اپنے قرب کی تلاش کرنے والے بندوں کے لئے زمین پر لٹکایا ہوا ہے جو اُسے پکڑے گا وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”فَاِنِّیْ قَرِیْب“ (البقرۃ: 187)۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کر کے اس قرب سے فیض پالو۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرو۔ قرآنِ کریم میں بندوں کے جتنے بھی حقوق بیان ہیں اُن سب حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تو غیروں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت توجہ دلائی ہے اور مسلمانوں کے لئے تو آپس میں بہت زیادہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح: 30) اور حقوق کی ادائیگی کا ذکر ہے۔

بعض لوگ اپنوں کے حقوق بھول جاتے ہیں بلکہ قریبیوں کے خونی، رشتوں کے حقوق بھول جاتے ہیں۔ مجھے بعض دفعہ بچیوں کے خط آ جاتے ہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے ماں باپ کا جو سلوک ہے اُس میں فرق کرتے ہیں۔ اگر جائیداد اپنی زندگی میں تقسیم کرنے لگیں تو بعض دفعہ بعض خاندانوں میں لڑکیوں کو محروم کر دیا جاتا ہے اور لڑکوں کو دے دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بچیوں سے پوچھتے تو ہیں کہ اگر جائیداد بیٹے کو دے دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم شرم میں کہہ دیتی ہیں کہ کوئی حرج نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تو بس اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ انصاف ہو گیا۔ جبکہ یہ انصاف نہیں ہے بلکہ ظلم ہے اور قرآنِ کریم کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہے۔ حیرت ہے اس زمانے میں بھی ایسے والدین ہیں جو یہ ظلم کرتے ہیں۔ اور خوشی بھی اس بات کی ہے کہ اس زمانے میں ایسی بچیاں بھی ہیں جو ماں باپ کی خوشی کی خاطر قربانی دے دیتی ہیں۔ لیکن اُنہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس میں ان کی دلی خوشی شامل نہیں ہے تو پھر جو بچیاں یا بچے یہ قربانی دے رہے ہیں وہ ماں باپ کو گناہگار بنا رہے ہیں۔ مَیں پھر ایسے ظالم ماں باپ سے کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں اور ایسے بھائی بھی جو خود غرضی میں بڑھے ہوئے ہیں اور ماں باپ پر دباؤ ڈال کر جائیدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور بہنوں کو محروم کر دیتے ہیں، وہ بھی اپنے پیٹوں میں آگ کے گولے بھر رہے ہیں۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہرحال یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کر دی کہ اس کا بیان کرنا ضروری تھا۔

مَیں دوبارہ پھر اُسی طرف آتا ہوں کہ رمضان ہمیں کن باتوں کی طرف یاددہانی کرواتا ہے۔ جب ہم رمضان کو پاتے ہیں تو رمضان ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے آتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی خاطر، خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے، اُس کو نبھانے کے لئے اپنے جائزے لے کر اس کو نبھانے کی کوشش کریں۔ یہ جائزے لیں کہ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں اور کس حد تک یہ عہد نبھانے کا جذبہ دل میں موجود ہے۔ اس قربانی کے لئے قرآنِ کریم میں کیا احکامات ہیں اُنہیں تلاش کریں۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے، اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں انہیں تلاش کریں۔ رمضان ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھی آتا ہے کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کو تباہی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اور اُس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی درد بھری دعائیں اپنے خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے کیں اور ہم نے اُس کا حق ادا کرنے کی کس طرح کوشش کرنی ہے؟ ہمیں رمضان اس بات کی یاددہانی کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

لئے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ حرا میں سپرد کر کے پھر غار سے باہر نکل کر انجام دینے کے لئے دیا تھا، یعنی اُن درد بھری دعاؤں کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام، اس کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے اور حکم کے مطابق ہم نے کس طرح انجام دینا ہے۔ ہم نے کس طرح قرآنِ کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلاؤ، خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلاؤ اور پھیلاتے چلے جاؤ۔ ھُدًی لِّلنَّاس کا پیغام عام کرنے کی کوشش کرو۔ ہمیں رمضان یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ غارِ حرا کی تنہائی کو سامنے رکھو گے تو پھر ہی تمہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی حقیقت کا صحیح فہم حاصل ہو گا۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے ہے کہ اگر حُبِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اُسوہ کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ یاددہانی کروانے یہ مہینہ آیا ہے کہ اس بات کی تلاش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ”رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ“ (المائدۃ: 120) کا مقام کس طرح پایا؟ کیونکہ یہ صحابہ بھی ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔

پس یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کے لئے بھی آیا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرو۔ زمانے کے لحاظ سے تو ہم نہیں جا سکتے لیکن قرآنِ کریم کی تعلیم تو ہمارے سامنے اصل حالت میں موجود ہے جو اُس زمانے میں پہنچانے کے راستے آسان کرتی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کروانے آیا ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا کے امن کی ضمانت اور دنیا میں امن قائم کرنے کی حقیقی تعلیم قرآنِ کریم ہی ہے۔ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے آتا ہے کہ قرآنِ کریم ہی وہ کتاب ہے جو اپنے ہر حکم کے بارے میں دلیل سے بات کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں خود بھی قرآنِ کریم پر غور اور اس کی تفسیر کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ (البقرۃ: 122) یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی، اُس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اُس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی پڑھنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں، غور کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور جو پڑھا یا سنا اور غور کیا، اُس پر عمل کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ حق ادا نہیں ہو رہا ہے تو ہمارے مسلمان ہونے کے دعوے صرف زبانی دعوے ہیں اور ہم اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کو بڑھایا۔ وہ لوگ جو آخری زمانے میں پیدا ہونے تھے جنہوں نے قرآنِ کریم کی تلاوت اور اُس پر عمل کا حق ادا نہیں کرنا تھا۔ جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں اس طرح اظہار ہوا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (الفرقان: 31) اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس یہ مہینہ جہاں ہمیں بہت سی خوشخبریاں دیتا ہے وہاں بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور ہوشیار بھی کرتا ہے۔ ہمیں یاددہانی کرواتا ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہو۔ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکروں کو دُور کرنے کا باعث بن رہے ہو۔ ورنہ نہ رمضان ہمیں کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی قرآنِ کریم ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیں جس قسم کا انسان اور مومن بنانا چاہتا ہے اُس کے لئے اُس نے قرآنِ کریم میں سینکڑوں کی تعداد میں احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے پر آپ کے ذریعہ سے زور دلوایا ہے۔ میں نے ان چند باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی ہے کہ رمضان اور قرآن ہمیں کن باتوں کی یاددہانی کرواتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا، قرآنِ کریم میں سینکڑوں احکامات ہیں جن کی تلاش کر کے ہمیں اُن کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور اُس کے فضل کے حصول کے لئے اُس نے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس وقت میں اُن سینکڑوں احکامات میں سے جو قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں دو باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں ہمارے آپس کے تعلقات اور معاشرے کے امن کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان کا جو اصل فائدہ ہے، وہ تو ہے ہی کہ جس طرح باقی احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اُسی طرح ان باتوں پر بھی عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔

اُن میں سے پہلی بات تو عاجزی اور انکساری ہے۔ یہ بہت سے مسائل کا حل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی، اُن بندوں کی جو کہ حقیقی مسلمان ہیں، اُن بندوں کی جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں، اُن بندوں کی جو خدائے رحمان کے فضلوں اور رحم کی تلاش کرنے والے ہیں، جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے۔ فرمایا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی

الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان:64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور پھر فرماتا ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحاً۔اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (لقمان:19) اللہ تعالیٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور جب خدا تعالیٰ کا پیار نہ ملے تو انسان کی کوئی نیکی قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہیں ہوتی۔ پس کون انسان ہے کہ جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرے، اپنے مومن ہونے کا دعویٰ کرے اور دوسری طرف یہ کہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی محبت کی پرواہ نہیں۔ یقیناً کوئی عقلمند انسان، خرد والا انسان اور مسلمان یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں اور روزمرّہ معاملات میں بہت سے مسائل کی وجہ، بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ تکبر ہی ہے۔ جس میں تکبر نہیں اور تکبر کی وجہ سے جھوٹی اَنا نہیں اُس کے معاملات بھی کبھی نہیں الجھتے۔ یہ تکبر ہے جو ضِد کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اَنا اور ضد پھر معاملات کو سلجھانے کی بجائے طُول دینا شروع کر دیتے ہیں، الجھانا شروع کر دیتے ہیں۔ آجکل بہت سے جھگڑے جو میرے سامنے آتے ہیں، اُن معاملات میں سے اکثریت صرف اس لئے نہیں سلجھ رہی ہوتی کہ تکبر، اَنا اور ضد آڑے آ رہی ہوتی ہے۔ پس اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی محبت کی ضرورت ہے، اگر ایک مسلمان یہ سمجھتا ہے اور جب میں مسلمان کہتا ہوں تو سب سے پہلے ہم احمدی مسلمان اس کے مخاطب ہیں، تو پھر ان باتوں سے بچنا ہوگا۔

رمضان کا فیض اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اَناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، واضح ہو کہ جو جھگڑے ہوتے ہیں یہ ہوتے ہی تکبر کی وجہ سے ہیں، یا اَنا کی وجہ سے ہیں۔ اُنہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔ اُن عباد الرحمان میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔ ہر وقت اس بات کے حریص رہتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے چاہے دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

دوسری بات جو بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ بھی اس سے متعلقہ ہی ہے اور وہ ہے صبر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرة:46)۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ذریعہ سے مدد مانگو۔ اب کون ہے جس کو ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے؟ لیکن یہ مدد ملتی ہے صبر اور دعا سے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور دعا کا حق بھی وہی ادا کر سکتے ہیں جو عاجز ہوں۔ فرمایا وَ اِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (البقرة:46)۔ اور عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے والوں کے علاوہ یہ باقی لوگوں کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

پس یہاں عاجزی کو صبر اور دعا کے ساتھ ملا کر پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے ملتی ہے اور یہ خصوصیت صرف اُنہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ پس جب ہر سطح پر عاجزی ہو، اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حقوق بتائے ہیں، اُن کی بھی دعا اور مستقل مزاجی سے، کوشش سے ادائیگی ہو اور انتہائی عاجز ہو کر انسان خدا تعالیٰ کے دَر پر گرے تو خدا تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے جو بندوں کے حقوق بتائے ہیں اُن کی ادائیگی کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے مانگو اور وسعتِ حوصلہ دکھاؤ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پس ہر سطح کے معاملات میں اور عبادات کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لئے عاجزی انتہائی ضروری ہے۔ جب یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ دنیاوی نقصانوں سے بھی بچائے گا، دشمنوں کے خلاف بھی مدد دے گا، روحانیت میں بھی ترقی ہوگی، معاشرتی تعلقات میں بھی حسن پیدا ہوگا اور انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بنے گا اور یہی ایک مومن کی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

پس ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں اور اُن تمام باتوں اور عنوانات کے تحت اپنے جائزے لیں جو میں نے بتائے ہیں کہ کس حد تک اس رمضان میں ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا رمضان ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا اور جب تک زندگی ہے، ہم ہر سال اس میں سے گزرتے ہوئے قرآنِ کریم کے اس مہینے میں نازل ہونے کی علمی بحث سنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''هُدًی لِّلنَّاس'' کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف اس کی سطح تک ہی نہ رہو، اپنے آپ کو صرف سطح پر ہی نہ رکھو، صرف علمی بحثوں میں نہ اُلجھے رہو کہ قرآنِ کریم نازل ہوا تو اُس کا کیا مطلب ہے یا کیا نہیں ہے؟ بلکہ گہرائی میں جا کر اس ہدایت کے موتی تلاش کر کے اُنہیں اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ اُن میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خُنک ہے اور اُس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے، یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اُس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظّ اُٹھاتا مگر باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دُور ہے جیسا کہ ایک بے خبر، اور اُس وقت تک اُس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اُس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے۔ جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی............'' فرمایا ''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی اُن کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اُس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح اُن کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 141-140۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

کاش آج جو دنیا میں، اسلامی دنیا میں ہو رہا ہے کہ لیڈر بھی اور رعایا بھی جو ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر تلے بیٹھے ہیں، سینکڑوں موتیں واقع ہو رہی ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کی جانیں لے رہے ہیں۔ اگر قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس زمانے کے مہدی کی بات سننے والے ہوں تو یہ فتنہ اور فساد خود بخود ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں بھی فرماتے ہیں کہ:

''قرآنِ شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسبِ حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآنِ مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اُس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ نصیحت ہے جو ہمیں بھی ہے۔ صرف غیروں کو نہیں دیکھنا۔ کیونکہ ہم نے بھی قرآنِ کریم پر عمل کرنا ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔ اس تعلیم کے ماتحت اپنے آپ کو رکھنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ ہماری دنیا اور عاقبت سنور سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآنِ کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی ہو۔

☆......☆......☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے 42ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

❁......اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال وخدام کی ریکارڈ حاضری۔ ❁......اجتماع کے تینوں دن خدام واطفال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نمازوں کی ادائیگی کی سعادت حاصل رہی۔ ❁......حضور انور نے ازراہ شفقت کھیلوں کے مختلف مقابلوں کو دیکھا اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

❁......نوجوان ہی وہ لوگ ہیں جو قوموں کے مستقبل کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو یا دینی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو۔
❁......اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ ❁......مسلمانوں کی رہنمائی بھی آپ نے ہی کرنی ہے اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ پس اُٹھیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔

(خدام الاحمدیہ UK کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب)

رپورٹ مرتبہ: حافظ اعجاز احمد طاہر

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا بیالیسواں سالانہ اجتماع اپنی تمام تر شاندار روایات کے ساتھ مؤرخہ 5 تا 7 جولائی 2013ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار اسلام آباد، (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوا۔ جمعۃ المبارک کی صبح خدام و اطفال اسلام آباد پہنچنا شروع ہوئے۔ صبح دس بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ خدام و اطفال کی ایک بڑی تعداد نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اجتماع گاہ میں حاضر ہوئی جہاں انہوں نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ بیت الفتوح، لندن سے براہ راست سنا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے اختتام میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر آنے والے خدام کو یوں نصیحت فرمائی۔

''اسی طرح خدام الاحمدیہ یو کے کا اجتماع بھی ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ یہاں بھی نوجوانوں کو صحیح رنگ میں اجتماع کا جو مقصد ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے، اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔''

نماز جمعہ کی ادئیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد خدام و اطفال پروگرام کے مطابق شام 5:15 بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے اجتماع گاہ میں حاضر ہوئے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے تشریف لا کر اجتماع کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد امیر صاحب برطانیہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں خدام و اطفال کو برطانیہ جماعت کے ابتدائی اجتماعات اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ سے آگاہ کیا اور نصائح کیں۔

بعد ازاں علمی مقابلہ جات اجتماع گاہ میں اور ورزشی مقابلہ جات اسلام آباد سے منسلکہ Waverly Abbey

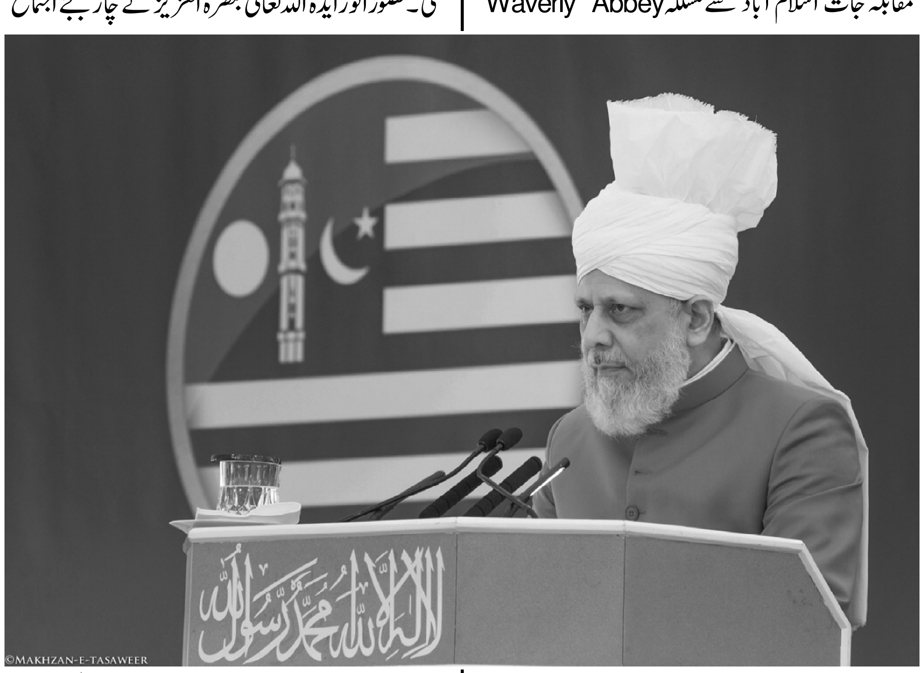

سکول کے میدان میں منعقد کئے گئے۔ امسال اجتماع کے موقع پر اطفال الاحمدیہ کے لئے اطفال اجتماع گاہ کے علاوہ مختلف پروگراموں کے لئے بھی علیحدہ جگہ مقرر کی گئی تھی جہاں پر اطفال کے لئے مختلف دلچسپ پروگراموں کا انتظام کیا گیا تھا۔

شام ساڑھے سات بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع پر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور دعا کروائی۔ شام کے کھانے کے بعد خدام و اطفال نمازِ مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے لئے اجتماع گاہ میں اکٹھے ہوئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر 9:30 بجے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

6 جولائی بروز ہفتہ خدام و اطفال نے صبح 2:45 پر تہجد ادا کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چار بجے اجتماع گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج ورزشی اور علمی مقابلہ جات مقررہ وقت کے مطابق شروع ہو گئے۔ امسال علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقاریر اردو و انگریزی، فی البدیہہ تقاریر، اذان، حفظ قرآن، حفظ ادعیہ، حفظ احادیث، کوئز روحانی خزائن، بیت بازی اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات اور اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں باسکٹ بال، کرکٹ، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی۔ اور انفرادی مقابلہ جات میں گولا پھینکنا، لمبی چھلانگ، 100m دوڑ، وزن اٹھانا، ٹیبل ٹینس شامل تھے۔

اسی طرح خدام کو ساڑھے بارہ بجے لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں Documentary دکھائی گئی۔ چونکہ امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا موضوع ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین'' تھا اسی لئے مختلف علمی مقابلہ جات اور تقاریر اسی موضوع کی مناسبت سے تھیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع گاہ میں تشریف لائے اور 2:30 بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ تین بجے اجتماع کا دوسرا اجلاس تھا جس میں تلاوت، عہد اور قصیدہ کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم پہلو صبر اور حوصلہ کے حوالہ سے تقریر کی۔

اس اجلاس کے بعد خدام کو بانیٔ خدام الاحمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر ایک Documentary دکھائی گئی۔ شام کو پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت شام کو کھیل کے میدان میں تشریف لائے اور کچھ وقت کے لئے جامعہ احمدیہ اور Middlesex ریجن کے درمیان فٹ بال کا میچ دیکھا اور خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

امسال بھی ہفتہ کی رات کو خدام و اطفال اور مہمانان اجتماع کے لئے باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت باربی کیو کے اس پروگرام میں شرکت کیلئے تشریف لائے اور جملہ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ بعد ازاں حضور نے خدام کے لگائے گئے باربی کیو کے سٹالز کا دورہ فرمایا۔ اس موقع پر ریجنز کی طرف سے حضور انور کو باربی کیو بھی پیش کیا گیا۔ یہاں سے حضور انور Exhibition کی مارکی میں تشریف لائے اور ریجنز کی طرف سے لگائی گئی نمائش کا جائزہ لیا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور نے 9:30 بجے نماز مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔

7 جولائی بروز اتوار دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور صفحہ 2

ہیں۔ رشین زبان میں ترجمے ہوئے ہیں اور اس طرح دیگر بہت ساری زبانوں میں بھی ترجمے ہو کر کتابیں شائع ہو رہی ہیں اور لوگوں کی توجہ بھی اس طرف بڑھ رہی ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اس کی تعداد پہلے بہت کم تھی، 2010ء میں بارہ سو چوالیس تھی۔ میں نے جو تحریک کی تو اب اس کی اشاعت آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے بلکہ اس سال آٹھ ہزار پانچ سو ہو چکی ہے۔ اس میں امریکہ اور گھانا کی طرف سے زیادہ خریداری ہے، باقی ممالک میں کم ہے۔ اور ایک شکوہ کینیڈا اور امریکہ کا یہ تھا کہ لیٹ چھپ کے آتا ہے یا پوسٹیج کی وجہ سے لیٹ ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اب وہاں کوشش ہو رہی ہے کہ وہیں سے شائع ہو جائے۔ اور اس کی خریداری بڑھ جائے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریسز

احمدیہ پرنٹنگ پریسز جو دنیا کے مختلف ملکوں میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور اس سال فضل عمر پریس قادیان جو ہے اُس کو تو نئی مشینیں بھجوائی گئی ہیں اور وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اور دوسری کتابیں بہت عمدہ شائع ہو رہی ہیں بلکہ آرٹ بائنڈنگ اور دوسری امبوسنگ وغیرہ کی سب مشینیں وہاں ہیں اور تقریباً اسّی پچاسی بلکہ نوّے فیصد کام وہیں ہو رہا ہے۔

نمائشیں۔ بکسٹالز

نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعے سے بھی اس سال کافی کام ہوا ہے۔ قرآنِ مجید اور لٹریچر کی نمائشیں ہوئی ہیں۔ 2320 نمائشوں کے ذریعے اکیس لاکھ چھیاسی ہزار پانچ سو افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

پانچ ہزار دو سو نوّے (5290) بک سٹالز اور ایک سو بک فیئرز میں شمولیت ہوئی اور ان کے ذریعے سے تینتیس لاکھ بیس ہزار نو سو افراد تک پیغام پہنچا۔

نمائشوں کے بارے میں تأثرات

قرآنِ کریم کی نمائش پر نائیجیریا سے الحاجی وائے عمر (Alhaji Y. Umar) صاحب سینئر سکیورٹی افسر لکھتے ہیں کہ میں اس چیز سے بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ قرآن پاک کی نمائش لگا رہی ہے اور اسلام کو خوبصورت انداز میں پیش کر رہی ہے جس سے غیر مسلم بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اگر باقی مسلمان بھی جماعت احمدیہ کے بہترین نمونے کو اپنا لیں تو پوری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

یونیورسٹی آف ایلورین کے بیرسٹر آر ابراہیم صاحب نے لکھا کہ: جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ذریعے ہی تمام مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہو سکتے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ ہی دنیا کے لئے آخری امید ہے جس کے ذریعے دنیا کو بچایا جا سکتا ہے۔ مجھے آپ کا یہ سلوگن محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت اچھا لگتا ہے۔ اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے تو یہ سلوگن ساری دنیا کا ہونا چاہئے۔

مسز ایس بی الامین صاحبہ نے اپنے تاثرات میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ تمام انسانیت کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو کعبہ اور مدینہ کی طرف رہنمائی کریں۔ مسلمانوں کے اتحاد اور فتح کے لئے دعا کریں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا نمونہ آج اس خلافت میں نظر آتا ہے۔ خدارا مسلمانوں کو بچایا جائے۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے کبھی ناکام نہیں کیا۔

ایک عیسائی دوست نے لکھا کہ قرآن شریف کی نمائش سے پہلے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے اور قرآنِ شریف میں انسانیت کے ہر پہلو کے متعلق تعلیم پائی جاتی ہے۔ مجھے یہاں آ کر یہ احساس ہوا کہ قرآنِ شریف کی تعلیم قابلِ عمل ہے لیکن جو مسلمان اسلام کے نام پر دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اُن کو ختم کیا جائے۔ لگتا ہے کہ ان کو اسلام اور قرآنِ کریم کا کچھ بھی علم نہیں ہے۔

امیر صاحب بینن قرآنِ کریم کی نمائش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ فنانس منسٹری بینن کے ریٹائرڈ افسر سولے رافیو (Soule Rafiou) صاحب نے کوتونو میں منعقدہ نمائش کو وزٹ کرنے کے بعد کہا: اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے جس طرح منظّم طریق پر یہ بھائی یعنی احمدی لگے ہوئے ہیں، میں واقعتاً ان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

ناروے کے انتہائی شمال میں لوفوتن (Lofoten) کے مقام پر قرآنِ کریم اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی۔ یہ نمائش ملک کے شمال میں آرکٹک سرکل سے اوپر واقع جزائر لوفٹن (Lofeten) کے مقام پر لگائی گئی تھی۔ جب ہمارے نارویجن نو احمدی دوست مصطفیٰ بوؔ صاحب نے لائبریری کے انچارج سے قرآنِ کریم کی نمائش لائبریری میں لگانے کی اجازت چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ بار بار رابطہ کرنے پر لائبریری کے انچارج صرف تین دن کی اجازت دینے پر راضی ہو گئے۔ لائبریری انچارج صاحب اس نمائش کو دیکھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ خود ہی کلچر کے انچارج اور اخبار کے نمائندوں کو نمائش دکھانے کے لئے بلایا اور لائبریری والے نے وہ نمائش جو صرف تین دن کے لئے لگانے کی اجازت دی تھی، اب وہاں نمائش لگے تین ماہ ہو چکے ہیں اور لائبریری والے اُس کو بند نہیں کر رہے۔ ایک اخبار نے پورے صفحے پر اس نمائش کی رپورٹنگ کی اور سرخی لگائی کہ 'ہم دلائل استعمال کرتے ہیں، ہتھیار نہیں'۔ ایک نارویجین نے نمائش دیکھنے اور لٹریچر پڑھنے کے بعد لکھا کہ اگر آپ کے دلائل کو مان لیا جائے تو عیسائیت مر جاتی ہے۔

سعید احمد صاحب مبلغ کونگو برازاویل لکھتے ہیں کہ ایک کالج کا پروفیسر جو تاریخ پڑھاتا ہے، اسلام کے بارے میں منفی خیالات رکھتا تھا اور یہی کچھ کالج میں پڑھاتا تھا۔ وہ ہماری نمائش دیکھنے آیا اور کہا کہ میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور میں لوگوں کے سامنے اسلام کی اصلیت پیش کروں گا جس کی وجہ سے تم لوگ بھاگ جاؤ گے۔ پانچ چھ دن اس سے سوال و جواب ہوتے رہے۔ اُس کی ساری غلط فہمیاں دور ہوئیں اور اسلام کا نورانی چہرہ اُسے نظر آ گیا اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ اب وہ سکول میں وہ تاریخ پڑھاتا ہے جو وہ احمدیت سے سیکھ رہا ہے۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد اس بات پر حیران تھی کہ ہم غیر مسلم بھی قرآن کو چھو سکتے ہیں اور خرید کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے احمدیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

ایک پادری صاحب نمائش دیکھنے کے بعد کہنے لگے کہ احمدیت کی جو تبلیغ ہمارے ریڈیو پر آجکل چل رہی ہے جس میں بائبل کے حوالے سے مسیح کی آمدِ ثانی پر بحث ہو رہی ہے، بہت دلچسپ ہے۔ میں اس کو سنتا ہوں اگرچہ میں ایک پاسٹر (Pastor) ہوں لیکن ایک دن احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔

نمائش کی برکت سے ہمارے جو گیمبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھاٹے صاحب تھے، اُن کی فیملی کا بھی دوبارہ جماعت سے رابطہ ہو گیا۔ یہ لوگ ایک عرصے سے کٹے ہوئے تھے۔ یہ تصویری نمائش تھی۔ وہاں جب ان کی تصویریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ دکھائی گئیں تو اس کے بعد ان کا ایک بیٹا آیا، پھر اگلے دن ان کی اہلیہ آئیں اور اب اس فیملی سے دوبارہ رابطہ ہو رہا ہے۔

امیر صاحب یوکے (UK) لکھتے ہیں کہ یہاں انٹرنیشنل بک فیئر میں بڑے بڑے اسلامی ملکوں کے درمیان میں ہمارا سٹال بھی لگا۔ ترکی کے نمائندے ہمارے سٹال پر آئے اور بہت تعریف کی۔ اپنے ملک کے لئے قرآنِ کریم کے تمام تراجم کے نسخے خریدے اور بتایا کہ اپنے ملک میں ہونے والی exhibition میں رکھیں گے۔ ملائیشیا کے نمائندے نے ہماری کتب خریدیں تاکہ اپنے ملک کے سکولوں کے کورس میں شامل کی جائیں۔ سعودی عرب کے وفد کا سربراہ آکر ملا۔ اس کو قرآنِ کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اُس نے جماعت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جماعت اسلام کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ اُس نے بتایا کہ وہ ایم ٹی اے دیکھتا ہے اور دوسرے دن آ کر اُس نے تفسیرِ کبیر کا مکمل سیٹ بھی خرید لیا۔

آسٹریا سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت آسٹریا نے دورانِ سال ویانا انٹرنیشنل بک فیئر میں ایک سٹال لگایا۔ پانچ ہزار سے زائد افراد نے باقاعدہ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم، مختلف زبانوں میں اسلامی تعلیم پر مبنی کتب، کتابچے اور دو ورقے حاصل کئے اور اسلام کے بارے میں سینکڑوں افراد نے بات چیت کی۔

عراق سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر جو ویانا یونیورسٹی میں استاد ہیں، اپنی اہلیہ کے ہمراہ سٹال پر تشریف لائے۔ موصوف سعودی حکومت کی طرف سے اس کتاب میلہ میں خصوصی لیکچر کے لئے تشریف لائے تھے۔ وہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن کی شان میں رطب اللسان تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ بہت روشن خیال جماعت ہے۔ ان کا جرمن ترجمہ قرآن سب سے بہترین ہے اور ساٹھ کی دہائی سے وہ اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ساٹھ کی دہائی میں انہوں نے اس ترجمہ کی عمدگی کے پیشِ نظر اس ترجمہ کا ایک بہت بڑا پیکٹ سعودی عرب بھجوایا تھا۔

جماعت کا جرمن ترجمہ تو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ شاید میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جرمنی میں بعض غیر احمدی مدرسوں والے یا امام اور مساجد والے ہمارے جرمن ترجمہ قرآنِ کریم کو خرید کر لے جاتے ہیں اور اُس کی جلد اتار کر اُس کے اوپر اپنی پرنٹ لائن لگا کر اسی ترجمہ کو شائع کر دیتے ہیں، بلکہ بعض تو پرنٹ لائن بھی نہیں لگاتے صرف گور (cover) بدل دیتے ہیں۔

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا جو کام (جماعتوں کے) سپرد کیا گیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ ہر جگہ پہنچایا جائے، اُس کے ذریعہ سے امریکہ میں گزشتہ دو سالوں میں تیئس لاکھ ترانوے ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے ہیں۔ اور اس طرح ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات کے ذریعہ سے اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے ستّر ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔

کینیڈا والوں نے اس سال چار لاکھ چوبیس ہزار فلائرز تقسیم کئے۔ پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ جرمنی میں اب تک تین ملین سے زیادہ لیف لٹس تقسیم ہو چکے ہیں، یعنی تیس لاکھ۔ وہاں مختلف ذرائع سے تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچ چکا ہے۔ سویڈن میں تین لاکھ پچاس ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ دو ملین سے اوپر افراد تک پیغام پہنچ گیا ہے۔ ٹرینیڈاڈ میں چار لاکھ، گیانا میں تیس ہزار۔ اسی طرح ناروے میں اڑہائی لاکھ سے اوپر، بیلجیئم چار لاکھ سے اوپر، ہالینڈ پانچ لاکھ بلکہ چھ لاکھ، سپین وغیرہ باقی مختلف ممالک میں ہر جگہ، دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقسیم ہو رہے ہیں اور کروڑوں آدمیوں تک اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ یوکے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی ہے یہاں بھی سکولوں اور بسوں کے ذریعے سے اشتہار دیئے گئے۔

اس بارہ میں غیروں کے کچھ تأثرات، بھی سنا دیتا ہوں۔

ہڈرزفیلڈ سے پال کینٹ (Paul Kent) لکھتے ہیں: مَیں نے ابھی ایک لیف لیٹ ریسیو کیا ہے جو میرے دروازے سے اسلام کے نام سے داخل ہوا ہے۔ یہ تازہ ہوا کا جھونکا ہے اور ہماری کمیونٹی کے لئے بہت متأثر کن دعوت ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور نہ ہی کسی مذہب سے تعلق ہے لیکن اسلام کے مثبت رویے کو پھیلانے کا طریق بہت پسند آیا۔ لیف لیٹس سے احمدیت کے حجم کا اندازہ تو نہیں ہوتا لیکن اس میں لکھے ہوئے پیغام کو سراہتا ہوں۔

Christina Dreher (ووکنگ) سے لکھتی ہیں کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مَیں نے کھولا تو کسی نے مجھے ایک لیف لٹ love for all تھما دیا، چونکہ یہ مجھے جنک میل (Junk Mail) سے مختلف لگا، اس لئے حسبِ معمول ڈائریکٹ بِن میں جانے سے بچ گیا۔ میں نے اُسی وقت اس کو پڑھا۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ بہت اچھا پیغام ہے اور میری خواہش ہے کہ ہر کوئی اس کو پڑھے۔

ایک ہیڈ ٹیچر نے لکھا کہ میں آپ کے پمفلٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں اسلام کی فلاسفی اور اصول بیان ہوئے ہیں۔ میں یہ معلومات اپنے سٹوڈنٹس کو بھی دوں گا تاکہ اسلام کی صحیح تصویر اُن پر کھولی جا سکے۔ آپ کا love for all کا پیغام زبردست پیغام ہے۔ امن کے قیام کے لئے اس تحریک میں حصہ لینے والوں کے لئے شکریہ اور نیک خواہشات۔

کرسٹین لوبن (Christine Laubin) نے لکھا: آپ کا لیف لیٹ لیٹر بکس سے ملا۔ پہلا صفحہ پڑھا جس پر Loyality, Freedom لکھا ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ روزانہ بیشمار خطوط آتے ہیں جن میں Take Away اور Pizzahut وغیرہ کے (یہاں جس طرح رواج ہے) خطوط آتے ہیں۔ لیکن آپ کا لیف لیٹ بہت زبردست اور سب سے علیحدہ اور دل کو چُھو لینے والا ہے۔ اس کو وصول کر کے بہت خوشی ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی کمیونٹی اس کے ذریعے سے بہت دعائیں حاصل کرے گی اور ہمارے معاشرے میں یہ بہت مبارک کام ہے۔

پھر ایک اور خاتون لکھتی ہیں کہ مجھے اپنے دروازے سے یہ لیف لیٹ ملا۔ بہت اچھا لگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ احمدیہ کمیونٹی مقامی ہے یا نہیں۔ میرے لئے یہ خوشی کا باعث ہے کہ جب آپ کی مسجد کا افتتاح ہوا تھا تو میں انٹرفیتھ گروپ کے ساتھ شامل ہوئی تھی۔

اسی طرح بسوں پر اشتہار لگانے کی وجہ سے بھی کافی مشہوری ہوئی ہے۔

پھر کچھ اور واقعات بھی ہیں جو لیف لیٹس کی وجہ سے پیش آئے۔

امریکہ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ نیویارک میں بسوں کے باہر اشتہار لگایا گیا۔ اللہ کے فضل سے یہ تدبیر بہت کامیاب ہو رہی ہے۔ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت میں بھی تبلیغ کا اور

جوش پیدا ہو رہا ہے۔

جرمنی میں پمفلٹ کی تقسیم کے متعلق لوگوں کے تاثرات۔ ایک عورت کو ہمارا پمفلٹ تقسیم کرنا بہت پسند آیا۔اُس نے ہمارے انکار کرنے کے باوجود ایک خادم اور طفل کو دو دو یورو بطور انعام دیئے۔

ایک جرمن راہ گیر کو جب فلائر دیا تو اُس نے اس کو دیکھنے کے ساتھ ہی کہا کہ یہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور آپ نے ہر صورت میں اس کام کو جاری رکھنا ہے اور ڈر کر اس کو بند نہیں کرنا۔

فرینکفرٹ کے مین ریلوے سٹیشن پر جب اسلامی تعلیمات پر مشتمل پوسٹر لگائے گئے جس میں خواتین کے حقوق، مذہبی آزادی کے متعلق قرآنی آیات اور احادیث درج تھیں تو ایک جرمن اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے ہی مَیں نے اس پوسٹر کو دیکھا تو اس نے میرے قدم روک لئے اور میں نے فوری طور پر اپنا کیمرہ نکالا اور اس کی تصاویر لیں کیونکہ میری ایک بیٹی ہے اور میں اس کو دکھاؤں گا کہ عورتوں کے متعلق کتنی پیاری تعلیم ہے۔

شیخ برہان احمد صاحب انڈیا سے تحریر کرتے ہیں کہ امسال لیف لیٹ اور منصوبہ بندی کی طرف سے شائع لٹریچر اور کال فری نمبرز ہونے کی وجہ سے دن بدن رابطہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ایک فون نمبر کے ذریعہ سے یہ کالیں ریسیو بھی کرتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کال فری نمبر لگنے کی وجہ سے ایک خصوصی طبقہ کے علماء میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مدرسوں کے طلباء اور علماء کی طرف سے گالیاں دینے کا سلسلہ جاری ہے اور ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی دیتے ہیں کہ اس نمبر کو جلد بند کرو ورنہ اس کے نتائج تمہارے لئے اچھے نہیں ہوں گے۔ چند روز قبل دیوبند کے کسی شخص کا فون آیا۔انہوں نے کہا کہ تمام تر اختلاف کے باوجود میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھیوں کی طرف سے جو آپ کو گالیاں نکالی جاتی ہیں وہ بالکل غلط طریق ہے اور آپ کے حوصلے کی داد دیتا ہوں کہ آپ کی طرف سے جواباً کسی بھی قسم کی گالی دینا تو دور رہا، سختی سے جواب بھی نہیں دیا جاتا۔

حیدرآباد کے زونل امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مبلغ سلسلہ نے شہر کاماریڈی میں مقامی جماعت کی معاونت سے مقامی کالجز، سکولز، پولیس حکام، وکلاء، منڈل آفس کے افسران میں لیف لیٹس کثیر تعداد میں تقسیم کئے جن سے غیر احمدیوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ایک منصوبہ کے تحت ناصر الدین صاحب کو زبردستی گاڑی میں ڈال کر ایک مسجد کے پاس لے گئے اور قریباً سو افراد نے ان کو مارا پیٹا۔ پولیس نے آ کر ناصر الدین صاحب کو چھڑایا اور اب وہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

گھانا میں امیر صاحب کی رپورٹ ہے کہ وہاں پہلے ایک شاہراہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ بہت بڑا بِل بورڈ (Bill board) لگایا گیا تھا اور اب دو اَور جگہوں پر بھی لگایا گیا ہے۔اور نیچے الفاظ یہ ہیں کہ وہ مسیح موعود جس کا مدت سے انتظار تھا، آ چکا ہے۔ یہ بورڈ کماسی سے اکرا آنے والی شاہراہ پر اور دوسرے اکرا سے سینٹر ریجن جانے والی سڑک کے کنارے اور تیسرا ایسٹرن ریجن میں لگایا گیا ہے۔اور یہ خوبصوت تصویر اور یہ پیغام جو ہے، یہ ہر ایک کو اپنی طرف attract کرتا ہے اور اس کا بیس ہزار ڈالر کے قریب خرچ آیا تھا جو وہاں کے ایک احمدی نے ادا کیا۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 14/مارچ 2013ء بروز جمعرات، نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید صدق المرسلین صاحب۔ساؤتھ آل۔یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 11/مارچ 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے ساؤتھ آل میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمتِ دین کا شوق پیدا کیا۔آپ بہت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نویدہ شاہ صاحبہ مرکزی بائبل ریسرچ سیل کی انچارج ہیں۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(1) **مکرمہ خورشید بی بی باجوہ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد نواز باجوہ صاحب ۔ وینکوور کینیڈا)** 2/مارچ 2013 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، تقویٰ شعار، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ 1/5 حصہ کی موصیہ تھیں اور حصۂ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکی تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرم عبد المجید نیاز صاحب (ابن مکرم عبد الرحیم صاحب درویش۔آسٹن ٹیکساس۔ امریکہ)** 12/فروری 2013ء کو طویل علالت کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کے دادا حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ آف ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔15 سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔دوران ملازمت حیدرآباد میں قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو اردو کے علاوہ عربی زبان پر بھی مہارت حاصل تھی۔نمازوں کے پابند، دعا گو، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، عزیز واقارب کے خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔مرحوم 1/9 حصہ کے موصی تھے۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) **مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب مرحوم۔کراچی)** 29/دسمبر 2012 کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نظام جماعت کی اطاعت گزار، خلافت سے انتہائی پیار و وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک پوتے مکرم سید عامر شاہ صاحب آجکل کراچی میں مربی سلسلہ ہیں اور آج کل کراچی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کے دو نواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔

(4) **مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ (اہلیہ مکرم حنیف احمد صاحب ۔ دارالنصر وسطی ربوہ)** 10/نومبر 2012 کو 49 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے لمبا عرصہ محلّہ میں لجنہ کی سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ صدر لجنہ بھی رہیں۔بے شمار خوبیوں کی مالک، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) **مکرم مبارک احمد ملک صاحب (ابن مکرم عبد السبحان صاحب ۔کراچی، حال ڈیلس۔امریکہ)** گزشتہ دنوں 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت میاں اللہ دتہ رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب حفاظت مرکز کی تحریک فرمائی تو انہوں نے بھی اپنا نام پیش کیا اور خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں فرقان بٹالین میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔کراچی میں اور پھر امریکہ میں قیام کے دوران مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی ۔مرحوم بہت کم گو، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) **مکرم محمد صادق گھمن صاحب (برلن جرمنی)** 18/جنوری 2013 کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت بہاول بخش گھمن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، راستباز، امانت دار، مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، غریب پرور، نیک اور متقی انسان تھے۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جیب میں ہر وقت لٹریچر رکھتے تھے۔ساری اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔آپ نے گھر میں مسجد کا انتظام کیا ہوا تھا۔سب گھر والوں کو باجماعت نمازوں میں شامل کرتے تھے۔آبائی گاؤں میں مخالفین نے آپ کو دو دفعہ قتل کرنے کی کوشش کی مگر اللہ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) **مکرم رانا محمد ایوب خان صاحب (ابن مکرم رانا عبد العزیز خان صاحب ۔ ملتان حال جرمنی)** 20/نومبر 2012 کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔آپ کو زمانہ طالب علمی سے ہی جماعت کی خدمت کا بہت شوق تھا۔اپنی لوکل جماعت میں سیکرٹری مال، نائب صدر حلقہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ملتان میں انہیں مخالفت اور دھمکیوں کا بھی سامنا رہا جس کی وجہ سے 2012ء میں آپ جرمنی شفٹ ہوگئے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

(8) **مکرم عبد الرشید گورایہ صاحب (ابن مکرم عبد العزیز راہی صاحب۔لاہور)** 2/فروری 2013 کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، صابر وشاکر اور اچھے اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت سے انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) **مکرمہ رضیہ جبار صاحبہ (اہلیہ عبد الجبار صاحب مرحوم۔جھنگ صدر)** 9/جنوری 2013 کو وفات پاگئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے 14 سال بحیثیت صدر لجنہ ضلع جھنگ خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، صابرہ وشاکرہ، حوصلہ مند، ہر حال میں خوش رہنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(10) **مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ المعروف نذیراں (اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب ۔ ربوہ)** 5/مارچ 2013ء کو وفات پاگئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کی والدہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئی تھیں۔آپ نے حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں پرورش اور تربیت پائی اور انہوں نے ہی آپ کی شادی بھی کروائی۔مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، خلافت کی فدائی، ہر مالی تحریک میں حصہ لینے والی، صابر وشاکر، مہمان نواز، نیک اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(11) **مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد ایوب صاحب۔فیکٹری ایریا ربوہ)** 18/فروری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔جب 1974ء میں حالات خراب ہوئے تو آپ کے میاں اپنا سب کچھ چھوڑ کر ربوہ منتقل ہوگئے اور اس کے بعد حضور انور کے والد صاحب کی زمینوں پر منشی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین۔

☆......☆......☆

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست۔ طالبات کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس میں پر شفقت رہنمائی اور اہم نصائح۔

پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہوگا اور کیسے ہوگا؟ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہوگا، انشاء اللہ ضرور ختم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہوگا، لیکن کب اور کیسے ہوگا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بَغْتَةً کا لفظ استعمال کیا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19 ؍مئی بروز اتوار 2013ء (حصہ دوم)

یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ اقراء بتول نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ امیرہ ہاشمی نے پیش کیا۔

اردو ترجمہ سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اردو ترجمہ کی کیا ضرورت ہے۔ آپ سب طالبات ہیں۔ آپ سب انگریزی اچھی طرح جانتی ہیں، اردو سے بہتر جانتی ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی ریسرچ کے مضامین یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ اس پر ایک طالبہ نے بتایا کہ وہ مارکٹنگ اور فلاسفی میں انڈر گریجوئیٹ کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مارکیٹنگ کس طرح کرتے ہیں کہ کس طرح لوگوں کو دھوکہ دینا ہے؟ مارکیٹنگ کا یہی مطلب ہے۔ جو ایک سینٹ کی چیز ہے اس کو دس ڈالر میں کس طرح بیچتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور کے ارشاد پر عزیزہ عائشہ علی نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ عطیہ عظیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی:

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے امّ المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر امّ سلمہؓ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے: ''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ '' اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: اے امّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اُس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

حدیث مبارکہ کا انگریزی ترجمہ عزیزہ مناہل احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: سب نے کالے برقعوں کا یونیفارم سلوایا ہے۔ اپنے بنوائے ہیں یا لجنہ کے سٹالز سے لئے ہیں۔ زبردستی کتنوں نے پہنے ہوئے ہیں۔ اس پر طالبات نے بتایا کہ سب کے اپنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اچھی بات ہے۔ اب اس کو اتارنا بھی نہیں ہے۔ چاہے اپنی مرضی کا سکارف بنوالو مگر بناؤ ضرور۔

اس کے بعد عزیزہ یُمنیٰ ادریس، عائشہ ادریس، ملیحہ ظفر اور عزیزہ ماھم چوہدری نے گروپ کی صورت میں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

ترنّم کے ساتھ پیش کیا۔

......بعد ازاں عزیزہ شہلا احمد اور عزیزہ Meral چوہدری نے "An Ahmadi Girl - A torch bearer of the Word of God" (احمدی مسلمان لڑکی۔ خدا تعالیٰ کے کلام کی علمبردار) کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

اس Presentation میں بتایا گیا کہ قرآن کریم ایسے ہدایت کے اصول بتاتا ہے جو حکمت اور سچائی سے بھرپور ہیں اور کامیاب زندگی گزارنے کے عملی اصول بتاتا ہے۔ قرآن مجید کو خدا تعالیٰ ایک پاک درخت سے مماثلت دیتا ہے جو تمام نقائص سے پاک اور تمام اچھی صفات سے پُر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور یہی ہم لجنہ کی کوشش ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم سب تک پہنچائی جائے۔ ہماری لجنہ یہاں درج ذیل کوششیں کر رہی ہے:

1۔ اسلام میں عورتوں کے مقام کے بارے میں جو مغربی دنیا میں غلط فہمیاں ہیں، اُنہیں دُور کریں۔ مختلف تبلیغ کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جس کے تحت وہ یہ کام کر رہی ہیں۔

2۔ برٹش کولمبیا کی لجنہ یونیورسٹیز، کالجز اور لائبریریز وغیرہ میں پروگرام کرتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کی نمائش، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنسز اور انٹرفیتھ کانفرنسز وغیرہ۔

طالبات کے سوالات اور اُن کے جوابات

......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور نے کئی ممالک میں پیس سمپوزیمز کا انعقاد کیا اور سیریا کے متعلق بات کی۔ آج کل کی ٹیکنالوجی یعنی ڈرونز وغیرہ کے حملوں میں معصوم بچے بھی مارے جاتے ہیں، جیسے سیریا اور پاکستان میں ہو رہا ہے۔ اگر طالبان کے خلاف جنگ کرنی پڑ جائے تو اس میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں اس کا گناہ یا ذمہ داری کس پر جائے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ڈرون یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے اتنی precise ہے کہ اگر آپ pinpoint کر کے بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا اور ان کا ایک اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں چیزیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈرون کس لئے بنا تھا؟ یہ تو agriculture کے استعمال کے لئے بنایا گیا تھا۔ Wild Boar جو crops کو destroy کرتے تھے اور ان کو out point کیا جاتا تھا۔ پھر shooters اس کو shoot کرتے تھے۔ اس میں اتنی technology ہے کہ precisely آپ کو identify کر دیتا ہے کہ یہ معین جگہ ہے جہاں ہمیں ٹارگٹ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو یہ جو سب کچھ کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ ڈرون حملے صرف terrorism کے خلاف ہیں تو صرف ڈرون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ terrorists کو پکڑنے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں۔ پاکستان میں جو terrorists ہیں گورنمنٹ کو سب پتہ ہے کہ کس جگہ ان کی hide outs ہیں۔ مسجدوں میں آتے ہیں اور مسجد پہ حملہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی law enforcement agencies کو منع ہے کہ تم نے مسجد کے اندر نہیں جانا۔ اور وہ دہشتگرد مساجد کے اندر جاتے ہیں اور ٹارگٹ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افغانستان میں ان کو پتہ ہے کہ کس کس جگہ پر دہشتگرد موجود ہیں۔ یہ تو بہانے ہیں کہ ہم ڈرون اس لئے کرتے ہیں کہ دہشتگردی ختم ہو۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کو جہاں پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف یا اس پاور کے خلاف کوئی پلاننگ ہو رہی ہے تو وہاں جا کر اس کو ڈرون کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے علاوہ بھی وہاں بہت سارے علاقہ کو ٹارگٹ کر سکتے ہیں جہاں پتہ ہوتا ہے کہ دہشتگرد موجود ہیں۔ پھر یہ ہے کہ دہشتگرد کسی بازار میں نہیں رہتے۔ ان کی جگہیں مختلف ریموٹ areas میں ہیں۔ وہاں جا کر اگر ڈرون کرنا ہے تو کر سکتے ہیں اور Precise action بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی مرضی سے جہاں چاہیں وہاں ماردیں یہ تو بہانے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی جو ظلم سیریا میں ہو رہا ہے یا لیبیا میں ہوا ہے وہ گورنمنٹ بھی کر رہی ہے اور جو rebels ہیں یا so called اپوزیشن ہے وہ بھی کر رہی ہے۔ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اسی لئے تو میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ایک طرف ظلم ہو رہا ہے۔ میں ان Big Powers کو بھی کہتا ہوں کہ تمہیں بھی پتہ ہے کہ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ ایک politician جو اپنے آپ کو بڑا Human Rights activist کہتا ہے اور Human Rights Commission میں کسی گورنمنٹ کا representative ہے اس کو میں نے کہا تھا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تم لوگ طالبان کو aid کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ان کو مارو۔ ایک طرف ان کو aid کر کے ان کو encourage کر رہے ہوتے ہو دوسری طرف جو تمہارے خلاف بات کرتے ہیں تو تم اس وقت ان کو مارتے ہو تو یہ justice نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ یہ فقرہ ضرور کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کرو گے تو سب کچھ یاد رہے گا۔ میں مختلف فنکشنز میں ان کو سمجھانے کے لئے peace کی بات کرتا رہتا ہوں۔

......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل اکثر حکومتیں اور مذہبی جماعتیں غربت دور کرنے کے لئے micro-financing کو اپنا رہی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت بھی اسے Humanity First کے لئے استعمال کر سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مائیکرو فنانس کا آئیڈیا کس نے دیا تھا؟ یہ تو ایک نوبل لارئیٹ بنگلہ دیشی پروفیسر نے دیا تھا۔ یہ آئیڈیا بنگلہ دیش سے آیا تھا۔ وہ ایک چھوٹا غریب اور deprived ملک ہے تو وہاں مائیکرو فنانس نے Cottage Industry کو develop کیا اور عورتوں کو زیادہ encourage کیا۔ وہاں ان کی کافی market ہوئی۔ فیملیز کے حالات کچھ اچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن بڑے ملکوں میں تو micro finance کا تصور نہیں ہے۔ امریکہ میں ایک بڑی اچھی percentage ہے جو slums میں رہتی ہے۔ ان کو کیوں نہیں encourage کرتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو ڈرون میزائیل مار کر ٹارگٹ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے ہاں ان لوگوں کو micro finance کریں اور ان کو encourage کریں۔ اور وہاں جا کر انڈسٹری لگائیں۔

اسی طالبہ نے کہا کہ interest rate کے باوجود مائیکروفنانس کافی فائدہ مند ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا جو micro finance بنگلہ دیش میں تھی وہ تو interest rate سے خالی تھی۔ اس نے interest rate تو نہیں لیا تھا۔ اگر کسی نے interest چارج کیا بھی ہے تو بہت ہی معمولی interest rate ہے جو کہ expected profit سے بہت کم ہے۔ لیکن بینکوں کا جو interest rate یہاں ہوتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش میں اتنا nominal تھا کہ عورتوں نے دیتے ہوئے محسوس بھی نہیں کیا۔ یہاں کہتے ہیں کہ وہ interest rate ہے مگر وہ claim نہیں کرتا کہ interest rate ہے بلکہ سارا کچھ interest free ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آج کل جو اسلامک بینکنگ یا اسلامک فائنانس ہے، وہ مڈل ایسٹ میں بھی، عرب ورلڈ میں بھی، مسلمان ملکوں میں بھی sugar coated ہے۔ وہ تو اسلامک بینکنگ نہیں ہے۔ انہوں نے اس کا نام بدل دیا ہے لیکن چیز وہی ہے اور اسی طرح interest rate ہے۔ بہت سارے research workers اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے کچھ احمدی بھی اسلامک فائنانس پر کام کر رہے ہیں۔ جب outcome آئے گی تو پتہ چلے گا۔

طالبہ نے عرض کی کہ پھر حضور انور کے خیال میں ہمیں جماعت میں مائیکرو فنانس کو encourage کرنا چاہئے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: ہر قسم کی فنانس جو ناداروں کی بہتری کے لئے اور سوسائٹی کے neglected لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو وہ کرنی چاہئے۔

۞......اس کے بعد ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ ہماری جماعت بہت چھوٹی ہے اور صرف دس سے پندرہ فیملیز رہتی ہیں اور جماعتی ماحول جیسا کہ جلسہ وغیرہ پر نظر آتا ہے موجود نہیں ہے۔ تو حضور انور نوجوان نسل کو کیا مشورہ دیں گے تا کہ وہ گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبہ سے پوچھا کہ ''کیا آپ کا سینٹر نہیں ہے؟'' طالبہ نے جواب دیا کہ سینٹر موجود ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر سینٹر موجود ہے تو پھر ماحول کیوں نہیں ہے؟ ماحول تو وینکوور میں بھی نہیں ہے۔ یہاں بھی انہوں نے 50 سال بعد مسجد بنائی ہے۔ تبھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ماحول بنانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔ یہی کل میں نے خطبہ میں بھی کہا تھا۔

اس پر طالبہ نے عرض کی نوجوان نسل کو دنیاوی لغویات سے بچانے کے لئے حضور انور کی کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوپہر کو میں ایک گھنٹہ بولا ہوں۔ وہ نصیحت ہی تھی۔ پہلے اسے ہضم کر لیں۔ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کے پوائنٹس نکالو اور ان کو سامنے رکھو۔ یہی تمہارے لئے نصیحت ہے۔

۞......ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے ٹورانٹو میں عائشہ اکیڈمی کے ساتھ کلاس کے دوران فرمایا تھا کہ جماعت کی 25 فیصد عورتوں کو عائشہ اکیڈمی میں آنا چاہئے۔ تو اس تعلق سے آپ یہاں کی بہنوں کو کچھ نصیحت فرما دیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے میرے الفاظ دہرا دئے ہیں یہی نصیحت ہے۔ سب نے سن لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس طالبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور وہ عائشہ اکیڈمی میں دوسرے سال کی طالبہ ہیں اور وہاں ہی اردو سیکھ رہی ہیں۔ طالبہ نے بتایا کہ انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھی اردو میں پڑھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ آپ بنگلہ دیشی ہونے کے باوجود بھی اردو بول رہی ہیں۔

دوسری بچیوں کو مخاطب کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو سیکھو اس سے۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے ہمیں نصیحت کی تھی کہ دنیا کے حالات اور تیسری جنگِ عظیم کی پیشگوئیوں کے پیشِ نظر ہم کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کریں تو کیا آپ ابھی بھی ہمیں یہی نصیحت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل کریں۔ صرف جنگ کی بات نہیں ہے کوئی بھی قدرتی آفات وجہ بن سکتے ہیں۔ اب امریکہ میں پچھلے دنوں طوفان وغیرہ آتے رہے ہیں ان کی وجہ سے نیویارک یا واشنگٹن اور بعض علاقوں میں جہاں جہاں انہوں نے ذخیرہ کر رکھا تھا ان کو مشکل پیش نہیں آئی۔ بعض لوگ تو پانچ چھ دن کے لئے بالکل ہی trap ہو گئے تھے۔ وہ اسی ذخیرہ سے کھاتے رہے ہیں۔ احمدیوں نے خود مجھ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی بات مان لی اور جنہوں نے نہیں مانی ان کو بڑی مشکل پڑی رہی۔ بعضوں نے پانچ چھ دن صرف پانی پی کر گزارہ کیا۔ ہم نے ٹن فوڈ وغیرہ رکھی ہوئی تھی جو ہمارے کام آئی۔ اس لئے حالات کسی بھی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تیسری جنگِ عظیم ہی ہو۔ جو دنیا کی حالت ہے اس میں کوئی بھی قدرتی آفت ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے یورپ تم بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی محفوظ نہیں تو اس میں جنگِ عظیم ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ تو بہت ساری اور باتیں بھی ہیں۔ قدرتی آفات بہت سارے آ سکتے ہیں۔ اس لئے اشیاء کا ذخیرہ رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل مجھے ایک آدمی ملا ہے۔ اس نے بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کے بہت قریب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے ملکوں کینیڈا امریکہ وغیرہ میں ہر جگہ ہر چیز دستیاب ہے۔ سپر سٹور میں جاؤ اور دکان میں جاؤ اور جو مرضی خرید لو۔ یہاں ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو ذخیرہ کرو۔ کہتا ہے کہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسی طرح میں گھر میں محفوظ ہوں۔ بہت اچھا گھر ہے۔ خوبصورت جگہ پر ہے۔ ایک دم ایسا طوفان آتا ہے کہ نیچے سے گھر کی ساری foundation نکلنی شروع ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اتنے میں مجھے مربی صاحب یا کوئی اور دوست ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی بھی توبہ کر لو تو تمہارا یہ گھر ٹھیک ہو جائے گا اور ٹک جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تو اس قسم کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ کئی قسم کے طوفان آ سکتے ہیں۔ صرف جنگِ عظیم ہی نہیں ہے۔

۞......برٹش کولمبیا کی ریجنل سیکرٹری تبلیغ نے سوال کیا کہ ہم نے یہاں پر سمپوزیم کیا تھا جس میں مختلف MLA اور MP بھی آئے تھے اور ان میں سے ایک نے ہم سے درخواست کی ہے کہ آپ کی جماعت اس قدر فعّال ہے تو کیا آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر عورتوں کی بھلائی کے لئے کام کر سکتی ہے۔ اس معاملہ میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی ایسی mature عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور ان کے ساتھ اگر ایک ٹیم بنانی ہے تو کر سکتی ہیں۔ ان کو کم از کم ideas دے سکتی ہیں۔ نبوّت کے دعوے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول کے معاہدہ میں شامل تھے اور نبوت کے کئی سالوں بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی مجھے انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے بلائے۔ چاہے وہ غیر مسلم ہو میں اس کو ترجیح دوں گا اور اس کام میں شامل ہو جاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو امریکہ میں reception تھی۔ وہاں میں نے مثال دی تھی کہ humanitarian کام کے لئے جہاں ہمیں بلایا جائے اور جو بھی بلائے، ہم وہاں جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت ساری NGOs ہمارے ساتھ مل کر چل رہی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ Coordinate کرتے ہیں۔ ہمارے کارکن کام کرنے کیلئے وہاں جاتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ وہاں جا کر انہی کی طرح ہو جائیں۔ تو اپنی ایک identity قائم رکھتے ہوئے آپ ان کے ساتھ کام کر سکتی ہیں تو کریں۔

۞......سیکرٹری صاحبہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کا اگر کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہے تو کیا پھر بھی ان کے ساتھ کام کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو انسانیت کے لئے کام کرنا ہے کسی سیاسی پارٹی کے لئے نہیں کرنا۔ اب یہ نہیں ہے کہ آپ وہاں جائیں گی تو آپ مجبور ہیں کہ اب ضرور conservatives کے لئے ہی ووٹ دینا ہے یا ان کے لئے ہی فنڈ ریزنگ کرنی ہے۔ آپ نے کسی پارٹی کے لئے فنڈ ریزنگ نہیں کرنی بلکہ آپ نے تو ان neglected لوگوں کے لئے فنڈ ریزنگ کرنی ہے جو سوسائٹی میں نادار ہیں۔

۞......ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہو گا اور کیسے ہو گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: یہ ظلم کیسے ختم ہو گا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہو گا، انشاء اللہ ضرور ختم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں بغیر آزمائے چھوڑ دوں گا۔ ان لوگوں کے لئے ایک آزمائش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور یہ بھی نہ سمجھو کہ تم لوگ یہاں بیٹھے ہو تو عیش کر رہے ہو۔ تم لوگوں کی بھی ایک وقت میں آزمائش آئے گی۔ یہاں تم لوگ بھی محفوظ نہیں ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم موجیں کر رہے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ ہو سکتا ہے تم لوگ نہیں تو تمہاری اگلی نسل کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی بھی طرح کی مخالفت ہو یا مسائل پیدا ہوں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہو کہ فوری طور پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی مولوی تو رہیں گے۔ دشمنی بھی رہے گی۔ جو پاکستانی گورنمنٹ نے قانون بنایا ہوا ہے اس کو فی الحال منسوخ کرنے کی طاقت بھی کسی میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہو گا، لیکن کب اور کیسے ہو گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بَغْتَةً استعمال کیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں بھی اسی لفظ بَغْتَةً کا استعمال ہوا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے۔ اور پھر پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہونا ہے۔ جب آپ لوگ یہاں اکثریت میں ہونے لگ جائیں گے تو آپ کی مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اگر آدھا کینیڈا احمدی ہو گیا تو عیسائی آپ کی اسی طرح مخالفت کریں گے جیسے مولوی پاکستان میں کرتا ہے۔ اب یہاں کینیڈا کے نارتھ میں یا بعض ریموٹ علاقوں میں جو چرچ ہے وہاں ہم نے پیس کانفرنسز کرنی شروع کی تھیں۔ پہلی دفعہ تو وہاں کے پادریوں نے اپنے چرچ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ خدام اور جماعت کے دوسرے احباب وہاں گئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تو عوام کو attract کر رہے ہیں اور ان کی زیادہ توجہ کھینچ رہے ہیں تو انہی عیسائی پادریوں نے جو پہلے کہتے تھے آؤ، انہوں نے اگلی دفعہ مخالفت شروع کر دی۔ تو ہر جگہ اس طرح ہی ہوتا ہے۔ اور آپ کے ہاں بھی ہو گا۔ ہو سکتا ہے ویسی intensity نہ ہو جو پاکستان میں ہے لیکن تھوڑی بہت مخالفت شائد آپ کو بھی پیش آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی بھی وہاں سب علاقوں میں احمدی رہ ہی رہے ہیں۔ سارے کے سارے تو باہر آ بھی نہیں سکتے۔ نہ آپ لوگ اور نہ ہی کوئی ملک سب احمدیوں کو accommodate کرنے کیلئے تیار ہو گا۔ اور نہ دنیا کر سکتی ہے۔ پس جو وہاں رہ رہے ہیں انہیں بہر حال کسی نہ کسی طرح survive کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام رکھا ہی ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اس کو ہم نہیں جانتے لیکن ہو گی ضرور۔ انشاء اللہ۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس نو بج کر 20 منٹ تک جاری رہی۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر جانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لائے۔

اس دوران مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ وینکوور (کینیڈا) ایک نکاح کے اعلان کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ نکاح شروع کیا تو اس کی آواز مسجد سے باہر آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ آواز سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا نکاح ہو رہا ہے، مسجد میں واپس چلتے ہیں، دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت واپس مسجد میں تشریف لے آئے۔

مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور نے عزیزہ منیبہ خان صاحبہ بنت مکرم حشمت اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احمد صاحب ابن مکرم مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور نکاح کے اعلان کے بعد دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت لڑکے اور لڑکی کے والد کو قریب بلوایا اور دونوں کو شرف مصافحہ بخشا اور لڑکے کو اپنے ساتھ لگایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کو یہ سعادت مبارک کرے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے اور قیامگاہ کی طرف روانگی ہوئی۔ اور قریباً ساڑھے دس بجے رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد اور مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبروں کی اشاعت اور اس ذریعہ سے وسیع پیمانے پر اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

Neuwied شہر کے میئر کی طرف سے شہر کے ٹاؤن ہال میں حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ۔ میئر اور لارڈ میئر کے ایڈریسز میں مسجد بیت الرحیم کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار اور حضور انور کی طرف سے جوابی ایڈریس میں انتظامیہ کے تعاون پر اظہار تشکر۔

حضور انور کی مسجد بیت الرحیم آمد۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ خصوصی تقریب میں Neuwied شہر کے لارڈ میئر کا ایڈریس۔ مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور جماعت احمدیہ کی مساعی پر خراج تحسین۔

❁......اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آج اس شہر میں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مساجد تعمیر ہوتی ہیں وہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر شروع ہو جاتا ہے۔ ❁......جرمن حکومت نے ہمیں یہاں آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی، اس بات پر ہمیں اس قوم کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ❁......ایک احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے اس قوم میں جذب ہو، اس قوم کا وفادار ہو اور کامل وفاداری کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے کام کرے۔ ❁......جہاں اس مسجد میں آکر آزادی سے عبادت کرنی ہے وہاں اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی حقیقی تعلیم کو اس علاقہ میں پھیلانا ہے۔ ❁......اسلام امن، پیار، محبت اور بھائی چارہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ اس چیز کا احساس پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اس علاقہ میں پھیلائیں۔ آپس میں بھی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا سلوک پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔

(مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور کا خطاب)

❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁......ٹی وی اور اخبارات میں مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کی خبریں۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 جون بروز سوموار 2013ء (حصہ سوم)

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد اور مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبریں

Mörfelden کے ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد اور Flörsheim کے ''مسجد بیت العطا'' کے افتتاح کی خبریں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں آئی ہیں۔

❁......اخبار **Frankfurter Rundschau** نے ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد کی تفصیلی خبر دی ہے۔ اس میں جرمنی جماعت کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ مسجد کے متعلق معلومات دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مینار 16 میٹر اونچا ہوگا۔ شہری انتظامیہ کے متعدد افسر اس تقریب میں شامل تھے۔ شہر کے میئر نے جماعت کا انٹیگریشن کے لئے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تمام سیاسی پارٹیوں میں اتفاق رائے تھا۔

اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے محبت اور امن کو اپنی تقریر کا مرکزی نقطہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ انٹیگریشن (Integration) امن کے قیام کے لئے اہم ترین امور میں سے ایک ہے۔ خلیفۃ المسیح نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے پر بھی شکریہ ادا کیا۔

❁......اخبار **Frankfurter Neue Presse** نے ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد کی خبر دیتے ہوئے لکھا: یہ دن جماعت احمدیہ "Mörfelden" کے لئے بہت خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ بچوں کو بہترین خوبصورت کپڑے پہنائے گئے اور مختلف ترانے یاد کروائے گئے۔ دو مارکیاں بھی لگائی گئیں ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے۔ یہ تیاریاں اس مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے تھیں۔ مگر ایک زیادہ بڑی خوشی اس جماعت کے لئے یہ تھی کہ موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی تشریف آوری متوقع تھی اور خلیفۃ المسیح کی جرمنی میں آمد اس مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کا موجب بنی۔ جب کہ ابھی مسجد کے تعمیری معاملات شروع ہونے میں کچھ وقت باقی ہے۔ اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہاں کے احمدی نوجوان جرمن معاشرہ میں اور سوسائٹی میں اس طرح مدغم ہو چکے ہیں کہ وہ اب جرمن ہی لگتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے یہاں قیام کرنے والوں کو جرمن لوگوں کے ساتھ Integration کی خصوصی طور پر توجہ دلائی۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں اس شہر کی تاریخ کے حوالہ سے بتایا کہ یہاں وہ لوگ آکر آباد ہوئے ہیں جن پر مذہب کی وجہ سے ظلم و ستم ہوا ہے۔ اس شہر نے امن اور رواداری کی ایک مثال قائم کی ہے کہ جب مظلوم پروٹیسٹنٹ عیسائیوں پر ظلم ہوا تو اس شہر نے ان کو جگہ دی۔ اسی طرح احمدی مسلمان بھی جو اپنے ملک میں ظلم و ستم کا شکار ہیں ان کو بھی اس شہر میں رہنے کے لئے جگہ دی۔

اخبار نے لکھا اس کے بعد خلیفۃ المسیح نے سب سے پہلے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مختصر دعا کی۔

مسجد بیت العطاء Flörsheim کی افتتاحی تقریب کی خبر صوبہ Hessen کے ریڈیو نے بھی دی۔

❁......اخبار **Main Taunus Kurier** نے اپنی 25 جون کی اشاعت میں مسجد کے افتتاح کی خبر ''مسجد عطا کا باقاعدہ افتتاح'' کے عنوان کے تحت دی۔

اخبار نے لکھا کہ یہ مسجد ایک سال کی تعمیر کے بعد مکمل ہوئی ہے۔ کل شام کو مسجد عطا کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ صبح سے ہی جماعت کے ممبران شام کو ہونے والی افتتاحی تقریب کے انتظامات میں مصروف تھے۔ جب کہ شام کو تقریباً تین سو مہمانوں سے مسجد کا علاقہ بھر گیا۔

مہمان خصوصی انگلینڈ میں رہنے والے جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب تھے۔ انہوں نے Main Taunus District کی پہلی مسجد کو برکت بخشی۔ خلیفہ کے ساتھ صوبہ کے سٹیٹ منسٹر Dr.Kriszeleit اور Michael Cyriax، ڈسٹرکٹ چیف کونسلر، شہر کے میئر Michael Antenbrink، پڑوسی اور بہت سے مہمان شامل تھے۔ منگل اور بدھ کی دوپہر بارہ سے شام سات بجے تک مسجد تمام دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کھلی ہے اور انہیں آنے کی دعوت ہے۔

❁......اخبار **Main Spitze** نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ جگہ پہلے ایک مارکیٹ تھی جہاں بہت سی چیزیں پیسوں کے عوض دی جاتی تھیں جو کہ جسمانی ضروریات کے لئے ہوتی ہیں۔ مسجد میں بھی کچھ ہوتا ہے جو خریدا نہیں جا سکتا، مفت ملتا ہے اور روحانی ہوتا ہے۔ خلیفہ نے بتایا کہ یہ مسجد صرف طوعی چندوں سے تعمیر کی گئی ہے، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ دیئے گئے چندے، چندہ دینے والوں پر بوجھ نہیں ہوتے۔ جماعت کے افراد خود مالی قربانی کرتے ہیں۔ ہمیں حکومت سے کچھ نہیں چاہیے۔ ہمارا ایک سیٹلائٹ چینل ہے جو ساری دنیا میں 24 گھنٹے چلتا ہے اور وہ بھی بغیر کسی اشتہار کے چلتا ہے۔ ہمارے بانی نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ تمام مذاہب کی عزّت کریں۔

❁......**Echo Online** نے بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں بتایا کہ جس طرح پہلے اس جگہ سے مارکیٹ ہونے کی وجہ سے مادی فوائد وابستہ تھے اب اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کی وجہ سے روحانی فوائد وابستہ ہو گئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ ٹیکس لینا جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق نہیں کیونکہ جماعت کے کاموں کی بنیاد طوعی چندوں پر اور مالی قربانیوں پر ہے۔

☆......☆......☆

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف اخبارات میں اس مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

❁......اخبار **Hochster Kreisblatt** نے مسجد بیت العطا کے افتتاح کی خبر درج ذیل عنوان کے تحت لگائی۔

''جو تعمیر کرتا ہے، وہ رہنا چاہتا ہے۔ شہر کے وسط میں تعمیر ہونے والی مسجد عطاء کے افتتاح کے موقع پر سیاستدانوں کی طرف سے مثبت خیالات کا اظہار۔''

عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

اخبار نے لکھا کہ: ایک خاتون دوسری خاتون سے سڑک کے کنارے کھڑی کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ اتنا مختلف نہیں ہے۔ دوسری خاتون نے جواب دیا کہ عیسائیت اور اسلام دونوں کا مقصد دنیا میں امن کو قائم کرنا ہے۔ یہ دونوں خواتین فلورس ہائم کی شہری تھیں اور اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل تھیں۔ یہ تقریب ایک states ceremony لگ رہی تھی۔ مسجد کی سڑک مکمل بند کی ہوئی تھی اور جھنڈیاں لگی ہوئی تھی۔ سڑک کے آغاز سے مسجد کے دروازے تک سُرخ قالین بچھا ہوا تھا۔

افرادِ جماعت اپنے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انتظار کررہے تھے جو کہ Audi A8 اور قافلہ کی دوسری کالے رنگ کی گاڑیوں سمیت مسجد عطا پہنچے۔ اس معزز مہمان نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی نیلے رنگ کی تختی کی نقاب کشائی کی۔ اس کے بعد احمدیوں کے سربراہ، جنہیں احمدی خلیفہ کہتے ہیں، نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور نماز پڑھائی۔ مسجد کا کل رقبہ 770 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے بائیں طرف ایک بڑا کمرہ ہے جس میں لائبریری قائم کی گئی ہے اور دائیں طرف نماز کے لئے دو بڑے مردوں اور عورتوں کے ہال ہیں۔ ہال میں خوبصورت اور نرم سبز رنگ کا قالین بچھا تھا جہاں نمازیوں نے قبلہ رُخ ہوکر نماز ادا کی۔ اس کے علاوہ مسجد کے ساتھ ایک کچن اور سٹور بھی موجود ہے۔

''مسجد کا دروازہ ہر عبادت کرنے والے کے لئے کھلا ہے۔'' حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے خطاب میں اس بلڈنگ کے پہلے استعمال بطور مارکیٹ کا ذکر کیا کہ 'جہاں ایسی چیزیں فروخت ہوتی تھیں جو کہ جسمانی اور مادی ضروریات کو پورا کرتی تھیں، وہاں اب روحانیت بانٹی جائے گی۔ اس مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے جو کہ ایک خدا کی عبادت کرنا چاہے، کھلے رہیں گے۔'

Mr Rudolf Krisyeleit، سیکریٹری آف سٹیٹ جو کہ صوبائی نائب وزیرِ اعلیٰ کی نمائندگی کررہے تھے، نے کہا کہ مسلمان ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔ حکومت مذہبی تنظیموں کے معاشرے کے ساتھ وابستگی کو سراہتی ہے۔ موصوف نے حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کو صوبہ ہیسن میں سرکاری سٹیٹس ملنے کا بھی ذکر کیا۔ اسی طرح یہ بھی ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ اگست سے حکومت کے ساتھ مل کر سکولوں میں اسلامی تعلیم دینے کا بھی کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں کے لئے ایک نیا تجربہ ہے، جس میں بعض خدشات بھی تھے، مگر ہمیں اس معاہدہ پر خوشی ہے اور ہم اس سلسلہ میں پہلے تجربہ کے منتظر ہیں۔

District Head Councelor Michael Cyriax نے کہا کہ مجھے آج اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہوکر اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کی تشریف آوری پر Dalai Lama کا آنا یاد آرہا ہے جو کہ چند سال پہلے آئے تھے۔ Main Taunus District ایک کھلے ذہن والا ضلع ہے اور انہوں نے جماعت احمدیہ کو ضلع Main Taunus کی طرف سے ہر قسم کی مدد کی پیشکش کی۔

Michael Antenbrink شہر فلورس ہائم کے میئر نے کہا کہ فلورس ہائم اور احمدیہ ایک ہیں۔ مسجد کی تعمیر کرنا حد بندی کی علامت نہیں ہے، بلکہ ایک ظاہری نشان اور ثبوت اس بات کا ہے کہ یہ integretion ہے۔ جو کوئی تعمیر کرتا ہے وہ یہاں رہنا چاہتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلورس ہائم کے شہری بنیادی طور پر عیسائی ہیں اور یہ لوگ روشن خیال اور کھلے دل رکھنے والے ہیں۔

Wolfgang Odermatt City Council Chief نے کہا کہ یہ نئی مسجد ایک بہت متاثر کن عمارت ہے جو کہ شہر میں اچھی لگ رہی ہے۔ Wicker (فلورس ہائم کا ایک حصہ) سے اس مسجد کا دس میٹر اونچا مینارہ چرچ کے ٹاور کے ساتھ امن میں مشترکہ نظر آرہا ہے۔

عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس مسجد کی تعمیر کے متعلق بتایا کہ جماعت نے اس اراضی کو جس کا کل رقبہ 1420 مربع میٹر ہے، اپریل 2012ء میں تین لاکھ اسی ہزار یورو میں خریدا۔ اس پر کل لاگت چھ لاکھ پچاس ہزار یورو آئی ہے جو کہ تمام چندہ جات کے ذریعہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ فلورس ہائم جماعت کی کل تعداد تقریباً 170 ہے۔

☆......☆......☆

❁......''مسجد بیت العطا'' کے افتتاح میں 270 سے زائد جرمن مہمان شامل ہوئے۔ پروگرام کے آخر پر ضلع کونسل کے صدر Herr Cyriax وہاں کے مقامی صدر جماعت کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور اس دورہ کے دوران ہی ہماری ضلع کونسل کے ہیڈ آفس میں تشریف لائیں۔ حضور انور کا خطاب ہم سب نے سنا ہے۔ بہت سے سیاستدانوں نے اس خطاب کو ایک روشن خطاب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حضور کے اس خطاب نے ہماری عقلوں کو جلا بخشی ہے اور ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔

❁......صدر جماعت Flörsheim نے بتایا کہ 81 سال عمر کے ایک جرمن بزرگ Herr Dornauf ہیں۔ دو تین روز قبل مسجد آئے اور کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کے خلیفہ آرہے ہیں۔ مجھے پروگرام میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے تا خلیفہ کا دیدار کرسکوں۔ چنانچہ ان کے گھر جا کر ان کو دعوت نامہ دیا گیا۔ یہ مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے اور حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ نے جو باتیں بیان کی ہیں میں اپنی زندگی میں تو شائد یہ نہ دیکھ سکوں۔ لیکن تم لوگ دیکھو گے کہ ان کے ذریعہ آپ کے بانی جماعت جن کے متعلق میں نے انٹرنیٹ میں پڑھا ہے ان کا پیغام دنیا قبول کرے گی اور جو اسلامی لیگ ہے وہ ناکام ہوجائے گی۔

❁......افتتاح کے بعد اگلے روز اس مسجد کو وزٹ کرنے والوں کے لئے کھلا رکھا گیا۔ چنانچہ مسجد کے افتتاح کی خبر سن کر تین سو سے زائد مہمانوں نے مسجد کا وزٹ کیا۔ اور بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں دعوت نامہ کیوں نہیں بھجوایا گیا۔ ہم نے بھی اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا تھا۔

میڈیا میں مسجد کے افتتاح کا چرچا ہوا ہے جس کی وجہ سے مقامی جرمن لوگ کثرت سے مسجد دیکھنے آرہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے لئے اور پیغام پہنچانے کے لئے نئی راہیں کھل رہی ہیں۔

☆......☆......☆

25 جون بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے ''بیت السبوح'' کے مسجد ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے دعوت الی اللہ ومفتی سلسلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف آجکل جلسہ سالانہ جرمنی میں بطور مہمان مقرر شمولیت کے لئے جرمنی آئے ہوئے ہیں۔

بعد ازاں سوا بارہ بجے فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعتوں کے علاوہ Heidelberg, Kassel, Neuss, Goddelau, Wavern, Mannheim, Wisbaden, Düsseldorf, Ginsheim, Ellwangen, Frankenthal, Flörsheim,Bensheim اور Offenbach کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 36 فیملیز کے 114 افراد اور 41 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

Neuwied شہر کے ٹاؤن ہال میں میئر کی طرف سے استقبالیہ

آج پروگرام کے مطابق شہر "Neuwied" میں ''مسجد بیت الرحیم'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ اس تقریب میں شرکت سے قبل Neuwied شہر کے میئر Mr.Reiner Kilgen نے اپنے ٹاؤن ہال میں حضور انور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے Neuwied کے لئے روانہ ہوا۔ Neuwied کا یہاں سے فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پینتیس منٹ پر ٹاؤن ہال Neuwied میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری ہوئی۔ اس شہر کے میئر پہلے سے ہی ٹاؤن ہال کے باہر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے میئر Reiner Kilgen نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹاؤن ہال کی چھٹی منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک کانفرنس ہال میں Reception کا اہتمام کیا گیا تھا۔

میئر کے ساتھ کونسل کے بعض ممبران اور سٹاف ممبران بھی تھے۔

Neuwied شہر کے میئر کا استقبالیہ ایڈریس

میئر نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا استقبال کر رہے ہیں اور آج آپ ہمارے ہاں موجود ہیں۔

یہ بات ہمارے لئے نہایت فخر کا موجب ہے کہ آج جبکہ Neuwied شہر میں مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے کچھ وقت نکالا ہے اور ہمارے سٹی ہال میں تشریف لائے ہیں۔

میئر نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کا تعارف کروایا جن میں بعض دوسرے علاقوں کے میئر تھے، کونسلر تھے اور کیتھولکس فرقہ کے پادری تھے اور Evangelical چرچ کے پادری تھے۔

تعارف کروانے کے بعد میئر نے کہا کہ میں تمام میڈیا اور ٹیلیویژن کے نمائندگان کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور میں آج جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کی مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے لئے ایک انتہائی خوشی کا دن ہے اور آج کی مسجد کی افتتاحی تقریب ہمارے اس شہر کے لئے بھی بہت اہم ہے میئر نے کہا ہمارے اس شہر کی بنیاد سترھویں صدی میں رکھی گئی۔ اُس وقت اس شہر کے بانی Friedrich 3 zu Wied نے اس شہر کو بہت سے حقوق دلوائے جن میں سے سب سے اہم حق مذہبی آزادی کا تھا۔

ہمارا یہ شہر Neuwied آغاز سے ہی اُن لوگوں کے لئے ایک پناہ گاہ ہے جن پر مذہب کی وجہ سے ظلم کیا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر مختلف اقوام کے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ان لوگوں نے مل کر ایک کمیونٹی بنائی جو مختلف مذاہب کے افراد پر اور مختلف اقوام کے لوگوں پر مشتمل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہمارے شہر میں ایک خاص رواداری کا معیار قائم ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ شہر اپنے اندر Integration کی ایک خاص قوّت رکھتا ہے۔

میئر نے کہا: یہودیوں کی کمیونٹی کو بھی جرمنی میں بہت سے مظالم سہنے پڑے اور اب ان کی کمیونٹی دوبارہ مضبوط ہوئی ہے جس کی ہمیں بہت خوشی ہے کیونکہ اس طرح ہم دوبارہ واپس ان دنوں کی طرف چل رہے ہیں جو پہلے ہمارے شہر کو نمایاں کرتے تھے اور یہ بھی ایک باعث ہے جس کی وجہ سے ہمیں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر پر خوشی ہورہی ہے۔ کیونکہ ہمارا تو یہ نظریہ ہے کہ انسانی حقوق میں مذہبی آزادی انتہائی اہم ہے اور انسان صرف اسی ملک کو اپنا وطن قرار دے سکتا ہے جہاں اُسے مذہبی آزادی دی جائے۔

میئر موصوف نے کہا: اس حوالہ سے میں آپ کو دوبارہ مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔ اور ہم سب اب اس کی افتتاحی تقریب کے منتظر ہیں اور اب چونکہ لوگ مسجد میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے میں اپنی گزارشات کا اختتام کرنا چاہتا ہوں اور میں خلیفۃ المسیح کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سٹی ہال میں تشریف لائے۔

میئر نے کہا: بہت سے لوگ اس شہر میں ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے بعض اہم کام سرانجام دیئے۔ اٹھارھویں صدی میں دو مشہور بڑھئی تھے جو فرنیچر آرٹ کے ماہر تھے۔ ان کے نمونہ پر آج بھی ایک مشہور آرٹسٹ لکڑی کی اشیاء تیار کرتا ہے۔ چنانچہ میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک لکڑی کا بکس پیش کیا جس پر آرٹ کا کام کیا گیا تھا۔

بعد ازاں میئر نے کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہو گی کہ خلیفۃ المسیح بھی ہم سے مخاطب ہوں۔

میئر کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضورانور کا خطاب

میئر کے اس استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں جس طرح تعارف انہوں نے اپنے ساتھیوں کا کروایا تھا، مجھے اتنا لمبا introduce کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب جرمنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل امیر کو تو یہ جانتے ہیں۔ پھر داؤد مجوکہ صاحب اور حیدر علی ظفر صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ ان کے ایگزیکٹو ممبر ہیں اور مشنری ہیں۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس طرح انہوں نے بتایا کہ یہ شہر اُن لوگوں نے آباد کیا جن کو کہیں مذہبی پرسیکیوشن کا یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبران جو پاکستان سے آئے ہیں، ان کا آنا بھی اسی وجہ سے ہوا کہ انہیں مذہبی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اس شہر کی جو روایات تھیں، مذہبی آزادی تھی، اب اس کو سارے ملک نے اپنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم اس آزادی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میں دوبارہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے میئر، ان کے کونسل کے ممبران کی مدد کے بغیر مسجد کی تعمیر ممکن نہیں تھی۔ آپ لوگوں کا جو خاص تعاون تھا، اس کی وجہ سے ہم اس شہر میں مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہو سکے۔ اور اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ انشاء اللہ ہمارے دوستانہ ماحول کے اور آپس میں integration کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ایک بار پھر میئر کا شکریہ ادا کیا۔

لارڈ میئر کا ایڈریس

بعد ازاں Mr. Nikolaus Ruth, Lord Mayor نے بھی مختصر ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے تو میں خلیفۃ المسیح کے ان الفاظ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے ہم سے کہے۔ اس سے قبل کہ خلیفۃ المسیح Golden Book میں کچھ لکھیں میں احمدیہ جماعت Neuwied کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے "Inter Religious Dialogue" میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور شہر کی کمیونٹی کی بہت سے معاملات میں اور Social Work میں مدد کی۔ اس کے علاوہ میں جماعت احمدیہ کو Corporation Status کے حصول کی بھی مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی باہمی اخوّت کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر پر لارڈ میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور Golden Book میں کچھ لکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Golden Book میں اپنے دستخط فرمائے۔

لارڈ میئر کے ایڈریس کے جواب میں حضور انور کا ایڈریس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے جواب میں فرمایا:

لارڈ میئر کے ایڈریس کا بھی شکریہ! اور یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے کہ تمام مذاہب مل جل کر رہیں تا کہ دنیا کے امن میں مذہب جو اپنا کردار ادا کر سکتا ہے وہ اچھی طرح ادا کرے۔

جماعت احمدیہ کا تو ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے بلکہ بانی جماعت احمدیہ نے ہمیشہ یہی کہا اور اس کے لئے ایک دفعہ ایک جلسہ منعقد ہوا، اور اس میں بھی تجویز ہوئی کہ ہر مذہب اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور کسی دوسرے مذہب پر اعتراض نہ کرے تا کہ انسانیت کی جو قدریں ہیں وہ ہمیشہ قائم رہیں اور لوگوں کے دلوں میں مذہب کے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں وہ دور ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اور ہم احمدی مسلمان چونکہ ہر مذہب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا سمجھتے ہیں اس لئے ہم ہر مذہب والے کی قدر کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ہر مذہب کا ماننے والا، اپنے مذہب کی بنیادوں پر اپنے عمل کو قائم کرتا چلا جائے۔ مجھے امید ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا، انشاء اللہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ ہم مزید ایک دوسرے سے محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا سلوک کریں گے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Reception کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹی ہال سے باہر تشریف لے آئے اور میئر صاحب حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہا۔

حضورانور کی مسجد بیت الرحیم آمد

یہاں سے مسجد بیت الرحیم کے لئے روانگی ہوئی جو شہر کے دوسرے حصّہ میں پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ مختلف چوراہوں اور راستوں پر پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلز نے پہلے سے ہی راستہ بلاک کیا ہوا تھا۔ اس طرح صرف پانچ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الرحیم'' (Neuwied) تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے آج دوپہر سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرّتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑھ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگ خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے بلند آواز سے نعرے بلند کئے، خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت پایا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت سعادت احمد خان صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ سیّد حسن طاہر بخاری صاحب، ریجنل امیر ناصر بشیر صاحب اور نگران تعمیر مسجد عبدالرحمٰن خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سٹی میئر Mr. Reiner Kilgen اور ڈسٹرکٹ میئر Mr. Hahn نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ خصوصی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بج کر 45 منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لبیب محمود صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم Wasib احمد صاحب نے پیش کیا اور بعد ازاں اردو ترجمہ مکرم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Neuwied اٹھارھویں صدی کے وسط تک ایک گاؤں کی شکل میں اس علاقہ میں آباد تھا۔ اس شہر نے آہستہ آہستہ ترقی کی اور صنعتی طور پر ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ اس شہر کی آبادی 65 ہزار افراد تک پہنچ چکی ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا آغاز 1985ء میں ہوا۔ اُس وقت صرف سترہ افراد تھے۔ اس جماعت کے پہلے صدر افضال احمد عابد صاحب تھے اور قیصرہ عابد صاحبہ صدر لجنہ تھیں۔ جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی۔ اب یہاں اس شہر میں 160 افراد پر مشتمل جماعت ہے۔ اور احمدیوں کی اکثریت جرمن نیشنل ہو چکی ہے۔

جب اس شہر کے میئر کو مسجد تعمیر کرنے کا پلان پیش کیا گیا تو میئر نے ہماری مدد کی اور ہر طرح سے تعاون کیا۔

جون 2007ء میں جب تعمیراتی ادارہ کی طرف سے مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی تو تین ماہ کے اندر اندر سٹی کونسل کو شہر کے باشندوں کی طرف سے تعمیر مسجد کے خلاف شکایت ملی۔ چنانچہ جماعت نے اس کے ردّ عمل میں مختلف جگہوں پر پروگرام منعقد کئے جہاں شہر کے لوگوں کو دعوت دی گئی اور ان کی غلط فہمیاں اور خوف دور کئے گئے۔ مختصر عرصہ میں یہ بات سامنے آگئی کہ مسجد کی تعمیر سے لوگوں کو خوف نہیں ہے بلکہ اسلام کی اُس تصویر کی وجہ سے ہے جو اخباروں اور ٹی وی کے منفی بیانات اور مسلمانوں کی طرف سے ہونے والی دہشتگردی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ جماعت نے اپنے مختلف پروگراموں کے ذریعہ اس خوف کو دور کیا، ہر پروگرام کے وقت میڈیا والے موجود ہوتے۔ میڈیا نے بھی ساتھ دیا اور اس طرح ان پروگراموں کے ذریعہ مقامی احباب کو اسلام کی تعلیمات کے قریب لایا گیا۔ اس طرح اس مسجد کی تعمیر کے پیچھے ایک لمبی کوشش ہے۔

مسجد بیت الرحیم کا سنگ بنیاد 7 نومبر 2009ء کو رکھا گیا تھا۔ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 3654 مربع میٹر ہے جو ایک لاکھ 20 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔ تعمیر شدہ حصّہ کا رقبہ 371 مربع میٹر ہے۔ مسجد کی تعمیر پر پانچ لاکھ یورو خرچ ہوئے ہیں۔ مینار کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔

مسجد کے دونوں ہال میں 231 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ ایک دفتر، کچن، دو مزید کمرے اور ایک مہمان خانہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

Neuwied شہر کے لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Neuwied کے لارڈ میئر Mr.Nikolaus Roth نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح اور معزّز احباب و خواتین! میں آج آپ کو مسجد کی مبارک دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مسجد خدا کا گھر ہے جس کا آپ آج افتتاح کر رہے ہیں۔ ہماری تاریخ میں ہمیشہ مذہب کی آزادی رہی ہے۔ مذہبی آزادی ہی ہمارے اس شہر کی خصوصیت ہے۔

گزشتہ تین سو سالوں سے ہمارے اس شہر میں عیسائی، یہودی اور مسلمان آباد ہیں اور بڑی تعداد میں جو شاید کسی دوسرے شہر میں اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہیں۔ ہم سب باہمی محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ یہاں رہتے ہیں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم آگے اپنے بچوں میں بھی اسی محبت اور اخوّت کو راسخ کریں۔

عزّت مآب خلیفہ! ہم آپ کے ساتھ بہت خوش ہیں۔ آپ یہاں آئے ہیں اور ہم میں موجود ہیں۔ خدا کا گھر آپ نے بنایا ہے۔ ہم سب آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ اس شہر کے بانی کا یہ منشاء تھا کہ اس شہر کی عبادتگاہیں سب کے سامنے تعمیر ہوں۔ آج ہم سب، میں اور میرے ساتھ کام کرنے والے اور مائیگریشن کے ادارہ کے لوگ بھی اس مسجد کی تعمیر پر بہت خوش ہیں۔ اور ہم فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے اس شہر میں مسجد کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ میئر نے کہا کہ میں اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ اس مسجد کے بنانے میں ہم سے تاخیر ہوئی ہے۔ لیکن میں خوش ہوں کہ آج موسم بہت اچھا ہے اور اچھی روشنی مسجد کے اوپر پڑ رہی ہے۔ آپ اس مسجد میں امن محسوس کریں گے۔ جماعت احمدیہ نے اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ جماعت اس شہر کا اہم حصّہ ہے۔ آپ ہمیشہ اسی طرح بڑھتے رہیں۔

میئر کے ایڈریس کے بعد آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا:

مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آج اس شہر میں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مساجد تعمیر ہوتی ہیں، جیسا کہ امیر صاحب نے بھی کہا، وہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر شروع ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے افراد جو یہاں ہیں، ان میں سے اکثریت پاکستانی افراد کی ہے۔ آپ لوگ ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔ امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا کہ اس ملک کے آئین کی رو سے یہاں مذہب کی آزادی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک جو یونائیٹڈ نیشن چارٹر میں شامل ہیں، آرگنائزیشن میں شامل ہیں، اس کے ممبر ہیں ان سب کے آئین یہی کہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہے لیکن ایسے ممالک بھی ہیں جن کے آئین میں لکھنے کے باوجود کہ یہاں مذہب کی آزادی ہے، مذہب کی آزادی نہیں ہوتی۔ اور احمدی ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اپنے ملک میں، جہاں کی وہ پیدائش تھے، جہاں سے وہ ہجرت کر کے یہاں آئے مذہب کی آزادی نہیں تھی۔ باوجود اس کے کہ آئین وہاں کا بھی یہی کہتا ہے۔ پس صرف آئین کی رو سے مذہب کی

آزادی کی حامی بھر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ اُس آئین پر عمل کرنا، نہ صرف قانون سے عمل کروانا بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی یہ خیالات راسخ ہونا کہ ہمارا ملک کا آئین جو کہتا ہے اس کے مطابق ہم نے زندگی گزارنی ہے، ایک دوسرے سے سلوک کرنا ہے، ہم نے مذہبی رواداری قائم کرنی ہے۔ اگر قانون کہتا ہے اور آئین کہتا ہے کہ تمہارے اندر مذہبی رواداری ہونی چاہئے، مذہب کے لحاظ سے ایک دوسرے کی برداشت ہونی چاہئے، ہر ایک مذہب کو دوسرے مذہب کی قدر کرنی چاہئے، اس پر استہزاء اور اعتراضات سے بچنا چاہئے، تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرنی چاہئے تو یہ چیز جب پیدا ہوتی ہے تو صرف آئین سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے احساسات اور جذبات بھی اس کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور اس آئین پر عمل کرتے ہیں جو اس ملک کا آئین ہے۔ اور یہ عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جن کی ملک کا آئین بنانے میں دلی خواہش تھی اور یہ آئین ملک کا ان کی خواہشات کے مطابق بنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہاں بھی، جیسا کہ میں نے کہا، احمدی آئے اور ہجرت کرکے آئے اور اس وجہ سے آئے کہ اپنے ملک میں ان کو مذہبی آزادی نہیں تھی۔ بعض پریشانیاں تھیں، بعض سختیاں برداشت کرنی پڑیں، بعض ظلم برداشت کرنے پڑے جن کی وجہ سے ان کو دوسرے ملکوں میں ہجرت کرنا پڑی اور جرمنی بھی ان ممالک میں سے ایک ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جرمنی میں آکر ان کو جرمن قوم نے، جرمن کے قانون نے، جرمن حکومت نے قبول کیا اور انکو یہاں رہنے کی اجازت دی۔ اور نہ صرف یہاں رہنے کی اجازت دی، بلکہ آزادی سے رہنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنی مذہبی روایات پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ پس ہر احمدی جو یہاں آیا ہے، اسے شکرگزار ہونا چاہئے۔ جہاں اس بات پر ہمیں اس قوم کا شکرگزار ہونا چاہئے وہاں اپنے عمل سے اس بات کا اظہار بھی ہونا چاہئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی ظلم کی پاداش میں اپنے ملک سے نہیں نکالے گئے بلکہ مظلوم ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے ملکوں سے نکلے۔ اسل لئے نکلے کہ آزادی کا سانس لیں۔ اور اس لحاظ سے جہاں ہم ان کے شکرگزار ہیں، وہاں ہر پہلو سے، ہر لحاظ سے ملک کے قانون کے پابند ہیں اور ملک کے وفادار ہیں۔ ہر احمدی جو یہاں ہجرت کرکے آیا ہے اس کو یہ احساس ایک تو اپنے دل میں ہونا چاہئے اور ان جذبات کا اظہار یہاں کے مقامی لوگوں کے سامنے بھی ہونا چاہئے۔ پس جب یہ اظہار ہوگا تو پھر آپس میں جو تعلق ہے، ایک دوسرے میں جذب ہونے کا خیال ہے، جسے آجکل integration کہا جاتا ہے، اس کا احساس جہاں آپ لوگوں میں بڑھے گا وہاں ان لوگوں میں بھی بڑھے گا کہ یہ لوگ جو غیر قوم کے یہاں آئے ہیں یہ کوئی غیر نہیں ہیں، بلکہ جب ہمارے ملک میں آگئے تو اس طرح ہم میں مل جل گئے ہیں جس طرح یہ جرمن قوم کے ہی افراد ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے، اس قوم میں جذب ہو، اس قوم کا وفادار ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن پر آخری شرعی کتاب نازل ہوئی، جن پر شریعت مکمل ہوئی انہوں نے ہمیں، ہر ایک مسلمان کو، حقیقی مسلمان کو یہ سبق دیا ہے کہ جس ملک میں تم رہتے ہو، اس ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ گویا احمدی صرف شہری حقوق کی خاطر یا دنیا داری کی خاطر یا آپس کے تعلقات کی خاطر یا اچھے اخلاق کی خاطر ہی صرف ایک دوسرے سے تعلق نہیں رکھتے یا ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ بلکہ ملک کی وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر ملک کے وفادار نہیں تو ان کے ایمان میں کمزوری ہے۔ پس اس بات کا علم یہاں رہنے والے ہر فرد کو ہونا چاہئے اور اس کا علم اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک یہاں رہنے والا ہر احمدی اس بات کا اظہار نہ کرے کہ ہمارا ایمان اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب ہم ملک سے کامل وفاداری دکھانے والے ہوں۔ پس جو بھی احمدی یہاں آیا اور جس کو اس قوم نے اپنے اندر جذب کیا، یہاں کی قومیت دی، نیشنلٹی مل گئی یا رہنے کے لئے ایک سٹیٹس مل گیا اب اس کا فرض ہے کہ کامل وفا کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے کام کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کئی احمدی ایسے ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں اور خالص اس نقطہ نظر سے کر رہے ہیں کہ ہم نے ملک کے ساتھ وفاداری کرنی ہے۔ مگر اس کو مزید ہر علاقہ میں بڑھانے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ اس لئے اس کام کی طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جب مسجد تعمیر ہوجاتی ہے تو دنیا کی اس طرف اور مزید نظر ہوتی ہے اس لئے اس تعمیر کے بعد جب آپ کے ہاں مسجد دیکھنے کے لئے لوگ آئیں گے، سکولوں کے بچے آتے ہیں، دوسرے وفود بھی آتے ہیں، بعض فنکشنز بھی ہوتے ہیں۔ ایک آدھ انٹرفیتھ پروگرام اگر آپ نے شروع میں کیا تو وہ صرف مسجد کے قیام کے لئے کیا۔ اب صرف یہی اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ اب ہم نے مسجد تعمیر کرلی۔ اب ہمیں مزید انٹرفیتھ پروگرام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ انٹرفیتھ پروگرام ہوتے رہیں گے، آپس کے بین المذاہب پروگرام ہوتے رہیں گے تو مذہبی رواداری اور برداشت کا بھی پتہ چلتا چلا جائے گا۔ اور یہی چیز ہے جس کا اظہار ایک حقیقی مسلمان کی طرف سے دوسروں پر ہونا چاہئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ہر مذہب سے رواداری کا احساس اور خیال رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بات بھی ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہم نے جہاں اس مسجد میں آکر آزادی سے عبادت کرنی ہے، اپنے خدا کے حضور جھکنا ہے، اُس رحیم خدا کی طرف جھکنا ہے جو بے انتہا دینے والا ہے اور بار بار دینے والا ہے۔ انسان غلطیاں کرتا ہے اور پھر اس کی طرف جھکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بڑے رحم سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پھر اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور پھر نوازتا چلا جاتا ہے۔ پس ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو نوازتا ہے اور نوازتا چلا جاتا ہے۔ باوجود ہماری غلطیوں کے پھر ہماری توبہ اور استغفار سے ہماری طرف رحمت سے توجہ کرتا ہے اور پھر ہمیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ تو یہ وہ خدا ہے جس کی اتنی نوازش ہم پر ہے تو ہم نے بھی اسکا شکر ادا کرتے ہوئے، اسکی حقیقی تعلیم کو اس علاقہ میں پھیلانا ہے اور پہنچانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی کا بہت بڑا کام ہے۔ جب حقیقی اسلام کی تعلیم یہاں پہنچائیں گے تو اگر کوئی خدشات تھے بھی، جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں کے لوکل لوگوں کو کچھ خدشات تھے اور میئر صاحب نے فرمایا کہ ایسے کوئی خدشات نہیں تھے، ٹریفک یا دوسرے انتظامی خدشات زیادہ تھے۔ جو بھی تھا، اب ہر خدشہ کو دور کرنا اس مسجد کی تعمیر کے بعد اب ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپ نے یہاں اس قوم سے، ان لوگوں سے، یہاں رہنے والوں سے، یہاں کی انتظامیہ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ کے تمام خدشات غلط ثابت ہوں گے اور کسی قسم کی دقت درپیش نہیں آئے گی۔ نہ مسجد کی تعمیر سے کسی مذہبی شدت پسندی کا اظہار ہوگا نہ مسجد کی تعمیر کے بعد ہمیں انتظامی لحاظ سے انتظامیہ کو کسی تکلیف کا احساس ہوگا نہ ہی یہاں کے مقامی لوگوں کو ہمارے یہاں آنے سے کسی قسم کی تکلیف ہوگی۔ بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں، جو یہاں آئیں گے تو پہلے سے بڑھ کر لوگوں کی خدمت پر کمربستہ ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر پیار امن اور بھائی چارہ کی تعلیم دینے والے ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر حقیقی اسلام کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی تعلیم تو ایسی خوبصورت تعلیم ہے، جب بھی کسی کو بتائی جائے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ابھی گزشتہ دنوں میں امریکہ کے دورہ پر تھا۔ وہاں ایک ہوٹل میں بڑے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ، جو اپنے ملک کے حالات سمجھتے ہیں اور دنیا کی پالیسیز بناتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں۔ کانگریس مین بھی تھے، مقامی لوگ بھی تھے، تھنک ٹینک کے لوگ تھے، پروفیسر تھے۔ جب میں نے ان کے سامنے قرآنِ کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کئے تو سب نے یہی کہا کہ یہ اسلام کی تعلیم جو ہے، اگر یہی تعلیم ہے تو اس کو تو جماعتِ احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر پھیلانا چاہئے تاکہ دنیا کو پتہ لگے کہ حقیقی اسلام امن، پیار، محبت اور بھائی چارہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ پس اس چیز کا احساس پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اس تعلیم کو یہاں پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں بھی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا سلوک پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ جماعت کے اندر بھی محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔ صرف غیروں کے لئے ہی یہ محبت کا اظہار نہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ دوسرے دیکھ لیں گے تو کہیں یہ نہ کہیں کہ تم کہتے کچھ اور تھے اور کر کچھ اور رہے ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ یہ آپ کے دل کی آواز ہے۔ اور دل کی آواز جب ہوتی ہے تو آپس میں بھی پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ پس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے وہاں آپس میں ایک دوسرے سے بھائی چارہ کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ جماعت کے اندر افرادِ جماعت کو پیار و محبت میں پہلے سے زیادہ بڑھانا ہے اور اس شہر کے شہریوں کے ساتھ بھی امن پیار اور محبت سے رہنا ہے۔ اور ان کو حقیقی اسلامی تعلیم کا بتانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب اختتام کو پہنچا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

....

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ پیش کی گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک درخت لگایا۔ اس موقع پر لارڈ میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے جہاں لوکل جماعت کی مجلس عاملہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں احباب جماعت نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

اس کے بعد آٹھ بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی اور واپسی پر بھی شہر کے اندر پولیس کی مختلف گاڑیاں اور موٹر سائیکل مختلف چوراہوں اور راستوں پر کھڑے تھے اور ٹریفک کو روک رہے تھے۔ اس طرح اس شہر کی حکومتی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز کے ساتھ پروٹوکول دیا۔ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

ٹی وی اور اخبارات میں مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کی خبریں

مسجد بیت الرحیم Neuwied کے افتتاح کی خبر اخبار Rhein Zeitung اور اخبار NR.Kurier میں شائع ہوئی۔ اخبار نے افتتاح کی 13 تصاویر آن لائن دیں۔ نیز یہاں کے T.V چینل نے بھی اس مسجد کے افتتاح کی خبر شائع کی۔

❁......**اخبار Rhein Zeitung نے مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر خبر دیتے ہوئے لکھا کہ:**

خلیفہ نے اپنی جماعت کے ممبران کو فرمایا کہ انہیں جرمنی میں جذب ہوکر رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ملک اور قانون کا وفادار ہو۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت شہر کے معاشرہ کا ایک فعال حصہ ہے۔ بتایا کہ ایک ہمسائی نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اسی طرح شہر نے 3 اضافی پارکنگ بنانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن انتظامیہ مجموعی طور پر مسجد کی تعمیر کے حق میں تھی۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت کے عالمی سربراہ کی آمد ان کے لئے خاص عزت کا باعث ہے اور وہ مسجد کی تعمیر پر خوش ہیں۔ شہر مذہبی رواداری کی اپنی قدیم روایت پر کاربند ہے اور جماعت بین المذاہب گفتگو اور سوشل کاموں میں سرگرم ہے، مثلاً وقارِ عمل کے ذریعہ صفائی وغیرہ۔

❁......**اخبار NR-Kurier** نے لکھا ہے کہ مسجد کے افتتاح سے پہلے حضور شہر کی کونسل تشریف لائے۔ وہاں لارڈ میئر نے خوش آمدید کہا اور نوئے ویڈ میں مذہبی آزادی کی تاریخی اہمیت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب ایک بنیادی انسانی حق ہے اور لوگ صرف اسی جگہ کو اپنا وطن بناتے ہیں جہاں وہ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ مذاہب کی خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ دوسرے مذاہب کو بُرا بھلا نہ کہا جائے۔ صرف اسی طریق پر مختلف مذاہب کے ماننے والے مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ پھر افتتاحی تقریب کے متعلق لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے ممبر جرمنی اور نوئے ویڈ میں اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرسکتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔ احمدی مسلمان کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رہائش کے ملک کا وفادار ہو۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

لُو لگنے سے بچنے کا نسخہ

(گلونائن+نیٹرم میور اور آرسنک 30)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تجربات کی روشنی میں

ہومیو ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''میں نے لُو لگنے سے بچنے کے لئے ایک نسخہ بنایا ہوا ہے۔گلونائن، نیٹرم میور اور آرسنک ملا کر 30 طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کر لی جائے تو اللہ کے فضل سے سارا دن سر درد نہیں ہوگا۔ورنہ اگر سر درد ایک دفعہ شروع ہو جائے تو پھر علاج مشکل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات درد آ کر ٹھہر جاتا ہے اور آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔'' (ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 430)

☆......☆......☆

ان ادویات کی افادیت موسم گرما کے حوالے سے درج کی جاتی ہے۔

گلونائن (Glonoine)

سر کو فالتو گرمی پہنچنے سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں گلونائن بہت مفید ہے۔انگیٹھی کے پاس بیٹھنے سے ، بجلی یا گیس کی روشنی کے نیچے کام کرنے سے یا دھوپ میں گھومنے پھرنے سے لُو لگ جائے ،سن سٹروک ہو جائے تو گلونائن مفید ہے۔حضور انور فرماتے ہیں:

گلونائن ٹرائی نائیٹرو گلیسرین (Trinitro-glycerin) ہے جس میں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا عنصر موجود ہوتا ہے۔یہ بہت زور سے پھٹنے والا آتش گیر مادہ ہے۔

حضور گلونائن کے متعلق مزید فرماتے ہیں: ''گلونائن انسانی مزاج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔دھوپ سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔جیسے نائٹروگلیسرین گرمی کو برداشت نہیں کرتی اسی طرح مریض بھی گرمی کو برداشت نہیں کرسکتا۔اس کے نتیجے میں سر درد سے پھٹنے لگتا ہے۔جگہ جگہ چوٹیں پڑتی ہیں اور دھماکے ہوتے ہیں جیسے کوئی سر کو ہتھوڑوں سے کوٹ رہا ہے۔گلونائن لُو لگنے سے بچنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔(ایضاً صفحہ 429،430)

گلونائن میں سر اور دماغی علامات اکثر ملتی ہیں۔سر پر پٹی بندھی ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ٹوپی اور بند کالر ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔(ایضاً صفحہ 183)۔

یہ اس وجہ سے کہ سر پر گرمی برداشت نہیں ہوتی اس کے سر درد کی پہچان حضور یہ بیان کرتے ہیں کہ'' گرمیوں کے موسم میں سر درد سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا گھٹتا ہے، ہلکے سے جھٹکے سے بھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔''
(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 434)

سر کی طرف اجتماع خون تکالیف میں اضافہ کر دیتا ہے۔گلونائن کی ایک اہم دماغی اور ذہنی علامت حضور نے یہ بیان فرمائی ہے کہ'' گلونائن کا مریض بعض اوقات دیکھے بھالے راستوں کو بھول جاتا ہے اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے اور کدھر جانا چاہتا ہے رستے اجنبی ہو جاتے ہیں۔
(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 433)

گلونائن لُو لگنے سے ہونے والی متلی اور قے میں بھی مفید ہے۔دل کی دھڑکن زیادہ ہو جائے ،تپش اور جلن کا احساس ہو تو گلونائن کا استعمال مفید ہے۔گرمیوں میں ہونے والے گردن توڑ بخار اور ورم الدماغ کے متعلق حضور فرماتے ہیں:

''بچوں کے گردن توڑ بخار میں جو خصوصاً گرمیوں میں ہو گلونائن مفید ہے۔اس میں گردن پیچھے کو مڑ جاتی ہے۔ چہرہ پر شدت کی گرمی اور چمک ہوتی ہے۔آنکھیں کھنچ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہیں،سر اور اوپر کا دھڑ سخت گرم اور نچلا دھڑ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔بہت پسینہ آتا ہے۔مختلف قسم کے جراثیم کی وجہ سے ورم الدماغ (Meningitis) ہو جاتا ہے۔اگر ملیریا کے جراثیم ریڑھ کی ہڈی میں چلے جائیں تو اس سے بھی ورم الدماغ ہو جاتا ہے۔اگر اس بیماری کا تعلق موسم گرما سے ہو تو اس میں گلونائن مفید دوا ہے۔
(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 432)

نیٹرم میور (Nat.Mur)

نیٹرم میور بھی موسم گرما میں یاد رکھنے والی ایک اہم دوا ہے۔اس کی علامات دھوپ میں اور گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔نیٹرم میور بہت وسیع الاثر دوا ہے حالانکہ یہ روزمرہ کھانے والے نمک کی ہومیو پوٹینسی ہے۔اس کی وسعت پذیری کے متعلق حضور فرماتے ہیں:

''نیٹرم میور بہت گہری اور دیر پا اثرات کی حامل دوا ہے۔انسانی بدن کا کوئی بھی ایسا جزو نہیں جس پر یہ اثر انداز نہ ہو''۔(ایضاً صفحہ 584)

نیٹرم میور کے مریض میں سخت تھکاوٹ اور نقاہت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ نقاہت خواہ جسمانی ہو یا اعصابی نیٹرم میور کے مریضوں میں ضرور دکھائی دے گی۔(ایضاً صفحہ 585) یہ تھکاوٹ اور نقاہت گرمی کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ گرمی سے ہی نیٹرم میور کا مریض تکلیف محسوس کرتا ہے۔

مچھر کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ ملیریا میں اس دوا کی افادیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ'' نیٹرم میور ملیریا کی بہت اچھی دوا ہے۔ہر قسم کا ملیریا اس میں شامل ہے جو روز آئے یا لمبے وقفوں سے آنے والا ہو''۔(صفحہ 591) تاہم اسے چڑھتے بخاروں میں نہیں دینا چاہئے۔

نیٹرم میور پیاس میں مفید ہے۔نیٹرم میور میں پیاس اتنی شدید لگتی ہے گویا بھڑکی لگی ہوتی ہے۔
(ہومیوپیتھی کلاس نمبر 94۔روزنامہ الفضل 96-9-29)

نیٹرم میور زکام میں بھی مفید ہے۔ڈاکٹر کینٹ کے مطابق زکام جو موسم گرما میں ہو اور جس کے ساتھ چھینکیں پائی جائیں ایسے زکام کو توڑنے کے لئے یہ دوا مجرب ہے۔ ویسے بھی یہ دوا زکام کے بار بار لگنے کی عادت کو توڑتی ہے۔نیٹرم میور کی تکالیف کے اوقات کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ'' نیٹرم میور میں عام طور پر گرمی لگنے کی وجہ سے اور ملیریا بخار کے دوران ہونے والی تکلیفیں نو بجے سے لے کر رات تک جاری رہتی ہیں''۔(صفحہ 589)

آرسنک البم (Arsenic Alb.)

آرسنک البم بے چینی، شدید نہ بجھنے والی بار بار پیاس اور بدبودار اخراجات کی مخصوص دوا ہے۔اس کی بیماریوں میں اضافہ سرد غذا کے استعمال سے یا مرطوب موسم میں ہو جاتا ہے۔آرسنک کی تکالیف گرمی سے آرام پاتی ہیں تاہم سر کی تکالیف گرمی کی بجائے سردی سے آرام پاتی ہیں۔

آرسنک کی بے چینی کے بارے میں حضور تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ'' آرسنک کی بے چینی ذہنی ہوتی ہے۔اس میں ایکونائٹ کی طرح موت کا خوف بھی پایا جاتا ہے مگر ویسی شدت نہیں ہوتی بلکہ بے قراری، بے چینی اور وہم ہوتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ اسے کچھ ہونے والا ہے''۔(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 121)

آرسنک میں بار بار پیاس کی وجہ سے آپ یہ بیان فرماتے ہیں۔'' آرسنک کے مریض کی پیاس بھی بے چینی کا مظہر ہوتی ہے۔گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے لیکن پیاس بجھتی ہی نہیں اصل میں یہ پیاس ہے ہی نہیں محض بے چینی ہے''۔(ایضا صفحہ 122)

گرمیوں میں سرد غذاؤں اور مشروبات کا عام استعمال ہوتا ہے اگر ان کے استعمال سے تکالیف بڑھ جائیں تو آرسنک اس میں مفید ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر کینٹ اور ڈاکٹر بورک دونوں نے آئس کریم کھانے یا برف کا پانی پینے سے پیدا ہونے والی معدہ کی تکالیف میں آرسنک کو مفید ٹھہرایا ہے۔ ڈاکٹر بورک نے ایک اور بات بھی بیان کی ہے کہ پھل جن میں پانی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے مثلاً تربوز، خربوزہ ،سنگترہ اور آلو بخارہ،ان کے کھانے سے جنم لینے والی تکالیف میں بھی آرسنک مجرب ہے۔

آرسنک لوٹ کر آنے والی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ حضور فرماتے ہیں'' آرسنک کی بیماریوں میں تکرار پائی جاتی ہے۔خاص معین مدت کے بعد مرض عود کر آتا ہے۔چار، سات یا چودہ دن کے بعد خاص وقفوں میں مرض دہرایا جاتا ہے لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے امراض جو بار بار پلٹ آئیں مثلاً ملیریا کی روک تھام کے لئے بھی آرسنک بہترین دوا ہے لیکن اسے اونچی طاقت مثلاً ایک ہزار یا ایک لاکھ طاقت میں بخار کی علامتیں ظاہر ہونے سے پہلے ہی روک تھام کی خاطر دینا چاہئے۔ بخار کے دوران نہیں دینی چاہئے۔ ہاں اگر بخار کی علامتیں آرسنک کا مطالبہ کریں تو بخار کے حملوں کے درمیان جب پہلے بخار کا زور ٹوٹ چکا ہو یا ٹوٹ رہا ہو تو اس وقت آرسنک بے دھڑک دی جاسکتی ہے''۔
(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 129،130)

عود کر آنے والی بیماریوں کے ضمن میں حضور ایک جگہ فرماتے ہیں:

''معین وقفہ سے بیماری کا لوٹ آنا بھی آرسنک کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اگر کوئی درد شقیقہ میں مبتلا ہو، تکلیف میں سردی سے آرام آئے، سات یا چودہ دن کے معین وقفہ سے درد کا دورہ ہو تو غالب امکان ہے کہ وہ آرسنک کا مریض ہے۔
(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 124)

ڈاکٹر بورک کے مطابق تو وہ تکالیف جو ہر سال مقررہ وقت پر لوٹ آئیں ان میں بھی آرسنک مفید ہے۔

Sun Stroke یعنی گرمی اور لُو کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے دوا

نیٹرم کارب (Nat. Carb)

لُو لگنے سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا تینوں ادویات کا استعمال بہت مفید رہتا ہے تاہم اس نسخہ کے علاوہ ایک اور دوا بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جسے حضور انور ایدہ اللہ نے گرمی اور لو لگنے کے رہ جانے والے بداثرات میں موثر قرار دیا ہے۔یہ دوا نیٹرم کارب ہے۔حضور اس دوا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ایک چیز میں یہ دوا بہت مشہور ہے۔ وہ پاکستان کے ہر ہومیو پیتھ کو غالباً یاد ہوگا کہ ایک بیماری فوراً دماغ میں آتی ہے وہ ہے سن سٹروک (Sun Stroke) کے باقی رہنے والے دائمی اثرات اور وہ نزلہ جو ناک کے پیچھے گرتا ہے اور سن سٹروک یا ہیٹ سٹروک (Heat Stroke) کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک مستقل بیماری بن کر چمٹ جاتا ہے۔اس میں نیٹرم کارب اچھی ہے اور عموماً جو ہومیو پیتھ کو یاد ہوتا ہے ہیٹ سٹروک کے بداثرات جو باقی رہنے والے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے اور سر درد کے حملے بار بار، گرمی کی برداشت میں کمی وغیرہ وغیرہ۔ان سب میں نیٹرم کارب اچھا اثر دکھاتی ہے۔(ہومیوپیتھی کلاس نمبر 90) (روزنامہ الفضل 24/جون 1996ء)

☆......☆......☆

برطانیہ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ برطانیہ کو اکتوبر تا دسمبر 2012ء کے عرصہ میں برطانیہ کے مختلف علاقوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ان جلسوں میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج یوکے کے علاوہ مختلف علمائے سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔نیز مہمانوں کو سوالات کرنے کا موقع ملا اور کتاب Life of Muhammad تحفۃً دی گئی۔ غیر مسلم مہمانوں میں کونسلرز اور ایم پیز بھی شامل تھے۔ ان جلسوں میں اندازاً 1414 سے زائد غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے زیر اہتمام ماہ اکتوبر اور نومبر 2012ء میں برطانیہ کے درج ذیل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سیرت کے موضوع پر اجلاسات منعقد کئے گئے۔امپیریل کالج، کنگز کالج لندن، یونیورسٹی آف مانچسٹر، کوئین میری یونیورسٹی لندن،لندن میٹروپولیٹن یونیورسٹی۔ان اجلاسات میں لیکچرز کے بعد سوالات کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔ان اجلاسات میں مجموعی طور پر 92 غیر از جماعت اور 295 احباب جماعت نے شرکت کی۔

مجلس انصار اللہ یوکے کے زیر اہتمام بھی مختلف علاقوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ منعقد کئے گئے۔ ان جلسوں میں مختلف مبلغین کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور مہمانوں کو جماعتی لٹریچر کے علاوہ کتاب Life of Muhammad تحفۃً دی گئی نیز مہمانوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ تقریباً 198 غیر از جماعت مہمانوں اور تقریباً 610 احمدی احباب نے شرکت کی۔ غیر از جماعت مہمانوں میں لائبیریا کے سفیر بھی شامل تھے۔

لجنہ اماء اللہ یوکے کے زیر اہتمام بھی مختلف علاقوں میں کُل 36 جلسہ ہائے سیرۃ النبی منعقد کئے گئے جن میں مجموعی طور پر 275 غیر مسلم مہمانوں اور 1799 ممبرات لجنہ نے شرکت کی۔ ان جلسوں میں بھی لجنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ مہمانوں کو جماعتی لٹریچر پر مشتمل گفٹ پیک دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کو بابرکت بنائے اور ان کے نہایت شیریں ثمرات عطا فرمائے۔آمین

☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرۃ کے چند پہلو

حضرت شیخ فضل احمد بٹالویؓ کی خلفاء کرام کے بارہ میں بیان فرمودہ روایات کے حوالہ سے گزشتہ دو شماروں سے سلسلہ جاری ہے۔ ذیل میں چند ایسی روایات ہدیۂ قارئین ہیں جن کا تعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت سے ہے۔ یہ مضمون مجلس انصاراللہ برطانیہ کے رسالہ ''انصارالدین'' جولائی و اگست 2010ء میں خاکسار (محمود احمد ملک) کے قلم سے شامل اشاعت ہوا تھا۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے خلافت اولیٰ کے دَور میں ہی حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ 1912ء میں مَیں نے آپؓ سے قرآن مجید پڑھنے کی خواہش بھی کی۔ لیکن آپؓ کی عدیم الفرصتی مانع ہوئی اور آپ نے اس کا عذر کیا، لیکن آپؓ کی توجہ سے مجھے قرآن مجید کی محبت مل گئی۔ پھر جب آپؓ 1912ء میں حج کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے اور بٹالہ سے ریل کے ذریعے امرتسر پہنچے تو خاکسار بھی ریل میں آپؓ کے پاس ہی بیٹھ کر امرتسر تک گیا اور راستہ میں دعا کے لئے بار بار عرض کرتا رہا تا آپ حج میں اور سفر میں میرے لئے دعا کریں۔

13 مارچ 1914ء کو مجھے قادیان سے تار یا خط ملا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی طبیعت علیل ہے اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ تاریخ ہمارے دفتر کے معائنہ ہونے کی تھی۔ اور میرے لئے رخصت حاصل کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات 13 مارچ کو ہوئی اور 14 مارچ کو حضرت خلیفہ ثانیؓ منصبِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ میں نے اطلاع پاتے ہی بیعت کا خط لکھ دیا۔

جہاد ملکانہ میں شرکت

1923ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کا ارشاد پہنچا کہ احمدی احباب رخصت لے کر آگرہ آجائیں۔ جہاں آریہ قوم نے بہت سے مسلمانوں کو شدھی کرلیا ہے۔ مجھے اس ارشاد کے ملنے سے خوشی بھی ہوئی لیکن فکر بھی۔ اس وجہ سے کہ کوہ مری میں اکیلا مَیں کمانڈنگ افسر میجر براٹسن کے ساتھ تھا اور دفتر کا سارا کام میرے سپرد تھا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے افسر موصوف سے ذکر کیا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے اور میرے مرشد کا حکم آیا ہے کہ میں بھی آگرہ آجاؤں اور ایک ماہ تک وہاں کام کروں۔ افسر نے کہا کہ آپ کے سوا اور کوئی کلرک بھی یہاں نہیں ہے، دفتر کا کام کون کرے گا۔ میں نے کہا مجبوری ہے، یہ مذہبی معاملہ ہے۔ افسر نے سوچ سوچ کر کہا اچھا چلے جاؤ مگر اس شرط پر کہ جب مجھے ضرورت پڑے گی تو آپ کو تار دیا جائے گا، آپ کو واپس آنا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے واپس بلایا تو کرایہ آمد و رفت آپ کے ذمہ ہونا چاہئے۔ افسر نے یہ منظور کرلیا۔ سو میں آگرہ آگیا۔ اور پھر واپس بھی بلایا گیا۔ اس طرح اپنے مرشد کی فرمانبرداری کے نتیجہ میں مَیں نے ثواب بھی حاصل کرلیا اور میرا خرچ کچھ بھی نہ ہوا۔ بلکہ سفر الاؤنس کی وجہ سے فائدہ ہی رہا۔

دوسری بابرکت شادی

1918ء یا 1919ء میں مَیں نے ایک خط کے ذریعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی کو دعا کی تحریک کی تا صاحب اولاد ہوجاؤں۔ آپؓ نے جواب میں تحریر کیا کہ میں نے دعا کی تو معلوم ہوا کہ موجودہ بیوی سے اولاد نہ ہوگی۔ اس بارہ میں حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ خود بیان فرماتے ہیں:

''مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں سلسلہ کے دفاتر میں بھی ایک عرصہ تک کام کرتے رہے ہیں۔ ان کی پہلی شادی بٹالہ میں اُن کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔ ان کے ہاں جب اِس بیوی سے ایک عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو انہوں نے مجھ کو دعا کی تحریک کی۔ جب میں دعا کرتا ہوا رات کو سویا تو مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ شیخ صاحب کے مکان پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر بغلۃ الشہباء بندھی ہوئی ہے۔ اس خواب کی مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ شیخ صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ گو بوجہ فطری سعادت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ تعلق رکھتی ہیں لیکن خچّر کی عمومی سرشت کے مطابق ناقابل اولاد ہیں۔ چنانچہ میں نے اس رؤیا سے مکرمی شیخ صاحب کو اطلاع دیدی اور اس کی تعبیر سے بھی آگاہ کردیا۔ اس کے بعد سالہا سال گزرنے کے باوجود اُن کی اہلیہ محترمہ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔...... شیخ صاحب موصوف نے حکیم سراج الحق صاحب احمدی آف ریاست پٹیالہ کی دختر سے شادی کی جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی بچے تولد ہوئے جو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔''

حضرت شیخ صاحب مسلسل حضرت خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں نکاح کے لئے موزوں رشتہ عطا ہونے کے لئے دعا کے خط لکھتے رہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ وقت گزرتا گیا، اور میرا دل نکاح ثانی کی طرف زیادہ مائل ہوتا چلا گیا۔ یہ معاملہ اکتوبر 1922ء تک پہنچ گیا اور میں انتظار کرتے کرتے تھک کر قادیان آگیا۔

ان ایام میں حضور مسجد مبارک کے نیچے گول کمرہ میں دفتری کام سرانجام دیتے تھے۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب دردؓ پرائیویٹ سیکرٹری سے میں نے عرض کیا کہ آپ حضرت کے حضور عرض کریں کہ مجھے باریابی کا موقع بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور سخت مصروف ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے راولپنڈی کے پتہ پر خط لکھ دیا ہے، وہاں جاکر پڑھ لیں۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے خط کے مضمون سے مطلع فرمائیں اور زیادہ نہیں تو چند منٹ حاضر ہونے کی اجازت بخشیں۔ چنانچہ اجازت مل گئی۔ میں حاضر ہوا تو حضورؓ نے ہنس کر فرمایا کہ میں نے آپ کی خواب کی وجہ سے پہلی تجویز کو چھوڑ دیا ہے۔ (یہ تجویز ایک خاتون سے متعلق تھی، جو کسی اَور شخص سے شادی ہوکر چھ ماہ کے اندر فوت ہوگئی)۔ نیز فرمایا کہ ابھی کوئی اَور جگہ میرے علم میں نہیں۔ پھر محترم درد صاحبؓ سے فرمایا کہ مولوی سراج الحق صاحب پٹیالوی نے اپنی لڑکی محمدی بیگم کے متعلق لکھا تھا، کیا اس کا رشتہ کہیں ہوگیا ہے؟۔ پھر مجھے فرمایا کہ: آپ کو یہ رشتہ منظور ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ میں محض حضور کی پسندیدگی پر ہی یہ معاملہ رکھوں گا کیونکہ میں نے پہلی شادی اپنی خواہش سے کی تھی۔ مگر اس کا نتیجہ جو کچھ نکلا وہ ظاہر ہے۔

حضورؓ نے پھر فرمایا کیا آپ کو یہ رشتہ پسند ہے؟۔ پھر بھی میں نے منظوری کا معاملہ حضرت پر ہی رکھا تو حضورؓ نے فرمایا کہ جب میرے پہلے نکاح کا وقت آیا تھا تو حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے بلاکر پوچھا کہ محمود! کیا تمہیں فلاں جگہ رشتہ (یعنی حضرت سیدہ امّ ناصر صاحبہؓ کا) پسند ہے۔ میں نے خاموشی اختیار کی۔ حضورؑ نے دوبارہ فرمایا تو پھر بھی میں نے شرم سے خاموشی اختیار کی۔ تیسری بار حضورؑ نے فرمایا: محمود تمہارا نکاح ہونا ہے، بولو تمہیں وہ جگہ پسند ہے؟۔ مَیں بھی اسی طرح آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یہ رشتہ پسند ہے کیونکہ آپ کا نکاح ہونا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ پسند تو حضور ہی کی ہوگی البتہ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

غرض یہ رشتہ تجویز ہوکر غالباً 22/اکتوبر 1922ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درسِ قرآن سے پہلے حضورؓ نے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کروائی۔

اس اہلیہ ثانی کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے 20 دسمبر 1923ء کو پہلی اولاد عزیزہ صادقہ سلمہا عطا کی۔ یہ درحقیقت حضرت امیرالمؤمنینؓ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

1925ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے عزیزم محمد احمد سلمہ، پہلے بیٹے، کی ولادت کی خوشی دکھائی۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحبؓ کی اہلیہ اوّل محترمہ سردار بیگم صاحبہ کی وفات 4 ستمبر 1939ء کو 47 سال کی عمر میں ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ اُن سے حضرت شیخ صاحبؓ کا حسن سلوک آخر تک قائم رہا اور مرحومہ نے بھی ہمیشہ آپؓ کی دوسری اہلیہ کے بچوں سے مادرانہ شفقت اور محبت کا سلوک روا رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

بقیہ رپورٹ: اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3:45 پر نماز فجر کے لئے تشریف لائے۔ فجر کے بعد درس ہوا۔ ناشتہ کے بعد 9 بجے علمی و ورزشی مقابلہ جات دوبارہ شروع ہوئے۔ اس دوران بارہ بجے کے قریب حضور انور ازراہ شفقت کھیل کے میدان میں تشریف لائے جہاں پر حضور نے باسکٹ بال، رسہ کشی، سو میٹر دوڑ، Relay Race اور Strong Man کے مقابلہ جات دیکھے اور خدام کے درمیان رہ کران کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

حضور انور نے پونے چار بجے اجتماع گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں نظم پڑھی گئی اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس اور ناظم اعلیٰ اجتماع نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام واطفال میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل آنے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا اور خدام کو نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے اجتماع کامیاب رہا۔ اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ حاضری کے لحاظ سے اس دفعہ بہت زیادہ اچھی رسپانس خدام الاحمدیہ نے دکھائی ہے۔ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی۔ نوجوان ہی وہ لوگ ہیں جو قوموں کے مستقبل کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو یا دینی لحاظ سے قوموں کی ترقی ہو۔ انبیاء کی تاریخ میں بھی نوجوان ہی تھے جنہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے مختلف ممالک کی خدام الاحمدیہ کی تنظیموں کو یہ کہا تھا کہ ایک بَیج (Badge) بنوائیں۔ اُس بیج پر یہ لکھا ہو کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ یہ بیج اس لئے تھا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں اور یہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری اصلاح ہو۔ اور ہماری اصلاح صرف ہماری ذات کی خاطر نہ ہو بلکہ قوموں کی اصلاح کے لئے ہو، قوموں کی ترقی کے لئے ہو، جماعت کی ترقی کے لئے ہو۔ نوجوانوں کو بھی، بڑوں کو بھی ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے اور نوجوانوں نے کیونکہ آئندہ مستقبل میں جماعت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے، اس لئے اُن کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات اور جماعت سے آپ کی توقعات کے حوالہ سے حضور انور نے اہم نصائح فرمائیں اور فرمایا: یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے بعض بڑے عہدیدار کس نہج پر چل رہے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور میرے سپرد ہونی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کس طرح جماعت کی خدمت کرنی ہے اور کس نہج پر چلانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا جب آپ اُن لوگوں کی جگہ لینے والے ہوں گے جو صحیح کام نہیں کر رہے۔ اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اُٹھنے والے ہر تیر کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح آپ نے اپنے سینے اور ہاتھوں پر لینا ہے تاکہ اسلام کا نہ صرف صحیح طرح دفاع کرسکیں بلکہ اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی رہنمائی بھی آپ نے ہی کرنی ہے اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ پس اُٹھیں اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(حضور انور کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

دعا کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس تاریخی اجتماع میں خدام الاحمدیہ کے 75 سال پورے ہونے پر مختلف ممالک کے خدام مہمانان نے بھی شرکت فرمائی جن میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی اور مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیم اور بنگلہ دیش کی مجلس عاملہ کے ممبران نے شرکت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اجتماع کے تینوں دن خدام کے درمیان موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے تقریباً پانچ ہزار خدام واطفال نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

☆......☆......☆

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 16, 2013 – August 22, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 16, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:15 Peace Conference 2010: Coverage of the peace conference held at Baitul Futuh Mosque on March 20, 2010, including an address delivered by Huzoor.
02:35 Japanese Service
02:50 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 19, 1996.
03:50 Kasre Saleeb: A discussion series about Christianity and its beliefs.
04:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 248
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Quran
06:50 An Audience With Pakistani Press: Recorded on March 20, 2010.
07:30 Siraiki Service
08:20 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:40 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi
13:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:05 Yassarnal Quran
14:30 Bengali Service
15:40 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 An Audience With Pakistani Press [R]
19:20 Real Talk
20:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda

Saturday August 17, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:35 Yassarnal Quran
01:00 An Audience With Pakistani Press
01:40 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:10 Friday Sermon: Recorded on August 16, 2013.
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 249
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel: A programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 29, 2013.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
08:45 Question And Answer Session: Part 1, recorded on November 28, 1998.
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on August 16, 2013
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme
14:05 Bangla Shomprochar
15:00 Spotlight
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda
22:35 Story Time
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday August 18, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Story Time
02:45 Friday Sermon: Recorded on August 9, 2013.
03:55 Spotlight
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 250
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on March 6, 2011.
08:05 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
09:05 Question And Answer Session: Part 2, recorded on May 24, 1997.
10:20 Indonesian Service
11:25 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on August 31, 2012.
12:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50 Yassarnal Quran
13:15 Friday Sermon: Recorded on August 16, 2013.
14:25 Bengali Service
15:30 Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
16:00 Live Press Point: A live interactive programme exploring news stories from around the world relating to Islam and persecution.
17:00 Kids Time: A programme teaching arts and crafts, children prayers and Islamic knowledge.
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:35 Real Talk
20:40 Discover Alaska: Part 9 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state.
21:20 Friday Sermon [R]
22:35 Question And Answer Session [R]

Monday August 19, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:30 Yassarnal Quran
00:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:10 Discover Alaska
02:45 Friday Sermon: Recorded on August 16, 2013.
03:50 Real Talk
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 251
06:00 Tilawat & Dars
06:30 Al-Tarteel
07:05 Jalsa Salana Germany 2013: Recorded on June 29, 2013.
07:50 International Jama'at News
08:25 Husn-e-Biyan: A quiz programme based on famous poetry books.
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: A French sitting with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on November 16, 1998.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on May 31, 2013.
11:15 Tamil Service
12:00 Tilawat & Dars
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on October 26, 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Tamil Service
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Jalsa Salana Germany 2013 [R]
19:20 Real Talk
20:30 Rah-e-Huda
22:05 Friday Sermon [R]
23:00 Tamil Service
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Maood

Tuesday August 20, 2013

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars
00:50 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany 2013
02:15 Kids Time
02:50 Friday Sermon: Recorded on October 26, 2007.
03:55 Tamil Service
04:25 Husn-e-Biyan
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 252
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 29, 2013.
07:45 A Trip To Dorrigo: Part 2 of a documentary exploring the Gondwana Rainforest in Dorrigo and its gallery, where various types of tree bark is shown.
08:15 Insight
08:45 Question And Answer Session: Recorded on July 25, 1997.
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on August 16, 2013.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Spanish Service
15:50 Seerat-un-Nabi
16:30 Noor-e-Mustafwi
17:00 Ilmul Abdaan: A series of medical programmes in Urdu explaining various issues related to health.
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on August 16, 2013.
20:30 Insight
21:00 Seerat-un-Nabi
21:35 Noor-e-Mustafwi
22:00 Ilmul Abdaan
22:30 Question And Answer Session [R]

Wednesday August 21, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:25 Jalsa Salana Germany Address
02:15 Noor-e-Mustafwi
02:30 A Trip To Dorrigo
03:15 Seerat-un-Nabi
04:05 Ilmul Abdaan
04:45 Liqa Maal Arab: Session no. 253
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel
06:55 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 30, 2013.
08:00 Real Talk
09:05 Question And Answer Session: Recorded on December 13, 1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Muzakarah
11:55 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:15 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on November 9, 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40 Kids Time
16:30 Faith Matters
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:35 Real Talk
20:40 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:15 Maidane Amal Ki Kahani
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday August 22, 2013

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05 Quranic Archaeology
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 245
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Waqfe Nau Ijtema 2011: An address delivered by Huzoor on February 26, 2011 on the occasion of Waqfe Nau Ijtema.
07:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:55 Beacon Of Truth
09:00 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 4, 1996.
10:05 Indonesian Service
11:05 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Beacon Of Truth
14:05 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on August 16, 2013.
15:10 Kasre Saleeb
15:50 Persian Service
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:40 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Waqfe Nau Ijtema 2011 [R]
18:55 Kasre Saleeb
19:30 Faith Matters
20:30 Islami Mahino Ka Taaruf
21:00 Tarjamatul Quran Class [R]
22:05 Kasre Saleeb
22:50 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 Friday 09 August , 2013 Issue No. 32

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر97)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ابتداء سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کونفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار
اس میں میرا جرم کیا جب مجھ کو یہ فرماں ملا
کون ہوں تا ردّ کروں حکم شہ ذی الاقتدار
اب تو جو فرماں ملا اُس کا ادا کرنا ہے کام
گرچہ میں ہوں بس ضعیف و ناتواں و دل فگار
دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہرگذر میں دشتِ خار
چرخ تک پہنچے ہیں میرے نعرہ ہائے روز و شب
پر نہیں پہنچی دلوں تک جاہلوں کے یہ پکار
(درثمین،صفحہ:127)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ مئی 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

....

❁......چند ماہ قبل لاہور شہر میں ایک احمدی کے پرنٹنگ پریس پر شدت پسند مولویوں کے ٹولے اوران کے بھائی پولیس والوں نے دھاوا بول دیا تھا۔نجی املاک پر قبضہ کرنے کے بعد یہ شر پسند 4 احمدیوں کوگرفتار کر کے لے گئے اوران معصوموں کے خلاف نہایت بھیانک دفعات کا مقدمہ درج کروایا گیا۔ان ملزمان کی ضمانت کی عرضی کو ماتحت عدالتوں نے محض ایک مقدس اور بھاری پتھر سمجھ کر چوما اورفوراً واپس رکھ دیا یوں پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کے دست و بازوتوکٹ کرخطرہ ایمان مولوی کی ریاست بالجبر میں جاگرے۔اب باری تھی عالی شان بلند و بالا عمارتوں میں انصاف کے پکوان بیچنے والوں کی۔

چاراحمدیوں کی درخواست ضمانت کی شنوائی کے لئے مقتدر ہائی کورٹ لاہور میں پیشی کے موقع پر کمرہ عدالت میں جوانہونی گزری وہ روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون کے 20 مئی کے شمارہ میں شائع شدہ رپورٹ سے عیاں ہے۔کچھ یوں لکھا گیا:

لاہور ہائی کورٹ کا فاضل جج اپنا ہی فیصلہ بدلنے پر مجبور

نامہ نگار رانا تنویر نے لکھا کہ ماہرین قانون کا ماننا ہے کہ کسی جج کا اپنا ہی زبانی یاتحریری حکم واپس لینا یا تبدیل کرنا ایک نامناسب طرزعمل ہے۔

بلیک ایرو پرنٹنگ پریس سے معید ایاز،عصمت اللہ، رضا اللہ اور غلام اللہ کو 7 جنوری کو اسلام پورہ پولیس نے گرفتار کیا تھا اور جمعہ کے دن ان کی ضمانت کی درخواست پیش ہوئی ان پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 295B (قرآن کریم کی بے حرمتی کے متعلق دفعہ) 298C (کسی احمدی کے خودمسلمان کہنے یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرنے کی دفعہ) اور پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس کے سیکشن 24A کے مقدمات تھے۔

جب جج صاحب نے تمام دلائل بغورسن کرملزمان کی ضمانت منظور کی تو کمرہ عدالت میں تمام نشستیں پر تھیں جبکہ چند وکلاء کھڑے بھی تھے لیکن جج کے فیصلہ پر کمرہ عدالت ہی قانون شکنوں کے قبضہ میں چلا گیا اور اعلیٰ عدلیہ کے جج میں اتنی بھی سکت نہ تھی کہ وہ ایک کمرہ میں ہی اپنا قانون نافذ کرسکتا اورصرف دومنٹ کے اندر اپنا ہی فیصلہ کالعدم قرار دیکرمسل مقدمہ چیف جسٹس کی طرف روانہ کردی۔

صوبہ کی اعلیٰ ترین عدالت کے جج کو فیصلہ کی تبدیلی پر مجبور کرنے میں احمدیوں کے خلاف حاضر ہونے والے 25 وکلاء کا ٹولہ پیش پیش تھا اورجج صاحب ان کے سخت ناواجب جملوں کی ہی تاب نہ لاسکے اورخوفزدہ ہوکر عدالتی تاریخ کا نامناسب قرار دیا جانے والا فعل کربیٹھے۔

یادرہے کہ عواقب کی سوچ بچار تو فیصلہ کرنے سے پہلے کا مرحلہ ہوا کرتا ہے اورزبان دیکر پھرنا توگلی محلوں کے نیچ لوگوں کا وطیرہ ہوا کرتا ہے۔اعلیٰ عدالتیں کس حد تک خوف سے آزاد ہوکر انصاف بانٹ رہی رہیں اس کا اندازہ 9 اپریل کو لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج کے فعل سے بھی ہوتا ہے جنہوں نے گستاخی کے الزام میں مقید ایک عیسائی خاتون کی درخواست ضمانت ہی چیف جسٹس کی طرف روانہ کردی۔

....

❁......**لاہور:** جماعت احمدیہ کی آواز کودبانے کی منظّم مہم زوروں پر ہے اوراسی تعلق میں ہفت روزہ رسالہ ’’لاہور‘‘ بھی چھین لیا گیا ہے خدا کرے کہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے اس قدیمی ہفت روزہ کی بندش عارضی ہو۔محض چندصفحات کے اس رسالہ سے خوفزدہ ہوکرمخالفین احمدیت کی گھبراہٹ اورسراسیمگی واقعہ کی تفصیلات سے عیاں ہے۔

رسالہ لاہور کا آغاز 1952 میں ہوا۔تب اس کے تین ایڈیٹران میں دوغیر از جماعت صحافی تھے۔اس مختصر رسالہ کی پیشانی پرجلی حروف میں درج ہے کہ

’’زندہ دلان پاکستان کی علمی،ادبی،صنعتی اور سیاسی سرگرمیوں کا ترجمان‘‘

رفتارزمانہ کے ساتھ چلن کی ہوس نے اس موقر رسالہ کی دو غیر احمدی ایڈیٹرتو چھین کر زردصحافت کی جھولی میں ڈال دیئے لیکن مکرم ثاقب زیروی صاحب لاہور سے ہی جڑے رہے اور نہایت جانفشانی سے پے در پے مصائب اور مخالفتوں کا مردانہ وارمقابلہ کرتے ہوئے اس رسالہ کوآزاد، نڈر اورتعمیری صحافت کا علمبردار بنا کرچھوڑا،جوارض پاک میں عجوبہ روزگار سے کم نہیں۔

مکرم ثاقب زیروی صاحب تو 2002 میں سناؤنی دے گئے اورآپ کے ہونہار صاحبزادے یاسر زیروی نے اپنے والد کے نقش قدم پر معیاری صحافت کے اس جہاد کو جاری رکھا۔رسالہ لاہور میں حسب سابق احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی،مذہبی تفریق،سیاسی،سماجی امور پر مضامین شائع کرتا رہا۔

رسالہ لاہور کا بڑا جرأت مندانہ کام جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان کے اخبارات میں شائع ہونے والے بے بنیادالزامات کے جوابی مضامین شائع کرنا تھا جوجھوٹ کے بیوپاریوں کوقطعاًراس نہ آیا اورسچائی پھیلانے کے اس وسیلہ پربھی تبررکھ دیا گیا ہے۔

قابل اعتماد ذرائع سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ تحریک ختم نبوت سے منسلک ایک شخص محمد یعقوب نے پولیس کودرخواست دی ہے کہ رسالہ لاہور کے ایڈیٹر یاسر زیروی اوراس رسالہ کی ترسیل سے منسلک دیگر دوافراد کے خلاف ’’گستاخانہ مواد‘‘ پھیلانے کے جرم میں پاکستان پینل کوڈ کی دفعات 298C, 295B, 295C اور ATA W-II کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔یادرہے کہ مذکورہ بالا دفعات کاتعلق انسداد دہشت گردی،توہین کے ارتکاب اورامتناع قادیانیت قوانین سے ہے اوران کی سزا میں موت،عمرقیداورغیرمعین جرمانہ شامل ہیں۔

لگتا ہے کہ پولیس بھی مولویوں کی بے سروپا شکائتوں کی بناء پرمعصوم احمدیوں کی پکڑ دھکڑ سے تھک چکی ہے لہٰذا اس دفعہ ایڈیٹرکوفوری طور پرگرفتار کرنے کی بجائے مولوی کی عرضی اپنے محکمہ کے شعبہ قانون کی طرف بغرض ملاحظہ اورحصول رہنمائی بھیج دی۔

احمدیوں کے خون کے پیاسے مولوی اتنی تاخیر بھی برداشت نہ کرسکے اور فوراً لاہور کے سیشن کورٹ میں درخواست داخل کردی اوروہاں کرسی عدالت پر براجمان نیک پارساصالح جج نے فوری طور پر پولیس کواحمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم نامہ جاری کردیا اور خدا جانے یہ فراہمی انصاف کس ڈگر پرجاری تھی کہ جج نے اتنا بھی گوارا نہ کیا کہ اندراج مقدمہ کاحکم جاری کرنے سے قبل درخواست گزار سے یہ ہی پوچھ لیتا کہ جناب اس رسالہ میں موجود’’ قابل اعتراض مواد‘‘ کی ہی نشان دہی کردو۔اورشائدآج کل جج کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ خودکوئی ذاتی مطالعہ کرسکے۔لیکن واضح ہو کہ اس رسالہ کے مضامین کا گستاخی یا توہین سے دور پار کا بھی تعلق نہیں البتہ یہ دین کی عظمت وشان سے مالا مال ہے۔

لگتا ہے کہ شتاب کاری سے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھنے والے جج بھی لاہور شہر میں سرگرم عمل اس ٹولہ سے خوفزدہ ہوچکا ہے جوانتظامیہ اورعدلیہ سے اپنے من مانے فیصلہ کروانے میں تاک ہو چکا ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں قانون شکنی اور بدانتظامی کا ارتکاب کرتا ہے۔

گردش دوراں کا فسوں نہیں تو اور کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ کے اندرایک مولوی عبدالعزیزتو عدالتوں سے دہشت گردی کےمقدمات سے ضمانتیں جیتتا جاتا ہے جس کی لال مسجد میں ایک مصروف کارتجربہ کار لیفٹننٹ کرنل کو بے دردی سے شہید کردیا گیا تھا جبکہ وہی جج ایک احمدی ایڈیٹر پر گستاخی وتوہین اوردہشت گردی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے فوری گرفتاری کا پروانہ جاری کردیتے ہیں جس کے رسالہ کے صفحات عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورشان قرآن اورعظمت اسلام کے مضامین سے بھرپور ہوتے ہیں۔رسالہ لاہور کے دفتر کے آس پاس تحریک ختم نبوت کے نام پرغنڈہ گردی کرنے والے منڈلاتے دیکھے گئے ہیں یہ مفسدہ پرورلوگ حکومت کی بدنامی کے باعث بننے کے ساتھ ساتھ قانون شکن ہیں،وہاں آزادی صحافت اورامن وامان کے بھی دشمن ہیں۔

قصہ مختصر،رسالہ لاہور کے ایڈیٹر نے دفتر بند کر کے اشاعت کا کام روک دیا ہے اور خود روپوش ہیں کیونکہ درخواست گزار نے جن دفعات کا انتخاب کیا ہے اورفاضل جج نے بھی اپنے فیصلہ میں ان کوقائم رکھا ہے ان دفعات کی تلخی ومرارت کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

....

❁...... **گوٹریالہ،ضلع گجرات،25 مئی:** ڈی ایس پی کھاریاں اورایس ایچ اوتھانہ گلیانہ سپاہیوں کے ٹرک بھرکر نصف شب اس گاؤں پہنچے۔ڈی ایس پی نے احمدیوں کوبتایا کہ ہم آپ کی حفاظت کے لئے آئے ہیں کیونکہ یہاں بہت زیادہ خون خرابہ ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ڈی ایس پی نے حکم دیکر ایس ایچ اوکوکہا کہ احمدیوں کے گھروں پر درج کلمہ طیبہ مٹادو۔اورساتھ ہی اس اعلیٰ پولیس افسر نے معصوم احمدیوں کو دھمکایا کہ اگرکسی نے ہمیں کلمہ شکنی سے روکا تواس کے خلاف ایف آئی آر درج کرلیں گے۔ایس ایچ او اور چار پولیس اہلکاروں نے چار مختلف احمدیوں کے مکانوں کی بیرونی دیواروں سے اسلامی کلمات مٹانے کی بدبختی سمیٹی۔یہ ایس ایچ او بجائے اس کے لئے اپنی بدنصیبی پرشرمندہ ہوتا،کلمہ مٹا کر مقامی احمدیہ مسجد کے مینار مسمار کرنے کا بھی حکم دینے لگا۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس علاقہ سے حالیہ انتخابات میں عابد رضا نامی شخص مسلم لیگ نواز کی ٹکٹ سے قومی اسمبلی میں پہنچا ہے،یہ آدمی جماعت کا شدید مخالف ہے اورسرعام جماعت کے خلاف بدعزائم کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

ایک معروف پاکستانی سیاست دان کی زبان زدعام بیان کی طرز پرتحریر ہے کہ غنڈہ گردی،غنڈہ گردی ہوتی ہے چاہے وردی پہن کر کی جائے یا سادہ کپڑوں میں اور دہشتگردی،دہشتگردی ہوتی ہے خواہ پہاڑ والے کریں یا ایوان والے۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆......☆